بعون صانع [illegible] نسخہ

عجب نغز و نادر ہے یہ ترجمہ | سخن کی لطافت [illegible] | [illegible] | رکھا نام [illegible]

ترجمۂ قرآن

[illegible] مطبع [illegible] جلال الدین [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دفتر سوم مقام غنا یمین

پیراہن یوسفی		مثنوی معنوی

ای ضیاء الحق حسام الدین بیار
این سوم دفتر که سنت شد سه بار

برگشا گنجینهٔ اسرار را
در سوم دفتر بهل اعذار را

قوتت از قوت حق می‌زهد
نز عروقی کز حرارت می‌جهد

این چراغ شمس کو روشن بود
نز فتیله پنبه و روغن بود

سقف گردون کو چنین دائم بود
نز طناب و استنی قائم بود

قوت جبریل از مطبخ نبود
بود از دیدار خلاق وجود

همچنین این قوت ابدال حق
هم ز حق دان نز طعام و از طبق

جسمشان را هم ز نور اسرشته‌اند
تا ز روح و از ملک بگذشته‌اند

چونکه موصوفی باوصاف جلیل
ز آتش امراض بگذر چون خلیل

گردد آتش بر تو هم برد و سلام
ای عناصر مر مزاجت را غلام

هر مزاجی را عناصر مایه است
وین مزاجت برتر از هر پایه است

این مزاجت از جهان منبسط
وصف وحدت را کنون شد ملتقط

ای دریغا عرصهٔ افهام خلق
سخت تنگ آمد ندارد خلق حلق

ای ضیاء الحق بحذق رای تو
حلق بخشد سنگ را حلوای تو

کوه طور اندر تجلی حلق یافت
تا که می نوشید و می را بر نتافت

ای ضیاء الحق حسام الدین بیار
لا سوم دفتر کہ ہے سنت بیار

کھول تو گنجینۂ اسرار کو
تیسرے دفتر میں چھوڑ اب عذر تو

تیری قوت قوت حق سے بڑھی
نے رگوں سے کہ حرارت سے پلی

یہ چراغ شمس کہ روشن ہوا
تیل و بتی سے نہیں روشن ہوا

آسمان کی چھت کہ دائم ہو رہی
بے طناب استون سے قائم ہوئی

قوت جبریل کھانے سے نہ تھی
تھی وہ دیدار خدا سے اے اخی

قوت ابدال حق اسطور سے
حق سے تو جان او نہیں کھانے سے کہ

جسم اسکا نور سے پیدا ہوا
تب ملک اور روح سے وہ بڑھ گیا

جو ہی تو موصوف اوصاف جلیل
ہو لی گلستاں آگ تجھ پر جوں خلیل

آگ تجھ پر ہوگی برد و سلام
اے مزاجوں کے تیرے عنصر غلام

پونچی عنصر ہے مزاجوں کی وہ لے
ہر مزاج افضل ترا ہر پایہ سے

اس بسیط عالم میں یہ تیرا مزاج
پھیلنے والا وصف وحدت بنا ہے آج

تنگ میدان فہم کا کہتی ہے خلق
حیف کہ کہتی نہیں ہے خلق حلق

اے ضیاء الحق تری دانائی سے
تیرا حلوا سنگ کو اک حلق دے

پایا حلق اندر تجلی طور نے
تا کہ پی لی اور نہ آگئی استہی

[illegible]

پاره کرد کاسته و انشق الجبل | بل سرایم من جبل رقص الجبل
از سخن تو آید از هر کس کمص | خلق بخشی کار یزدانست و بس
خلق بخشد جسم را و روح را | خلق بخشد بر سر عنصری جدا
این گوی بخشد کرا جلالی شود | از دغاها و دغل خالی شود
تا نگوی سر سلطان را بکس | تا نریزی قند را پیش مگس
گوش آن کس نوشد اسرار جلال | کو چو سوسن صد زبان افتاد لال
خلق بخشد خاک را لطف و دوا | تا خورد آب و بروید صد گیا
باز حیوان را ببخشد خلق و لب | تا گیاهش را خورد اندر طلب
چون گیاهش خورد و حیوان گشت زفت | گشت حیوان لقمهٔ انسان و رفت
باز خاک آمد شد اکال بشر | چون جدا شد از بشر روح و بصر
ذره ها دیدم دهانشان جمله باز | گر بگویم خوردشان گردد دراز
برگها را برگ از انعام او | دایگان را دایه لطف عام او
رزقها را رزقها او می دهد | زانکه گندم بی غذایی کی زهد
نیست شرح این سخن را منتها | پاره گفتم بدان زان پاره ها
جمله عالم آکل و ماکول دان | باقیان را مقبل و مقبول دان
این جهان و ساکنانش منتشر | وان جهان و سالکانش مستمر
این جهان و عاشقانش منقطع | اهل آن عالم مخلد مجتمع
پس کریم آنست کو خود را دهد | آب حیوانی که ماند تا ابد
باقیات الصالحات آمد کریم | رسته از صد آفت و اخطار و بیم
گر هزارانند یک تن بیش نیست | چون خیالات عدد اندیش نیست
آکل و ماکول را حلق است و نای | غالب و مغلوب را عقل است و رای
حلق بخشید او عصای عدل را | خورد آن چندان عصا و حبل را
و اندرو افزون نشد زان جمله اکل | زانکه حیوانی نبودش اکل و شکل
مر یقین را چون عصا هم حلق داد | تا بخورد او هر خیالی را که زاد
پس معانی را چو اعیان حلقهاست | رازق حلق معانی هم خداست

پھاڑا ہوگا اسنے و انشق الجبل
لا تم دنیا چاہتا ہے ہر کس کو بس
خلق بخشے جسم کو اور روح کو
اس گوہری بخشے کو اجلالی ہو وہ
تا کہ نہ فریب اور دغا کی ہو کبھی
کان سے سنتا اسکا ہی جو سر جلال
خلق بخشے خاک کو لطف و دوا
پھر وہ حیوانوں کو بخشے حلق و لب
سو کیا اسکو کھا کر فربہ ہو حیوان
پھر وہ انسان خاک ہو کا بدن
میں نے دیکھے ذرون کا منہ کھلا
برگ کو سامان انعام اسکے سے
رزق کل کو رزق وہی دیتا ہے
اس سخن کی شرح ہے بے انتہا
سب جہان کو آکل و ماکول جان
یہ جہان اور اسکے ساکن ہیں فنا
یہ جہان اور عاشق اسکے منقطع
ہے کریم ایسا جو دیوے آپ کو
باقیات الصالحات آیا کریم
گر ہزاروں ہیں تو سب ایک ہی ہیں
آکل و ماکول کو ہے حلق و نای
اسنے بخشا حلق عصاے عدل کو
وہ عصا اس سے نہ بڑھا
پس یقین کو چون عصا حلق دیا
حلق معنی کو ہیں جون اعیان کا

[illegible]

[illegible]

ہے تشنے ماہی تک کوئی حلق مجھ	کہ سمجھ سکا ہو سبب اخلاق کے	پیش ماهی تا بماه و حلق نیست	که بجز دریا و را اخلاق نیست
عکس زین سے خالی ہووے خلق جہان	رہے زندگی اجلالی ہو اسکی ہمزبان	خلق جان از فکرتی خالی شود	اندکی رو در بقا اجلالی شود
خلق عقل و دل کا خالی فکر سے	جو ہوا تو پایا رزق بکر سے	واز عقل و دل شود خالی ز فکر	تا فتاد اندر عقل عمده و ذکر
اسکو تبدیل مزاج اپنا ہو اسے	کہ شفا ہو بعد [illegible]	پس بطب تبدیل مزاج آید بدان	کز مزاج بد بود مرگ بدان
جو مزاج آدمی گل خوار ہو	زرد و بدرنگ [illegible]	چون مزاج آدمی گلخوار شد	زرد و بدرنگ و سقیم و خوار شد
پھر مزاج اسکا تبدیل جو ہوا	[illegible]	چون مزاج زشت او تبدیل یافت	رفت زشتی از رخش چون شمع تافت
دایہ جو طفل شیر خوار کے	[illegible]	دایهٔ کو طفل شیرآموز را	تا بنعمت خوش کند پدفوز را
آپ بند کرے راہ اگر پستان کی	[illegible] پستان کی	گر ببندد راه آن پستان براو	برگشاید راه صد بستان براو
کہ یہی پستان حجاب اس طفل کا ہے	[illegible] نعمت خوان و نان	زانکه پستان شد حجاب آن ضعیف	از هزاران نعمت و خوان و رغیف
زندگی اپنی ہی ترک شیر ہے	[illegible]	پس حیات ماست موقوف فطام	اندک اندک جهد کن تم الکلام
پیٹ میں بچہ جو تھا خون تھی اسکی غذا	مومن [illegible] نجس سے ہو جاتا ہے پاک	چون جنین بد آدمی بد خون غذا	از نجس پاکی برد مؤمن کذا
جو تھا بچہ آدمی خون خوار تھا	[illegible]	چون جنین بد آدمی بد خون غذا	[illegible]
ترک خون سے شیر تھا اسکی غذا	[illegible] لقمہ [illegible]	از فطام خون غذااش شیر شد	وز فطام شیر لقمه‌گیر شد
پھر کہ لقمہ [illegible] لقمان ثانی ہوا	طالب [illegible] پنہانی ہوا	وز فطام لقمه لقمانی شود	طالب اشکار پنهانی شود
رحم میں بچہ کو کہتا اگر کوئی	باہر ہے اک جہان کا اور بڑی	گر جنین را کس بگفتی در رحم	هست بیرون عالمی بس منتظم
اک زمین خوش ہے چوڑی اور بڑی	اسکے اندر ہیں سب نعمت بھری	یک زمین خرمی با عرض و طول	اندرو صد نعمت و چندین اکول
کوہ ہیں اور بحر ہیں اور دشت ہیں	باغ ہیں بستان ہیں اور کشت ہیں	کوهها و بحرها و دشتها	بوستانها باغها و کشتها
آسمان ہے بس بلند و پر ضیا	[illegible]	آسمانی بس بلند و پرضیا	آفتاب و ماهتاب و صد سها
اور جنوب اور شمال باد سے	باغ [illegible] عروسی [illegible]	از شمال و از جنوب و از دبور	باغها دارد عروسیها و سور
وصف میں آتا نہیں [illegible]	تو ہے [illegible] ظلمت میں اسکا امتحان	در صفت ناید عجایبهای آن	تو درین ظلمت چه‌ای در امتحان
[illegible]	اور [illegible]	خون خوری در چارمیخ تنگنا	در میان حبس و انجاس و عنا
اپنے حال پر ہی منکر ہوتا وہ	[illegible]	او بحکم حال خود منکر بدی	زین رسالت معرض و کافر شدی
کہ محال اور فریب ہے سب غرور	[illegible]	کین محالست و فریبست و غرور	زانکه تصویری ندارد وهم کور
جنس چیزی کی [illegible]	[illegible]	جنس چیزی چون ندید ادراک او	نشنود ادراک منکرناک او
ایسی خلق عام کو اندر جہان	دیتے ابدال ہیں [illegible]	همچنانکه خلق عام اندر جهان	زان جهان ابدال میگویندشان

[illegible]

[illegible]

گر جہان ہے پیاس تاریک و تنگ ۔ اک جہان باہر ہے اور بے بو و رنگ
بس کسی نے بھی بتا دی ہمیں سو سنا ۔ جو طمع آئی حجاب انکو ہوا
کان کو کرتی طمع سننے سے بند ۔ آنکھ کو کرتی غرض تکنے سے بند
جیسے اس بچہ کو طمع خون سے ۔ کہ غذا اسکی وطن پست وہی ہے
رکھا محجوب اس جہان کی بات سے ۔ خون تن دل پہ کیا محجوب سے
اسلئے نعمت سے وہ تنہا رہا ۔ نہ سوا خون اسنے کھانا لا
اس جہان کی تجھکو بس طمع خوشی ۔ اس خوشی جاوید کی پردہ ہوئی
طمع ذوق اس حیات خام نے ۔ کر دیا اندھا حیات شہ سے
کر دیا اندھا طمع تجکو جان ۔ اور یقین تیرا چھپا بے گمان
حق تجھے باطل دکھے بس طمع سے ۔ تجھ میں اندھا پن ہے بس طمع سے
طمع سے بیزار ہو جون راستان ۔ تا نہ ہے ہو تیرا پاؤں آستان
آئے اس رہ کے جو اندر تو چھوٹے ۔ شادی و غم سے قدم باہر رکھے
چشم جان کی تیری ہو پاک بین ۔ بے سیاہی کفر کے ہو نور دین
بے سپر ہو ان کی تو جان کر قبول ۔ تا کہ چھوٹے خوف سے نہ ہو ملول
قصہ تمثیلی کا اب کے سن بیان ۔ تا حقیقت میں تو پائے نور جان

کاین جهان چاهیست بس تاریک و تنگ ۔ هست بیرون عالمی بی بو و رنگ
هیچ در گوش کسی ایشان نرفت ۔ کاین طمع آمد حجاب ژرف و زفت
گوش را بندد طمع از استماع ۔ چشم را بندد غرض از اطلاع
همچنانکه آن جنین را طمع خون ۔ کان غذای اوست در اوطان دون
از حدیث این جهان محجوب کرد ۔ خون تن را ابر لطفش محجوب کرد
زین همه انواع نعمت ماند فرد ۔ غیر خون او می نداند چاشت خورد
بر توهم طمع خوشی این جهان ۔ شد حجاب آن خوشی جاودان
طمع ذوق این حیات پر غرور ۔ از حیات شه تهنیت کرد و سور
دل را طمع کور کند نیکو بدان ۔ پرده پوشاند یقین را بیگمان
حق ترا باطل نماید از طمع ۔ ور تو بیدی کوری فنا ابدا طمع
از طمع بیزار شو چون راستان ۔ تا نهی پا بر سر آن آستان
کاندران ره چون درآیی وارهی ۔ از غم و شادی و وهم بیرون نهی
چشم جان بی غش حق بین شود ۔ بی ظلام کفر نور دین شود
بی سپر آن راه پیرا سو بجان ۔ تا رهی از خوف و باقی و زیان
بشنو اکنون قصه تمثیل آن ۔ تا بیابی در حقیقت نور جان

قصہ اس دانا کا کہ بیابان میں بعضے مردم سے ملا اور وصیت کی کہ پیل کے بچوں کو مت کھانا

قصه دانا که در بیابان به بعضی مردمان رسید و وصیت کرد که پیل بچگان مخورید

وہ سنا ہو تو نے ہندوستان میں ۔ دیکھا دانا نے کہ کچھ احباب ہیں
بھوکے ننگے اور بے ساماں کہیں ۔ اور سفر سے دور کر آئے ہیں
مہر دانائی کو جوش اسکی ہوا ۔ مثل گل کھلکر سلام انکو کیا
بولا میں جانتا ہوں کہ بھوک سے ۔ رنج و غم اس کربلا میں سبکو ہے
لیکن اللہ اللہ اے قوم جلیل ۔ تا نہ ہرگز کھانا تم فرزند پیل
اس طرف جاتے ہو ہاتھی ہے جدھر ۔ پیلزادہ جان لیکن سیری کو تم
ہیں تمہاری راہ میں بچے پیل کے ۔ تم شکار انکا ہوا چاہا جاتے

آن شنیدی تو که در هندوستان ۔ دید دانایی گروهی دوستان
گرسنه مانده شده بی برگ و عور ۔ می رسیدند از سفر از راه دور
مهر دانایش بجوشید و بگفت ۔ خوش سلامیشان و چون گلبن شکفت
گفت دانم کز تجوع وز خلا ۔ جمع آمد رنجتان زین کربلا
لیک الله الله ای قوم جلیل ۔ تا نباشد خوردتان فرزند پیل
پیل هست این سو که اکنون می روید ۔ پیلزاده از جان و اندر دل شنوید
پیل بچگانند اندر راهتان ۔ صید ایشان هست بس دلخواهتان

[illegible]

بس ظریف ہین اور لطیف و فرہ بیز
اسواسطے بچون کے سو فرسنگ راہ
اوسکے نکلنے سے شدت سے آگ او دھوان
اولیا اطفال حق ہین اے پسر
غائبی ہین انکا نقصان مت کر
بولا ہے طفل ہین یہ اولیا
امتحانا ہین وہ بیس خوار و یتیم
عصمتین میری ہین انکی پشتی پہ
ہان پہ گذری پوش جامہ پیرہیز
ورنہ موسے با عصا سے پہ ہنر
ورنہ نوح اک بددعا سے کرتا کب
گھوڑتی کی لوط کی اک بددعا
شہر جلا اوسکے جوان فردوس تھے
شام مین تو اوسکو جا کر دیکھلے
سیکڑون ہین اور کیا حق سے پست
کر کرون انکا بیان ہو جو فردو
کوہ خون ہوجا اور وہ پھر چھپے
راز وانہ جا دو رہین اور تیز چشم
حرص کو جیلہ سے دیکھے مو بمو
موبمو حرص اپنی دیکھے ہے بشر
رقص کروان کی گھوڑ کے خود کہ تو
رقص جو لالان کرے سر سید انہین
ہین مجاہد تالیان خود سے شکن
ہین بجاتے مطرب اندر انکے دف
تو نہین دیکھے پہ شاخ سے

لیکن آنکی ان ہی آنکی گھات ہین
گھوٹتی ہی بنا کرتی اور آہ
بچہ مرحوم اوسکے سے ہوا الامان
ہین حضور و غائبی ہین با خبر
کینہ وہ انکی رکھے جان کیلیے
ہین غریبی ہین اسیری سے سوا
پہ سمجھنین اسرار ہین انکا ندیم
گویا وہ تحقیق ہین اجزا مرے
سیکڑون ہین پر ایک تن ہین
کرتا کب فرعون کو زیر و زبر
مشرق و مغرب کو غرق آب
اوسکے سبب شہرون کو زیر تا بیا
دیکھ اے سیدہ دیکھو آب سے
راہ ہین سیدہ لطف حق کی وفا
ہر قرن ہین جان ہے ستھرا سے
پہ جگر کیا کوہ بھی ہو جا خون
تجھکو کوری سے نہ خون انکا دکھے
پیکر کہ کیا وشت سے خیرہ چشم
رقص لیے خیال کے سے جوان سمجھ لے
رقص خالی خیر سے اور پر فتنہ
ریش شہوت کے لیے روتی تو
رقص اپنے خون مین کرتے ہین
رقص کرتے ہین نفس ان کی کلین
انکی شور میں بیچ پرانا لا کے پھر کف
تال دیتے اور صبا سے ناچتے

پس لطیف اند و لطیفانہ زمین
از پی فرزند صد فرسنگ راہ
دود آتش آید از خرطوم او
اولیا اطفال حق اند ای پسر
غائبی منیش از نقصان شان
گفت اطفال من اند این اولیا
از برای امتحان خوار و یتیم
پشت دار جملہ عصمتہا ستم
ہان و ہان این دلق پوشان من اند
ورنہ کی کردی بیک چوب ہنر
ورنہ کی کردی بیک نفرین بد
سر نگون کردی بیک دعای لوط را
گشتہ شہرستان چون فردوس شان
سوی شام است این نشان و این خبر
صد ہزاران آورد زرق و ہمت
گر بگویم این بیان آنچہ ولی
خون شود کوہ و بیابان آن بشر
خیرہ کوری و دور این تیز چشم
مو بمو بیند ز صرفہ حرص انس
مو بمو بیند ز حرص خود بشر
رقص آنجا کن کہ خود را بشکنی
رقص ج لالان برسر میدان کنند
چون رہند از دست خود دستی زنند
مطربان شان از درون دف میزنند
تو نبینی برگہا را شاخہا

لیک با درویشان بود اندر کمین
می بگیرد دور شان و آہ آہ
الحذر از کودک مرحوم او
غائبی و حاضری ابس با خبر
کو کشند کین از برای جان شان
در غریبی فرد از کار و کیا
لیک اندر سر منم با او ندیم
گوئیا پیوستہ خود اجزا من
در ہزار اندر ہزار و یک تن اند
عورت فرعون را زیر و زبر
نور مشرق شوی و اغرقاب خورد
جملہ شہرستان شان را بہر او
وہرا آتش بود بہر شان
ور رہ تو بیمش پیش بیرگذر
خود بہتر قرنی بیا ستہا ہست
خود جگر چہ بود کہ با خون شود
آنچہ بینی خون شد از کبری مرد
لیک از تو شہر بیند جنگہا چشم
رقص بینی خود وار خیر خرس
رقص او خالی زخیر شر پر شر
پنبہ را از ریش شہوت بر کنی
رقص اندر خون خود مردان کنند
چون جہند از نقص خود رقصی کنند
بحر با در شور شان کف میزنند
کف نیان قصان ز تحریک صبا

[illegible marginal commentary]

تو نہ دیکھے لیکن انکے بہر کان / برگ شاخون پر بجاتے تالیان
تو نہ دیکھے سب بجاتے تالیان / کان دل کے چاہیئں نہ تن کے کان
کان تن کے بند کر تو جہوڑ دے / تا کہ دیکھے شہر جان پر نور سے
سنعہ کو اپنے جہوڑ دے کر بند تو / اسکے منہ کے مت سوا اگر گفتگو
کان احمد کا سنے سر سخن / اسکو آیت میں کہی حق ہو اذن
گوش ہی دیدہ ہی [illegible] قدم / رحمت حق والی ہو دیکھتے ہیں ہم
بات پہنچے انتہا سے پہر چپ ہو / سنو اہل پیل اور آغاز کو

تو نبینی لیک بہر گوششان / برگہا با شاخہا ہم کف زنان
تو نبینی برگہا را کف زدن / گوش دل باید نہ این گوش بدن
گوش سر بربند از ہزل و دروغ / تا ببینی شہر جان را با فروغ
پنبہ ہا بنہید از ہزل اے عمو / بیغرض بشنو زاو چیزی بگو
سر کشد گوش محمد در سخن / کش بگوید در نبی حق ہو اذن
سر بسر گوش است و چشم است این نبی / رحمت حق مرضع است و ما صبی
این سخن پایان ندارد باز ران / سوی اہل پیل و بر آغاز ران

باقی قصہ اعتراض کرنیوالون بچہ پیل کا

بقیہ قصہ متعرضان بچہ پیل بچگان

ہر دہان کو سونگھتا ہیں پیل ہے / گرد معدہ ہر بشر کی بو سے
اپنے بچہ کا جہان پاسے کباب / تاکہ بدلا اس سے لے دیگر عذاب
بندگان حق کا کہاتے گوشت جب / غیبت انکی کرکے بدلا پائے وہ
تم ہمارے سونگھتے جو خالق ہر وجود / کب بچے جان اس سے پر صادق ہو
پہنچے افسوس سما اسکی بو کو لے / گو نہیں ہرا نکیروں میں و لے
منہ پر اسکے تا ان کچہ آج کر وہ / اور نہ بو کہو سکتا منہ سے اپنے وہ
پتلا پانی ہے نہیں روپوش کو / راہ حیلہ ہے نہ عقل و ہوش کو
گرز اسکا خوب سا کوٹتا سر سے / سر کو پانون تک بہر اک ہر جوڑ کو
گرز عزرائیل کا تو دیکھ اثر / شکل چوب آہن نہ آئے گر نظر
گاہی گاہی شکل بہی آئے نظر / اس سے اس رنجور کو ہو خبر
وہ کہے رنجور اے یار وہ مرے / کون سر پر مار میرے تیغ سے
بے کسی کو دیکھتے ہیں اسکے یار / اس سے کہتے ہیں کہ اندیشہ ہے یار
سنتے ہیں وہ کہتا ہے تیرا یہ خیال / ہے خیال ایسا کہ یہ تیرا حال
ہے خیال ایسا کہ چرخ اٹھا ہوا / اسکے ڈر سے تو خیالی ہو گیا
گرز اور تیغ آگئے اس بیمار کے / ہو گئے محبوس سر معکوس ہے
وہ ہی دیکھے کہ وہ اسکے لیے / چشم دشمن جو دوست کو نہ وہ دیکھے

ہر دہان را پیل بوئی می کند / گرد معدہ ہر بشر بر می تند
تا کجا یابد کباب پور خویش / تا نماید انتقام و زور خویش
گوشتہای بندگان حق خوری / غیبت ایشان کنی کیفر بری
ہان کہ بویای دہانتان خالق است / کے برد جان غیر آن کو صادق است
وای آن افسوسیی کش بوگیر / باشد اندر گور منکر یا نکیر
نی دہان دزدیدن امکان زان مہان / نی توان خوش کردن از دارو دہان
آب و روغن نیست مر روپوش را / راہ حیلہ نیست عقل و ہوش را
چند کوبد زخمہای گرزشان / بر سر ہر ژاژخا و ہرزشان
گرز عزرائیل را بنگر اثر / گر نبینی چوب و آہن در صور
ہم بصورت می نماید گہ گہی / زان ہمان رنجور باشد آگہی
گوید آن رنجور کای یاران من / چیست این شمشیر بر فرق سرم
چون نمی بینند کس از یاران او / در جواب آیند یاران کای عمو
ما نمی بینیم باشد این خیال / چہ خیال است این کہ این ہست ای عجب
چہ خیال است این کہ این چرخ نگون / از نہیب آن خیالی شد کنون
گرزہا و تیغہا محسوس شد / پیش بیمار و سرش منکوس شد
او ہمی بیند کہ آن از بہر اوست / چشم دشمن بستہ زان چشم دوست

[illegible marginal commentary]

حرص رفت و بی‌نیازی تیز شد / چشم او روشن که چون صبح بر دمید
مرغ بی‌هنگام شد آن چشم او / از نتیجهٔ کبر و در چشم او
سر بریدن واجب آید مرغ را / کو بغیر وقت جنباند درا
هر زمان نزعیست جزو جانت را / بنگر اندر نزع جان ایمانت را
عمر تو مانند همیان زرست / روز و شب مانند دینار شمرست
می‌شمارد می‌دهد زر بی‌وقوف / تا که خالی گردد و آید خسوف
گر ز کُه بستانی و ننهی بجای / اندر آید کوه زان دادن ز پای
پس بنه بر جای هر دم را عوض / تا ز واسجد واقترب یابی غرض
در تمامی کارها چندین مکوش / جز بکاری که بود در دین مکوش
عاقبت تو رفت خواهی ناتمام / کارهایت ابتر و نان تو خام
وین عمارت کردن گور و لحد / نه بسنگست و بچوبست و نه لبد
بلکه خود را در صفا گوری کنی / در منی آن کنی دفن این منی
خاک او گردی و مدفون غمش / تا دمت یابد مددها از دمش
گورخانه قبه‌ها و کنگره / نبود از اصحاب معنی آن سره
بنگر اکنون زندهٔ اطلس‌پوش را / هیچ اطلس دست گیرد هوش را
در عذاب منکرست آن جان او / کژدم غم در دل غمدان او
از برون بر ظاهرش نقش و نگار / وز درون اندیشه‌هایش زار زار
وان یکی بینی و زان دلق کهن / چون نبات اندیشه و شکر سخن

حرص دور اور چشم تیز اسکی ہوئی / چشم ہوئی روشن جو ہر یکی گری
مرغ بے ہنگام چشم اسکی ہوئی / ہے نتیجہ کبر کا اسکے یہی
کاٹنا سر واجب آیا مرغ کا / کہ بجاتا وہ جرس بے وقت تھا
نزع ہر دم تیرے جزو جان کو / نزع جان میں دیکھ تو ایمان کو
عمر تیری زر کی ہمیانی سی ہے / رات دن دینار گنتی سی ہے
گنتا اور دیتا ہے زر کو اس لیے / تا کہ خالی ہو کثافت سے جگر
کوہ سے لے نے عوض اسکے رکھے / کوہ اس لینے سے آخر کو گرے
پس تو رکھ ہر دم کے جا پر اک عوض / تا کہ اسجد واقترب سے لے غرض
مت کرے کوشش تو اب کل کاموں میں / کرنا ہے تو کر جو دین کے کاموں میں
جائیگا آخر کو تو بس ناتمام / کام ابتر تیرے ہیں روٹی ہے خام
وہ عمارت کرنا گور و لحد پے / ہے نہ سنگ و چوب سے نے اینٹ سے
ہے صفا میں گور اپنی کھودنے / اور خودی اسکی خودی میں گاڑ دے
خاک و مدفون اسکے غم کا ہو جو / تا مدد دم کو ترے اس دم سے ہو
مقبرہ گنبد ہے جو کہ قبہ پر / ہے نہ اصحاب معانی کا وہ گھر
دیکھ تو اب زندہ اطلس پوش کو / کچھ بھی اطلس سے ملا ہے ہوش کو
ہے عذاب منکروں میں انکی جان / غم کا بچھو غمکدہ میں ہے نہان
ظاہر اسکے نقش باہر سے رکھے / اور بد اندیشی اندر سے رکھے
اور گدڑی پوش میں پاے تو / چون نبات اندیشہ شکر بات کہ

رجوع بحکایت مسافران فیل بچگان ست

رجوع طرف حکایت مسافر و فیل بچون کے

گفت ناصح بشنوید این پند من / تا دل و جان‌تان نگردد ممتحن
با گیاه و برگها قانع شوید / در شکار پیل‌بچگان کم روید
من برون کردم ز گردن وام نصح / جز سعادت کی بود انجام نصح
من به تبلیغ رسالت آمدم / تا رهانم مر شما را از ندم
هین مبادا که طمع‌تان ره زند / طمع برگ از بیخ‌هاتان بر کند

بولا ناصح پند میری تم سنو / امتحان جان و دل سے تا نہ ہو
گھاس و پتے کھا کے تم قانع رہو / فیل بچوں کا شکار مت کرو
میں نے گردن سے نکالا دام پند / جز سعادت کے نہیں انجام پند
آیا تبلیغ رسالت کو ہوں میں / تا ندامت سے چھڑاؤں تم کو میں
کہ مبادا طمع ہو تمہارا راہزن / طمع ساماں کی تمہاری بیخ کن

یہ کہا اور الوداع کہہ چل دیا / تھوڑا بھوک انکی ہوئی رہ میں سوا
راہ میں دیکھا انہوں نے ناگہاں / پیل بچہ موٹا نو پیدا وہاں
بھیڑیے کی مثل اس پر جا پڑے / خوب کھایا اور دھویا ہاتھ کو
ایک ہمرہ نے نہ کھایا پند کی / بات اس درویش کی جو یاد تھی
بات وہ مانع کبابوں کی ہوئی / بخت نو پایا جو کہنہ عقل تھی
پس وہ لیٹے اور سب سو گئے / وہ جگا بھوکا حفاظت کے لیے
دیکھا اس نے پیل سخت اک آگیا / پہلے وہ درپے محافظ کا ہوا
سونگھا منہ اسکا کر اس نے تین بار / کوئی بو اسکو نہ آئی ناگوار
گرد پھر کر چند بار آگے گیا / کچھ نہیں شہ پیل نے اسکو کہا
سونگھتا تھا منہ ہر اک خفتہ کا / آئی بو خفتوں سے تھی اس پیل کو
جو کہ بچہ پیل کا کھائے تھے / پھاڑا اور مارا انہیں اس پیل نے
اس گروہ سے ایک ایک کو مارا / اس گھڑی کچھ ڈر نہ اس سے اسکو تھا
پھینکتا ان سب کو ہوا پر شوخی سے / اور زمین پر مار کر ٹکڑے ہوئے
راہ سے اے بے خبر تو خون خلق / تا نہ اسکا خون پکڑے تیرا حلق
مال ان کا ان کا خون ہے جان لو / کیونکہ حاصل مال ہوتا زور سے
پیل بچے کی تو ماں کینہ کشے / پیل بچہ خوار سے بدلا وہ لے
پیل بچہ اے گدا کھاتا ہے تو / پیل دشمن چھوڑے ہے نہ تجھ کو
بو نے رسوا کر دیا مکار کو / اپنے کی ہے جانے پیل بو
بوئے حق جو یمن سے پاتا ہے / کیوں نہ بو باطل کی مجھ سے وہ لے
مصطفی جو بو کو پائے دور سے / بو ہماری کو نہ پائے کس لیے
پاتا ہے لیکن چھپاتا ہے ہم سے / بو بد و نیک جاتی چرخ پہ
تو تو سوتا ہے وہ بو حرام / آسماں پر پہنچتی ہے صبح و شام
تیرے بد انفاس کے ہمرہ جاتی ہے / چرخ کی بوگیروں تک وہ آتی ہے
بوئے کبر اور بوئے حرص و بوئے آز / بات کرنے میں ہے آتی جوں پیاز
گر قسم کھا کہ میں کب کھاتا ہوں / میں پیاز و سیر سے تقوی رکھوں

این بگفت و خیرباد کرد و رفت / گشت قحط و جوعشان در راه زفت
ناگهان دیدند سوی جاده‌ای / پور پیلی فربهی نوزاده‌ای
اندر افتادند چون گرگان مست / پاک خوردندش فرو شستند دست
آن یکی همره نخورد و پند داد / که حدیث آن فقیرش بود یاد
از کبابش مانع آمد آن سخن / بخت نو بخشد ترا عقل کهن
پس بیفتادند و خفتند آن همه / وان گرسنه چون شبان اندر رمه
دید پیلی سهمناکی می‌رسید / اولا آمد سوی حارس دوید
بوی می‌کرد آن دهانش را سه بار / هیچ بویی زو نیامد ناگوار
چند باری گرد او برگشت و رفت / مر ورا نازرد آن شه پیل زفت
مر لب هر خفته‌ای را بوی کرد / بوی می‌آمد ورا زان خفته مرد
کز کباب پیل‌زاده خورده بود / بر درانید و بکشتش پیل زود
در زمان او یک به یک را زان گروه / بر درانید و نبودش زان شکوه
بر هوا انداخت هر یک را گزاف / تا همی زد بر زمین می‌شد شکاف
ای خورندهٔ خون خلق از راه برد / تا نیارد خون ایشانت نبرد
مال ایشان خون ایشان دان یقین / زانکه مال از زور آید در یمین
مادر آن پیل بچگان کین کشد / پیل بچه خواره را کیفر کشد
پیل بچه میخوری ای پاره‌خوار / هم برآرد خصم پیل از تو دمار
بوی رسوا کرد مکر اندیش را / پیل داند بوی خصم خویش را
آنکه یابد بوی حق را از یمن / چون نیابد بوی باطل را ز من
مصطفی چون برد بو از راه دور / چون نیابد از دهان ما بخور
هم بیابد لیک پوشاند ز ما / بوی نیک و بد برآید بر سما
تو همی خسپی و بوی آن حرام / میزند بر آسمان سبزفام
همره انفاس زشتت میشود / تا به بوگیران گردون میرود
بوی کبر و بوی حرص و بوی آز / در سخن گفتن بیاید چون پیاز
گر خوری سوگند من کی خورده‌ام / از پیاز و سیر تقوی کرده‌ام

وہ قسم جو تیری غمازی کرے — اور دماغ ہمنشین پر کیوں لڑے
پس دعا اس کی سبب رد ہو بہ ہر آن — ہو کجی دل کی زبان سے بس عیاں
اس دعا کا اخسئوا آئے جواب — ہر دغا کا چوب رد ہو جو عذاب
بات تیری معنے سے سیدھا ہو اگر — ہے کجی لفظوں کی مقبول خدا
معنی تیرے جو الفاظ سیدھا ہو ترا — وہ نلائق ہو وہ معنی کچھ ذرا

آن چه هست سوگند غمازی کند — بر دماغ همنشینان بر زند
پس دعاها رد شود از بوی آن — آن دل کژ می‌نماید در زبان
اخسئوا آید جواب آن دعا — چوب رد باشد جزای هر دغا
گر حدیثت کژ بود معنیت راست — آن کژی لفظ مقبول خداست
ور بود معنی کژ و لفظت نکو — آن چنان معنی نیرزد یک تسو

بیان میں خطا محبوں کے بہتر صواب بیگانوں سے ہے

در بیان خطای محبان که بهتر از صواب بیگانگانست

وہ بلال صادق اندر بانگ کے — حی کو ہی کہتا تھا بس ناز سے
بولے حضرت سے صحیح یہ نہیں — یہ خطا ہے اب کہ ہے آغاز دین
ای نبی اللہ محبوب خدا — اک مؤذن کہ فصیح تر ہو بلا
عیب ہوگا اول دین و صلاح — لحن سے کہنا کہ حی علی الفلاح
پس خفا ہو کر پیمبر نے کہا — ایک دو رمز خفی کو بر ملا
اے کمینو نزد حق ہی بلال — سیکڑوں حی سے بہتر ہے جو قال
مت کہو تا کہ تمہارے بھید کو — کہدوں ظاہر اول آخر جو ہے
گر دعا میں پاک دم ہے تو نہیں — جا دعا اہل صفا سے چاہ لے

آن بلال صدق در بانگ نماز — حی را هی همی خواند از نیاز
تا بگفتند ای پیمبر نیست راست — این خطا اکنون که آغاز بناست
ای نبی و ای رسول کردگار — یک مؤذن کو بود افصح بیار
عیب باشد اول دین و صلاح — لحن خواندن لفظ حی علی الفلاح
خشم پیغمبر بجوشید و بگفت — یک دو رمزی از عنایات نهفت
کای خسان نزد خدا های بلال — بهتر از صد حی و حی و قیل و قال
وا مشورانید تا من رازتان — وا نگویم آخر و آغازتان
گر نداری تو دم خوش در دعا — رو دعا می‌خواه ز اخوان صفا

حکم کرنا حق تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام پر کہ اُس منہ سے مجھکو پکار کہ جس منہ سے تو نے گناہ نہ کیا ہو

امر کردن حق تعالی به موسی علیه السلام که مرا بدهانی خوان که بدان دهان گناه نکرده باشی

اپنے حق نے یہ موسیٰ سے کہا — جبکہ حاجت چاہیے تو اندر دعا
اے کلیم اللہ مجھ سے لے پناہ — ایسے منہ سے نہ کیا جس نے گناہ
بولا موسیٰ وہ منہ حاصل کہاں — بولا ہمکو چاہ منہ سے غیر کے
یا تو کر ایسا کہ منہ تیرے لیے — رات دن از بس دعا کرتا رہے
کب کیا منہ غیر سے تو نے گناہ — تو دہان غیر سے کہہ اے اله
یا دہن اپنے کو اب تو پاک کر — اپنی جان کو تیز اور چالاک کر
ذکر حق کر پاک جب پاکی ملے — بس پلیدی لیکے سامان چل بسے

بهر این فرمود با موسی خدا — وقت حاجت خواستن اندر دعا
کای کلیم الله ز من می‌جو پناه — با دهانی که نکردی تو گناه
گفت موسی من ندارم آن دهان — گفت ما را از دهان غیر خوان
آن چنان کن که دهانها مر ترا — در شب و در روزها آرد دعا
از دهانی که نکردی تو گناه — از دهان غیر برخوان کای اله
یا دهان خویشتن را پاک کن — روح خود را چابک و چالاک کن
ذکر حق پاکست چون پاکی رسید — رخت بر بندد برون آید پلید

[illegible]

بھاگتی ہے ضد سے اپنی ضد جان لو / رات بھاگے جبکہ روشن روز ہو
نام پاک آئے دہن میں جب عیان / نے پلیدی رہوے اور نے اندہان

می گریزد ضدها از ضدها / شب گریزد چون برافروزد ضیا
چون درآید نام پاک اندر دهان / نے پلیدی ماند و نے آن اندهان

بیان میں اس بات کے کہ اللہ کہنا نیازمند کا عین لبیک کہنا حق کا ہے

در بیان آنکہ اللہ گفتن نیازمند عین لبیک گفتن حق است

کہتا اک تھا اللہ اللہ رات کو / میٹھا اسکے ذکر سے ہوتا تھا لب
بولا شیطان اسکو چپ رہ سخت رو / کب تلک تو بکے اے بسیار گو
سختی سے تو نے یہ اللہ کہا / پر نہ لبیک ایک اللہ سے سنا
کچھ جواب اسکی نہ درگہ سے ملے / کب تلک اللہ کہے تو آپ سے
دل شکستہ ہو کے اسنے سر رکھا / خواب میں دیکھا خضر کو بس کھڑا
بولا تو کیوں ذکر سے عاجز ہوا / کیوں پشیمانی کو اس سے ابتر کیا
بولا نے لبیک کا آیا جواب / اسلیے ہے خوف کہ ہوں رد باب
خضر بولا یہ کہا حق نے سخن / مجھسے کہ جا کر کہہ اے ممتحن
کہنا اللہ وہ ترا لبیک ہے / یہ نیاز و سوز میرا پیک ہے
میں ہی تجھکو کام میں لایا ہوں / اور کیا مشغول تجھکو ذکر میں
چارہ جوئی اور حیلے سب ترے / جذب ہے میرا جو نہ تو کوشش تیری
عشق و ڈر تیرا ہمارا لطف ہے / تجھکو لبیکیں ہیں یا رب میں تری
جان جاہل کی دعا سے دور ہے / کہنا یا رب اسکا نے دستور ہے
بس دہان و دل پہ اسکے قفل ہیں / تا نہ روئے ساتھ حق کے رنج میں
ملک و مال از بسکہ فرعون کو دیا / تا کیا اس نے دعوے خدا
عمر بھر اسنے نہ دیکھا دردسر / تا نہ روئے سوئے حق وہ بدگہر
اس جہان کا سب ملک اسکو دیا / حق نے اس منہ کو نہ رنجیدہ کیا
اس جہان کے رنج کا بار گران / اپنے یاروں کو دیا اندر جہان
بہتر اس ملک جہان سے درد ہے / تا کہ پوشیدہ خدا کو تو پڑھے
پڑھنا بے درد ہے افسردگی / پڑھنا با درد اسکو دلبردگی
زیر لب وہ کھینچنا آواز کا / یاد کرنا مبدء و آغاز کا

آن یکی اللہ می گفتی شبی / تا کہ شیرین گردد از ذکرش لبی
گفت شیطانش خمش ای سخت رو / چند گوئی آخر ای بسیار گو
این ہمہ اللہ گفتی از عتو / خود یکی اللہ را لبیک کو
می نیاید یک جواب از پیش تخت / چند اللہ میزنی با روی سخت
او شکستہ دل شد و بنہاد سر / دید در خواب او خضر را در خضر
گفت ہین از ذکر چون وا ماندۂ / چون پشیمانی از آن کش خواندۂ
گفت لبیکم نمی آید جواب / زان ہمی ترسم کہ باشم رد باب
گفت خضرش کہ خدا گفت این بمن / کہ برو با او بگو ای ممتحن
گفت آن اللہ تو لبیک ماست / این نیاز و سوز و دردت پیک ماست
نے ترا در کار من آوردہ ام / نے کہ من مشغول ذکرت کردہ ام
حیلہ ہا و چارہ جوئی ہای تو / جذب ما بود و گشاد آن پای تو
ترس و عشق تو کمند لطف ماست / زیر ہر یا رب تو لبیکہاست
جان جاہل زین دعا جز دور نیست / زانکہ یا رب گفتنش دستور نیست
بر دہان و بر دلش قفل است و بند / تا ننالد با خدا وقت گزند
داد مر فرعون را صد ملک و مال / تا بکرد او دعوی عز و جلال
در ہمہ عمرش ندید او دردسر / تا ننالد سوی حق آن بدگہر
داد او را جملہ ملک این جہان / حق ندادش درد و رنج و اندہان
زانکہ درد و رنج بار آن گران / شد نصیب دوستانش در جہان
درد آمد بہتر از ملک جہان / تا بخوانی تو خدا را در نہان
خواندن بی درد از افسردگیست / خواندن با درد از دلبردگیست
آن کشیدن زیر لب آواز را / یاد کردن مبدء و آغاز را

[illegible]

وہ ہوا آواز صافی اور حزین | کای خدا اے مستغاث و استعین | آن شده آواز صافی و حزین | کای خدا ای مستغاث و المعین

اسکی رونے میں نالۂ سگ جیسے ہے | قید رہزن کی ہر اک اغلب کہے | ناله سگ در رهش بی جذبه نیست | زانکه هر راغب اسیر رهزنیست

جو سگ کہف اک چھٹا مردار سے | بادشاہوں کے وہ بیٹھا خوان پے | چون سگ کهفی که از مردار رست | بر سر خوان شهنشاهان نشست

کھاتا ہے وہ تا قیامت پیش غار | مثل عارف آب رحمت بیشمار | تا قیامت می‌خورد او پیش غار | آب رحمت عارفانه بی‌تغار

اے بہت سگ پوست سا گمنام ہیں | پاس تیرے وہ نہیں تو وہ جام ہیں | ای بسا سگ پوست کو را نام نیست | لیک اندر پرده بی آن جام نیست

جان دو اس جام کے تو واسطے | بے جہاد و صبر نصرت کب ملے | جان بده از بهر این جام ای پسر | بی جهاد و صبر کی باشد ظفر

صبر کرنے میں نہ اسکے ہو حرج | صبر ہے کالصبر مفتاح الفرج | صبر کردن بهر این نبود حرج | صبر کن کالصبر مفتاح الفرج

نے کوئی بے صبر حزم اس سے چھٹا | ہاتھ پاؤں صبر ہی خود حزم کا | زین کمین بی صبر و حزمی کس نجست | حزم را خود صبر باشد پا و دست

حزم کر کھائیں نہیں ہر زہر گیا | حزم کرنا بس ہے نور اولیا | حزم کن از خورد کاین زهرین گیاست | حزم کردن زور و نور انبیاست

کو دنی ہے گھاس تو ہر باد سے | باد کی کسب کو عزت بس کرے | کاه باشد کو بهر بادی جهد | کوه کی مر باد را وزنی نهد

ہر طرف تجکو بلاتا غول ہے | کہ برادر راہ پیدا ملے ہے | هر طرف غولی همی خواند ترا | کای برادر راه خواهی هین بیا

رہ بتاؤں اور رفیق ہوؤں ترا | ہوں میں اس باریک رہ میں پیشوا | ره نمایم همرهت باشم رفیق | من قلاوزم درین راه دقیق

نے وہ رہ جانے نہ وہ ہے پیشوا | یوسفا اس گرگ خو کی سو نہ جا | نی قلاوز است و نه ره داند او | یوسفا کم رو سوی آن گرگ خو

حزم وہ ہے کہ نہ دے تجکو فریب | چرب و شیرین دام دنیا کے عجیب | حزم آن باشد که نفریبد ترا | چرب و نوش و دامهای این سرا

چرب و شیرین کو نہیں وہ کہیں | سحر شہد کے پڑھے ہیں کان میں | که نه چربی دارد و نه نوش او | سحر خواند می‌دمد در گوش او

کہ تو آ مہمان مرا اے روشنی | گھر مرے کا مالک اور تو ملک ہے مری | که بیا مهمان مایی روشنی | خانه آن تست و تو آن منی

حزم وہ ہے تو کہے بد ہضم ہوں | یا جگر خستہ ہوں اور پر زخم ہوں | حزم آن باشد که گویی تخمه‌ام | یا سقیم و خسته این دخمه‌ام

یا مرا سر دکھتا اچھا سر کو کر | یا بلاتا مجکو ماموں کا پسر | یا سرم درد است درد سر ببر | یا مرا خواندست آن خالو پسر

کیونکہ تجکو نوش دیتا ہے بہ نیش | کہ گرے ہے وہ نیش اسکا تجھے ریش | زانکه یک نوشت دهد با نیشها | که بکارد در تنت او ریشها

زر پچاس اور ساٹھ گر دے تجکو | شست میں ہے وہ گوشت اے بھائی سمجھ | زر اگر پنجاه اگر شصتت دهد | ماهیا او گوشت در شستت نهد

دیوے گر خود دیوے کب وہ پر حیل | جوز پوسیدہ ہے یہ باتیں پر دغل | گر دهد خود کی دهد آن پر حیل | جوز پوسیده است گفتار دغل

شغشغ اسکی عقل لیجاوے گی | عقل صد کو سمجھے اک دری | شغشغ آن عقل و مغزت را برد | صد هزاران عقل را یک نشمرد

تیری خرجی اور کیسہ یار ہے | تو ہی رامین ڈھونڈ مت غیر ویسکی | یار تو خرجین تست و کیسه‌ات | گر تو رامینی مجو جز ویسه‌ات

ویسا اور معشوق تیری ذات ہے | لیک وہ نزدیک دین آفات ہے | ویسه و معشوق تو هم ذات تست | وین برونیها همه آفات تست

حزم وہ ہے جو کوئی دعوت کرے | تو نہ کہہ میں مست خواہاں ہے مرے | حزم آن باشد که چون دعوت کنند | تو نگویی مست و خواهان منند

[illegible]

[illegible] چنانچہ اسکا قصہ مثال ہے آگے فرماتے ہیں فافہم ۱۲

انکی دعوت کو صفیر مرغ جان — گھات صیاد کرتا ہے نہان
مرغ مردہ آگے رکھتا ہے عیان — کہ یہ بس کرتا ہے فریاد و فغان
مرغ جانے کہ مری جنس ہے وہ — جمع ہوں تو آکے پھاڑے پوست کو
حزم خالق نے دیا ہے جس مرغ کو — قید وہ دانہ کے ... نہو
ہے یہ بے حزمی پشیمانی یقین — حزم کو مت چھوڑ محکم کر تو دین
کہ ہے یہ بے حزمی شقاوت کا ثمر — دین جاوے اور ہو دور کے سر
سن یہ قصہ اور شرح اسکی تو تو — تا کہ حازم ہو تو حفظ دین کو

دعوت ایشان صفیر مرغ دان — که کند صیاد در مکمن نهان
مرغ مرده‌ش پیش بنهاده که این — میکند آواز و فریاد و حنین
مرغ پندارد که جنس اوست او — جمع آید بر درد شان پوست او
جز مگر مرغی که حزمش داد حق — تا نگردد گیج از آن ابله ملق
هست بی حزمی پشیمانی یقین — حزم را بگذار و کم کن تو دین
زانکه بی حزمی شقاوت بر دهد — وین رود و از دست آن در دین
بشنو این افسانه را در شرح این — تا شوی حازم برای حفظ دین

فریفتہ کرنا دہقانی کا شہری کو اور دعوت کرنا اسکی خوشامد اور الحاح سے

فریفتن روستائی شہری را و دعوت کردن او را بلابہ والحاح

اے برادر اگلے ایام میں تھا — ایک دہقانی کا شہری آشنا
شہر کو دہقانی آتا جو کہ تھا — گھر پہ وہ شہری کے آکر ٹھہرتا
ایسے کا مہمان رہتا وہ دو تین ماہ — کھاتا اور دکان پہ ... کو
ہو جو حاجت اسکو اس گھڑی — مرد شہری پوری کر دیتا سبھی
شہر کو آیا تو کہا خواجہ تو — کیسے آتا نہیں ہے گاؤں کو
اللہ اللہ بال بچے لا تو یار — اب تو دن گلشن ہے اور فصل بہار
یا تو آ گرمی میں ہو وقت ثمر — تا تری خدمت میں باندھوں میں کمر
لا تو فرزندوں کو اور سب قوم کو — گاؤں میں دو چار مہ آکر رہو
خوش بہار اندر ہے خطہ گاؤں کا — کشت سبز اور لالہ دلکش وہاں
تا لگے کو وعدہ خواجہ کیا — تا اگر کہ ہیں آٹھ سال آکے گیا
وہ ہر اک سال میں کہتا تھا کہ — تم چلو گے کب دی کا آن آیا ہے
وہ بہانہ کرتا کہ اس سال میں — مہمان ... آ گئے
پا سال آئندہ گر فرصت ملی — اپنے کاموں سے ... آ ای
بولا ہیں منتظر سب عیال — تیرے فرزندوں کے اے فرخندہ حال
مثل لکلک آتا وہ ہر سال تھا — اور شہری کے مکان پر ٹھہرتا
خواجہ بھی ہر سال اپنے زر اور مال کو — خرچ اسپر کرتا بس خوشحال ہو

ای برادر بود اندر ما مضی — شهری با روستائی آشنا
روستائی چون سوی شهر آمدی — خرگه اندر کوی آن شهری زدی
دو مه و سه ماه مهمانش بدی — بر دکان او و بر خوانش بدی
هر حوائج را که بودی آن زمان — راست کردی مرد شهری رایگان
رو بشهری کرد و گفت ای خواجه تو — هیچ می‌نائی سوی ده فرجه جو
الله الله جمله فرزندان بیار — کاین زمان گلشن است و نوبهار
یا بتابستان بیا وقت ثمر — تا ببندم خدمتت را من کمر
خیل و فرزندان و قومت را بیار — در ده ما باش سه ماه و چهار
که بهاران خطه ده خوش بود — کشتزار و لاله دلکش بود
وعده دادی خواجه او را دفع حال — تا برآمد بعد وعده هشت سال
او بهر سالی همی گفتی که کی — عزم خواهی کرد آمد ماه دی
او بهانه ساختی کامسال مان — از فلان خطه بیامد میهمان
سال دیگر گر توانم وارهید — از مهمات آن طرف خواهم دوید
گفت هستند آن عیالم منتظر — بهر فرزندان تو ای اهل بر
باز هر سالی چو لکلک آمدی — تا مقیم قبه شهری شدی
خواجه هر سالی ز زر و مال خویش — خرج او کردی گشادی بال خویش

بیتن آخر شمع بس وه رہا
پھر بجھانے سے کہا اس خواجہ کو
بولا خواجہ حیلہ دخت هسم جهان
آدمی کشتی سا ہی او دریا دہان
پھر آ گئی تین بہت ہی کو کریم
ہاتھ پکڑا تین باری عہد کو
وقت ہر پس تا سہ برس تها
بولے فرزندان خواجہ ای پدر
آپ نے اپنا حق ثابت کیا
چاہتا ہی بیٹے حق کو دو
کر گیا ہی کھوا سب پوشیده
بولا یہ حق ہر بات کا ہی یہ
تم کے آخر تاک ہے دوستی
صحبت اک ہی مثل قاطع تیغ
صحبت اک ہی مثل فصل تو بہار
... ...

کہا نا کھایا سکے یان صبح وشام
کسب تا مرکے یکا ہر پیا ور کو تو
پیدا وسکے اختیار اے مهربان
بیٹے تا کب باد کوده با دران
لا الہ فرزندوں کو دیکھا ہم
الله الله آ تو و کھلا جہد کو
وعدہ تفسیر جیخ خوش کرتا رہا
باد وابر وسایه ... ...
کا هر ان آ سکے آنسو ... ... تنہا
بس او آ کر تا ہو تو مهمان
کر خوشنما کہ کے لا دگا نون کو
الحق من شهرین جنت الیه
پر پیده تو بشت ہیں کہ فا ... ہو گئی
بیٹے بیچا ... کمینہ تا ویتیان ...

آخر چون گریه سه با و آن پہلوان
از خیالت باز گفت او خواجه را
گفت خواجه جسم جانم وصل جو
آدمی چون کشتی ست بادبان
باد سوگندان بداش کای کریم
دست او بگرفت ... گریه بهم
بعد وه سالے بہر سالے نہیں
کودکان خواجه گفتند اے پدر
حقها برد تو بت کرده
او ہی خواجه کہ بیٹے حق آن
سبب صحبت کرد مارا او مهمان
گفت حق ست این ولی ای سیبویه
دوستی تخم دم آخر بود
صحبت ...

مهمان تنها و شن یا مداوان ...
چند وعده چند بغریبی مرا
لیک سهر تحویل اندر حکم او ست
تا کے آ روبا ور آن یادران
گیر فرزندان بیا شکر ہم
کا الله الله ... بیا بیما جهد
لا یہا وعده ہائے نیکو ہیں
باد وابر وسایه ہم وار سفر
رنجها در کار او لیک پرده
وا گذار چون شدی تو میهمان
سر گشته ... سو وه لا کہتا
الحق من شهر من جنت الیه
سهم از چشمه ... گرد و ناصیه

... ...
خرم وه ہو کر ہے تو بدلا
خرم سو را ... سو ... مرده
خشک ... ری بہرا ... با
ضمن صحرا ہے یا ابر او ہرا
دام ... کالن ہو وه بز کو ہی
و ... ہے ... کرتا تو تها ...
لیکے ... اور دام ... کہا
اس ہی ... ہر ... پاخ تو
جای کوہستان ہی گر ہے قفر
تا ... کہیں بیستان گور
آنکھ کہ ... شل اندھوں کے ... آ

آ تا ... ہو ... ... آمد ... ہا
تا کہ تو ... گے پیدا ... ہائی
ہر قدم ... دام ... آ ... اسفل
ہر قدم ہے دام ... داں ... جا
جو کہ ... دام ... کر ...
... ... کہیں
... ...
آگے ... ... کر ... کو
ہر ... آگے ... ماجرا
... ... نظر نہ
کر ... ... حاصل کر ... ہا

صحبتے باشد چو فصل نو بہار
خرم آن باشد که ظلمن پر بری
خرم سرا ... گفته ... آن ...
... صحرا ست ہموار و فراخ
آن ... گو ہی وہ کہ دام که
... کہ ہو ... ... ہیں
... دام ... داسے ... بیا
... ... آمد ... در ... ہیں
... گورستان ... ... قضا
تا ... ... از مستان گور
چشم اگر داری تو کورانه میا

چند ... در ... لونسان ... تیغ
زد نکها ... و خلل ... بیشیار
تا گر ... بتشوی از ... پری
ہر قدم ... میدان ... ل
ہر قدم ... کم ... فراخ
چون تبار ودانش افنید ... گر
وست ... ... بر ... ...
ونہ بہ گر باشد ... ... را
استخوان ... ... ہاشان ... ہیں
استخوان شان ... ... ہے
چون فرو رفتند در چاه ...
در مداری چشم دست آ ... ہا

۱۴۱

اس عصا حزم و استدلال کو / پیشوا کر آنکھ ہی کو جب کہ ہو
گر عصا حزم و استدلال نے / بے عصا کش کے تو ہر رہ میں نہ چل
رکھ قدم جیسے کہ رکھتا کور ہے / تا کہ سنگ و چاہ سے پاؤں بچے
ڈرتا ڈرتا رکھتا ہے وہ پاؤں کو / تا خرابی میں نہ پہنچا ہو وہ
اے دھوئیں سے بھاگ کر آتش میں پڑا / لقمہ ڈھونڈھا اور سانپ کا لقمہ ہوا

آن عصای حزم و استدلال را / چون نداری دید می‌کن پیشوا
ور عصای حزم و استدلال نیست / بی عصا کش بر سر هر ره مایست
گام زان سان نه که نابینا نهد / تا که پا از سنگ و از چه وارهد
لرز لرزان و بترس و احتیاط / می‌نهد پا تا نیفتد در خباط
ای ز دودی جسته در ناری شده / لقمه جسته لقمهٔ ماری شده

قصہ اہل سبا کا اور باغی کرنا نعمت کا انکو اور بیان شومی ناشکری کا اور ...

قصهٔ اهل سبا و طاغی کردن نعمت ایشان را و در بیان شومی کفران ...

تو نے پڑھا کیا قصہ اہل سبا / یا پڑھا تو نے نہ دیکھا جز صدا
اس صدا سے کوہ کو نہ آگہی / سوئے معنی کوہ کو نہ رہ ملی
دیتا ہے آواز وہ بے گوش و ہوش / تا چپ ہوا تو ہو وہ بھی خموش
حق نے دی اہل سبا کو بس فراغ / سیکڑوں قصر اور ایوان اور باغ
شکر حق کا ان نے نہ ادا کیا / تھے وہ کتوں سے بھی کمتر باوفا
سگ کو جس در پر کہ اک روٹی ملے / وہ کمر اس در پہ باندھے جان سے
وہ ہوتا ہے پاسبان اس در کا ہو / گرچہ جور و ظلم سہتا ہو
وہ اسی در پہ رہے کرے قرار / کفر جانے غیر کا ہووے یار
[illegible] / اسکو وہ کتے سزا دیں اور ادب
چار ہیں پہ جو ہی اول تیرا جا / دل گرو اس حق نعمت کا ترا
کاٹیں ہیں اسکو کہ جا تو ایسی جا / پہلا حق نعمت کا بس چھوڑا بھلا
اہل دل و دل سے تو نے پیا / جو بہت کھلیا کھلیں چشم صفا
بس غذا وجد و سکر بیخودی / تیری جان نے اہل دل کے در سے لی
حرص سے در رہا تو نے کیا / حرص سے تو گرد ہر دکان پھرا
چرب ہانڈی منعموں کے واسطے / دوڑتا ہے گوشت روٹی کے لیے
چربی یہی جان کو فربہ کرے / کار نا امید کو اچھا کرے

تو نخواندی قصهٔ اهل سبا / یا بخواندی و ندیدی جز صدا
از صدا آن کوه خود آگاه نیست / سوی معنی هوش که را راه نیست
او همی بانگی کند بی گوش و هوش / چون خمش کردی تو او هم شد خموش
داد حق اهل سبا را بس فراغ / صد هزاران قصر و ایوانها و باغ
شکر آن نگزاردند آن بدرگان / در وفا کمتر بدند از سگان
مر سگی را لقمهٔ نانی ز در / چون رسد بر در همی‌بندد کمر
پاسبان و حارس در می‌شود / گرچه بر وی جور و سختی می‌رود
[illegible] / آن سگانش می‌کنند آنجا ادب
کز برو آنجا که اول منزل است / حق آن نعمت گروگان دل است
کز برو آنجا که اول منزل است / حق آن نعمت گروگان دل است
می‌گزندش کز برو بر جای خویش / حق آن نعمت فرو مگذار بیش
از دل و از اهل دل اهل صفا / چند نوشیدی و وا شد چشمها
بس غذای سکر و وجد و بیخودی / از در اهل دلان بر جان زدی
باز این در را رها کردی ز حرص / گرد هر دکان همی گردی ز حرص
بر در آن منعمان چرب دیگ / می‌دوی بهر ثرید مردریگ
چربش اینجا دان که جان فربه شود / کار نا امید اینجا به شود

جمع ہونا اہل آفت کا صبح او پر دروازہ صومعہ حضرت

جمع آمدن اهل آفت صباحی بر صومعهٔ حضرت

عیسی علیہ السلام کیواسطے جانے شفا و دعا مانگنے کے

صومعہ عیسیٰ ہے اہل دل کا خوان / چھوڑ مت اے مبتلا اس در کو ہاں
جمع ہوتی تھی ہر اک جانب سے خلق / لنگڑے لولے اور مریض اہل دلق
صومعہ عیسیٰ کے در پہ صبح دم / تاکہ ہوویں چھڑائیں وہ بدم
ہوتے فارغ جبکہ وہ اوراد سے / آتے تب باہر وہ وقت چاشت کے
جوق جوق مبتلا کو دیکھتے / منتظر در پہ انہیں بیٹھے ہوئے
کہتے اے اصحاب آفت حق سے اب / ہوگئیں اب حاجتیں مقصود سب
جاؤ تم اب بے رنج و عنا / جانب غفار و اکرام خدا
جملہ مثل اونٹ بستہ پاؤں کے / کہ تو کھولے انکے پاؤں رائے سے
سوئے خانہ خوش وہ اور شادان چلے / جو دعا سے انکی وہ چلنے لگے
سب بے درد و الم بے رنج و غم / تندرست و شادمان و محترم
اپنے اپنے گھر کی جانب وہ گئے / بس ہم پاک اس نبی اللہ سے
آزمایا اپنی سب آفات کو / پائی صحت تو ان یاروں سے جو
اسقدر لنگی تری جاتی رہی / اسقدر جان تیری بے غم ہو گئی
اے تو غافل باندھ رشتہ پاؤں سے / تا نہ گم جائے تو اپنے آپ سے
تیری ناشکری فراموشی نے جو / نے کیا ہیں یاد کھانے شہد کو
اسلئے تجھ پر وہ رہ بستہ ہوئی / تجھ سے اہل دل کی جان خستہ ہوئی
جلد انکو پا تو استغفار کر / ابر کے مانند گریہ زار کر
تیری جانب باغ انکا تا کھلے / اور میوہ پختہ تیرے پر پھٹے
سگ سے کم مت گرد در گاہ پہ / خواجہ تاش اس کہف سگ کا ہے اگر
جبکہ کتا ناصح کتے کا ہوا / کہ تو مائل انکے گھر کا رہ سدا
اگلے در سے جو کہ کھائیں ہڈیاں / چھوڑ مت اور حق گذاری کر عیاں
کاٹیں اسکو تا ادب سے جائے وہ / انکی جا پر فائدہ تا پائے وہ
کاٹیں اسکو کہ اے سگ طاغی نہ ہو / جا ولی نعمت سے تو یاغی نہ ہو
مثل حلقہ در پہ اس کے رہ / انکی ہشیاری نگہبانی کرو

عیسی علیہ السلام جہت طلب شفا بدعا او

صومعهٔ عیسیست خوان اهل دل / هان هان ای مبتلا این در مهل
جمع گشتندی ز هر اطراف خلق / از ضریر و شل و لنگ و اهل دلق
بر در آن صومعهٔ عیسی صباح / تا بدم اوشان رهاند از جناح
او چو فارغ گشتی از اوراد خویش / چاشتگه بیرون شدی آن خوب کیش
جوق جوقی مبتلا دیدی نزار / شسته بر در با امید و انتظار
گفتی ای اصحاب آفت از خدا / حاجت این جملگانتان شد روا
هین روان گردید بی رنج و عنا / سوی غفاری و اکرام خدا
جملگان چون اشتران بسته پا / که گشایی زانوی ایشان برا
خوش دوان و شادمانه سوی خان / از دعای وی شدندی پادوان
جمله بی درد و الم بی رنج و غم / تندرست و شادمان و محترم
سوی خانه خوش گهی گشتند روان / از دم چون آن مسیحا بیقرار
آزمودی تو بسی آفات خویش / یافتی صحت از این شاهان کیش
چند آن لنگی تو رهوار شد / چند جانت بی غم و آزار شد
کای مغفل رشته‌ای بر پای بند / تا ز خود هم گم نگردی ای لوند
ناسپاسی و فراموشی تو / یاد ناورد آن عسل نوشی تو
لاجرم آن راه بر تو بسته شد / چون دل اهل دل از تو خسته شد
زودشان دریاب و استغفار کن / همچو ابری گریه‌ها کن زار کن
تا گلستانشان سوی تو بشکفد / میوه‌ها پخته بر خود وا کفد
هم بر آن در گرد کم از سگ مباش / با سگ کهف ار شدستی خواجه تاش
چون سگان هم مر سگان را ناصح اند / که دل اندر خانهٔ اول ببند
آن در اول که خوردی استخوان / سخت گیر و حق گزاری را بمان
می‌گزندش تا ز ادب آنجا رود / وز مقام اولین مفلح شود
می‌گزندش کای سگ طاغی برو / با ولی نعمتت یاغی مشو
بر همان در همچو حلقه بسته باش / پاسبان و چابک و برجسته باش

صورت نقص وفای ما منال / بیوفائی ما مکن بیهوده فال
سنت ہماری اپنی فانی کو توڑ تو / بیوفائی کے واسطے نادان چھوڑ تو

مر سگان را چون وفا آمد شعار / رو سگان را ننگ و بدنامی میار
جبکہ کتوں کو وفا آئی ہے شعار / جان تو بدنام کتوں کو نہ مار

بیوفائی چون سگان را عار بود / بیوفائی چون روا داری نمود
بیوفائی سے جو کتوں کو تھی عار / بیوفائی تو نے کیوں کی اختیار

حق تعالیٰ فخر آورد از وفا / گفت من اوفی بعہد غیرنا
حق تعالیٰ نے کیا فخر وفا / بولا میں اوفی بعہد غیرنا

بیوفائی دان وفا با رد حق / بر حقوق حق ندارد کس سبق
بیوفائی ہے وفا با رد حق / ہے حقوق حق پہ کس کو سبق

نور را ہم نور شو با نار نار / جای گل گل باش جای خار خار
نور سے با نور اور با نار نار / جا ہے گل کے گل ہو جا خار خار

حق مادر بعد از آن شد کان کریم / کرد او را از جنین تو غریم
ماں کا حق ہے بعد اس کے حق نے جو / تجھ جنین سے کر دیا تاوان جو

صورتی کردت درون جسم او / داد در حملت ورا آرام و خو
تیری صورت باندھی اس کے جسم میں / حمل میں تجھ کو دیا آرام ہیں

ہمچو جزو متصل دید او ترا / متصل را کرد تدبیرش جدا
اسکو جزو متصل سا تو دکھا / متصل کو کر دیا اس نے جدا

حق ہزاران صنعت و فن ساختست / تا کہ مادر بر تو مہر انداختست
حق نے صدہا صنعت اور ہنر کی / تب محبت ماں نے بس تجھ پہ کی

پس حق حق سابق از مادر بود / ہر کہ آن حق را نداند خر بود
پھر خدا کا ماں سے حق پہلے ہے / جو کہ اس حق کو نہ جانے ہے گدہا

آنکہ مادر آفرید و ضرع و شیر / با پدر کردش قرین آن خود مگیر
جس نے ماں اور شیر کو پیدا کیا / باپ کے ساتھ اسکا پیوند کیا

ای خداوند ای قدیم احسان تو / آنکہ دانم و آنکہ نہ ہم آن تو
یا الٰہی یہ ترا احسان ہے / جو نہ ہے جانا سو سب آن ہے

تو بفرمودی کہ حق را یاد کن / زانکہ حق من نمی‌گردد کہن
تو نے فرمایا کہ حق کو یاد کر / کیونکہ حق میرا نہ ہووے گا کہنہ

یاد کن لطفی کہ کردم آن صبوح / با شما از حفظ در کشتی نوح
یاد کر وہ لطف جو تجھ پر کیے / نوح کی کشتی میں کہا من تھے

پیلہ بابایانتان را آن زمان / دادم از طوفان و از موجش امان
باپ دادا کو ترے طوفان سے / اور موجوں سے رکھا محفوظ آپ

آب آتش‌خو زمین بگرفتہ بود / موج او مر اوج کہ را می‌ربود
آب آتش خو نے پکڑی تھی زمین / موج لیجاتی تھی کوہ کو یقین

حفظ کردم من نکردم ردتان / در وجود جد جد جدتان
حفظ کی میں نے تو پایا نے تحسین / بس وجود جد جد جد میں

چون شدی سر پشت پایت چون زنم / کارگاہ خویش ضایع چون کنم
کیسے میں کروں جو تو سر ہوا / کارگہ کو کیوں کروں اپنی تباہ

چون فدای بیوفایان می‌شوی / از گمان بد بدان سو می‌روی
بیوفاؤں پر فدا ہوتا ہے کیوں / بدگمانی سے ادھر جاتا ہے کیوں

من ز سہو و بیوفاییہا بری / سوی من آن گمان بد بری
بیوفائی سہو سے دور اور بری / پھر آئے تیرے گمان بد تو کیسے

این گمان بد بر آنجا بر کہ تو / می‌شوی در پیش ہمچون خود دوتو
یہ گمان بد وہاں لیجا کہ تو / مثل خود ٹیڑھی کرے وہاں پیٹہ تو

بس گرفتی یار و ہمراہان زفت / گر ترا گویم کہ کو گوئی کہ رفت
یار و ہمرہ اپنے تو نے وہ کیے / تجھ سے گر پوچھوں کہو تو وہ گئے

یار نیکت رفت بر چرخ برین / یار فسقت ماند در قعر زمین
یار نیک اپنا سپہر گردون پہ گیا / یار بد اندر زمین کے بس رہا

تو بماندی در میانہ آنچنان / بی‌مدد چون آتشی از کاروان
تو وہیں بیچ ہی رہا بس درمیاں / آگ بجھ جاتی ہے جوں بے کارواں

دامن اسی کا پکڑ تو اے دلیر	کہ منزہ ہے وہ بالا و زیر	دامن او گیر ای یار دلیر	کو منزه باشد از بالا و زیر
مثل عیسیٰ کے نہ جائے چرخ پہ	نے زمین میں مثل قارون کے گھسے	نی چو عیسی سوی گردون بر شود	نی چو قارون در زمین اندر رود
ہو مکاں میں لامکاں میں تیرے ساتھ	چھوڑ دکان تو گھر جو اسکے ساتھ	با تو باشد در مکان و بی مکان	چون بمانی از سرا و از دکان
وہ کدورت سے تجھے کردے صفا	اور جفاؤں کو تری جانے وفا	او برآرد از کدورتها صفا	مر جفاهات را بگیرد در وفا
جو جفا لاوے وہ دے گوشمال	تا وہ نقصان سے پھرائے دے کمال	چون جفا آری فرستد گوشمال	تا ز نقصان وا روی سوی کمال
جب طریقت میں وظیفہ چھوڑ دو	قبض تجھ پہ آئے رنج و تعب سے	چون تو وردی ترک کردی در روش	بر تو قبضی آید از رنج و تپش
وہ ادب کرنا ہے یعنی مت کرے	کوئی حیلہ اس پرانے عہد سے	آن ادب کردن بود یعنی مکن	هیچ تحویلی از آن عهد کهن
پہلے اس سے قبض کو زنجیر ہو	اب کہ ہو دلگیر پھر پاگیر ہو	پیش از آن کین قبض زنجیری شود	اینکه دلگیریست پاگیری شود
رنج معقولی ترا محسوس ہو	تا نہ لاشے جانے تو اس راز کو	رنج معقولت شود محسوس و فاش	تا نگیری این اشارتها بلاش
ہیں گناہوں میں ہوا دلگیر قبض	وقت مرگ ہوا تو زنجیر قبض	در معاصی قبضها دلگیر شد	قبضها بعد از اجل زنجیر شد
نعط من اعرض هنا عن ذکرنا	عیشة ضنکا و نحشر بالعمیٰ	نعط من اعرض هنا عن ذکرنا	عیشة ضنکا و نحشر بالعمی
چور جو لیتا کسی کا مال ہے	قبض و تنگی اک خلش اسکے رکھے	دزد چون مال کسان را می‌برد	قبض و دلتنگی دلش را می‌خلد
وہ یہ کہتا ہے کیسا قبض ہے	رو دیا جو مظلوم اسکا قبض ہے	او همی گوید عجب این قبض چیست	قبض آن مظلوم کز شرت گریست
کم کرے جو التفات اس قبض پر	باد اصرار آگ کو اسکی پھونک دے	چون بدین قبض التفاتی کم کند	باد اصرار آتشش را دم کند
قبض دل کا قبض شحنہ ہو	ہوگئے محسوس سب معانی فاش وہ	قبض دل قبض عوان شد لاجرم	گشت محسوس آن معانی زد علم
قبض ہیں زندان ہوگیا اور چار میخ	قبض جڑ ہے اگا پھل اور شاخ و بیخ	غصه‌ها زندان شدست و چارمیخ	غصه بیخست و برآرد شاخ و بیخ
جڑ چھپی پوشیدہ تھی اب آشکار	قبض اور بسط دل کو اک جڑ کر شمار	بیخ پنهان بود هم شد آشکار	قبض و بسط اندرون بیخی شمار
جڑ کو اپنی جڑ ہو بد تو کھود ڈالیے	تا نہ ہو کانٹا چمن میں اک آ لگے	چونکه بیخش بد بود زودش بکن	تا نروید زشت خاری در چمن
قبض دیکھا کر علاج اس قبض کا	کیونکہ سب شاخیں اگیں جڑ سے بھلا	قبض دیدی چارهٔ آن قبض کن	زانکه سرها جمله می‌روید ز بن
بسط دیکھا بسط کو دے آب تو	میوہ جو آئے تو دے اصحاب کو	بسط دیدی بسط خود را آب ده	چون برآید میوه با اصحاب ده
اب تو پھر اور قصہ اہل سبا	پھر کہو تا پھر کہوں میں مرحبا	بازگرد و قصهٔ اهل سبا	بازگو تا بازگویم مرحبا

باقی قصہ اہل سبا کا

باقی قصهٔ اهل سبا

خام اوکوں تھی بہت اہل سبا	ان کا بس کفران نعمت کام تھا	آن سبا ز اهل صبا بودند خام	کارشان کفران نعمت با کرام
وہ یہ ہے کفران نعمت در مثل	کہ کرے محسن سے اپنے تو جدل	باشد آن کفران نعمت در مثال	که کنی با محسن خود تو جدال

کرتے نہیں ہیں نیکی ہمکو چاہیے | اس سے ہم رنجیدہ تو کیوں غم کرے | کی نباید مرا ایشان نیکوی | من نخواہم زین چہ رشتہ نیکوی

لطف کر یہ نیکی ہے دور کر | چشم پھوٹے ہین کرو بے بصر | لطف کن این نیکوی را دور کن | من نخواہم چشم زودم کور کن

ہم سبا بولے کہ باعد بیننا | شیننا خیر لنا غدر زیننا | پس سبا گفتند باعد بیننا | شیننا خیر لنا خذ زیننا

ہم نہیں چاہتے ہیں یہ قصر اور باغ | نے زنان خوب نے امن و فراغ | ما نخواہیم این ایوان و باغ | نی زنان خوب نی امن و فراغ

شہر نزدیک ہوں یہ آپس میں بد | وہ بیابان خوش جہاں امن و دد | شہرہا نزدیک ہمدیگر بدست | آن بیابان خوش کجا آنجا ددست

یطلب الانسان فی الصیف الشتا | فاذا جاء الشتا انکرہ | یطلب الانسان فی الصیف الشتا | فاذا جاء الشتا انکر ذا

فہو لا یرضی بحال ابدا | لا بضیق لا بعیش رغدا | فہو لا یرضی بحال ابدا | لا بضیق لا بعیش رغدا

قتل الانسان ما اکفرہ | کلما نال الہدی انکرہ | قتل الانسان ما اکفرہ | کلما نال الہدی انکرہ

اسیلئے ہے نفس قابل کشتنی | اقتلوا انفسکم ہے اسلئے ہی | نفس زینسان است زان شد کشتنی | اقتلوا انفسکم گفت آن سنی

خار ہے یہ ہر طرف سے جس پہلو کے | وہ چبھے کر زخم سے اسکے چھڑے | خار سہ سو است ہر سو کش نہی | در خلد از زخم او تو کی رہی

خار میں ترک ہوس کی آگ دے | ہاتھ یار اندر تو یار نیک کے | آتش ترک ہوا در خار زن | دست اندر یار نیکو کار زن

حد سے زیادہ بڑھ گئے اہل سبا | گر صبا سے ہمکو بہتر ہے وبا | چون ز حد بردند اصحاب سبا | کہ بہ پیش ما وبا بہ از صبا

ناصحان کرتے نصیحت انکو تھے | منع کرتے فسق سے اور کفر سے | ناصحان شان در نصیحت آمدند | از فسوق و کفر مانع می شدند

قصد کرتے ناصحوں کے خون کا | تخم فسق و کفر بوتے تھے سدا | قصد خون ناصحان میداشتند | تخم فسق و کافری میکاشتند

جب قضا آئے یہ تنگ آ گئے جہاں | ہو قضا سے حلوا بس رنج دہان | از قضا حلوا شود تنگ این جہان | از قضا حلوا شود رنج دہان

بولے اذا جاء القضا ضاق الفضا | تحجب الابصار اذا جاء القضا | گفت اذا جاء القضا ضاق الفضا | تحجب الابصار اذا جاء القضا

آنکھ ہوتی بند ہے وقت قضا | تا نہ دیکھے آنکھ سرمہ آنکھ کا | چشم بستہ میشود وقت قضا | تا نبیند چشم کحل چشم را

گرد اڑائی مکر نے اسوار کے | گرد میں تو رہ گیا اسوار کے | مکر آن فارس چو انگیزید گرد | آن غبارت زان سوارت دور کرد

جا تو سوار نے سوئے غبار | ورنہ مارے تجکو وہ مکر سوار | سوی فارس رو مرو سوی غبار | ورنہ بر تو کوبد آن مکر سوار

بولا حق کہ اسکو کھایا گرگ نے | کیوں رویا گرد دیکھی گرگ سے | گفت حق آن را کہ این گرگش بخورد | دید گرد گرگ چون زاری نکرد

گرگ کی وہ گرد نہ تھا جانتا | باوجود عقل کیوں ایسا کیا | او نمیدانست گرد گرگ را | با چنین دانش چرا کرد او چرا

بکریاں بو لے گزندہ گرگ کی | جانتی ہیں بھاگتی ہیں بھاگتی | گوسفندان بوی گرگ با گزند | می بدانند و بہر سو می خزند

مغز حیوانات بوئے شیر کو | جانتا ہی چرنا چھوڑے ہے وہ | مغز حیوانات بوی شیر را | می بداند ترک می گوید چرا

شیر دشمن کی جو پائے بو تو پھر | با مناجات خدا سجدہ میں گر | بوی شیر خشم دیدی باز گرد | با مناجات و حذر انبار کرد

نے پھرے وہ لوگ گرد گرگ سے | گرد کے بعد اسکی محنت سخت ہے | وانگشتند آن گروہ از گرد گرگ | گرد محنت بعد گرد آمد سترگ

[illegible marginal commentary]

بر دریده آن گوسفندان از خشم — گرز چوپان خرد بستند چشم
چند چوپان شان بخواند و ناید — خاک غم در چشم چوپان میزدند
که برو ما خود ز تو چوپان تریم — چون تبع گردیم هر یک سروریم
طعمهٔ گرگیم و آن یار نه — هیزم ناریم و آن عار نه
حمیتی بد جاهلیت در دماغ — بانگ شومی بر دمن شان کرد زاغ
بهر مظلومان همی کندند چاه — در چه افتادند و می گفتند آه
پوستین یوسفان بشکافتند — آنچه میکردند یک یک یافتند
کیست آن یوسف دل حق جوی تو — چون اسیری بسته اندر کوی تو
جبرئیلی را بر استون بسته — پر و بالش را بصد جا خسته
پیش او گوساله بریان آوری — گه کشی او را بکهدان آوری
که بخور نیست ما را او چه نوشته — نیست او را جز لقاء الله قوت
زین شکنجه و امتحان آن مبتلا — میکند از تو شکایت با خدا
کای خدا افغان ازین گرگ کهن — گوید ش نک وقت آمد صبر کن
داد تو وا خواهم از هر بی‌خبر — داد که دهد جز خدای دادگر
او همی گوید که صبرم شد فنا — در فراق روی تو یا ربنا
احمدم وا مانده در دست یهود — صالحم افتاده در حبس ثمود
ای سعادت‌بخش جان انبیا — یا بکش یا باز خوان یا بیا
با فراقت کافران را نیست تاب — این فراق اندر خور اصحاب نیست
کافران گویند در وقت عذاب — هر کسی یا لیتنی کنت تراب
حال او اینست کو خود زان سوست — چون بود بی تو کسی کان توست
حق همی گوید که آری ای نژند — لیک بشنو صبر آر و صبر به
صبح نزدیکست خامش کم خروش — کامد آمد وقت بیرون آمدن
تا که بلاشان میرسد تو کم خروش — من همی کوشم پی تو تو مکوش
کوشش ان به کز کوشش ها تو — دارد و تلخم به از حلوای تو
بازان مجمل کن برد خاموش شو — گسترکه هنبان نوبان رو گوش شو

بکریون کو پھاڑا از رہ خشم سے — جبکہ کھایا کہیں عقل کے چرواہے سے
سب نے وہ آنکھیں چاہا جو چرواہے نے — خاک غم کی آنکھ میں چرواہے کے
کہ تو جا چرواہا ہم ہیں تجھ سے نیک — کیونکہ ان تابع ہم ہیں سرور ایک ایک
ہم ہیں طعمہ گرگ ملک یار سے نے — نار کی ہیزم ہیں ملک عار سے نے
جو حمیت جاہلی کی سر میں تھی — بانگ شومی نے سیہ کوے کی کری
کھودتے مظلوم کی خاطر تھے چاہ — خود گرے وہ چاہ میں کرتے تھے آہ
یوسفوں کا پوستین تھے پھاڑتے — جو کہ کرتے تھے وہ پاتے آپ تھے
کون وہ یوسف دل حق جو ترا — مثل قیدی ہی تیرے کوچے میں رہا
اک ستون سے تو نے باندھا جبرئیل — بال و پر ان کے کیا زخمی و ذلیل
اسکو گوسالہ کھلاتا ہے تو — اور چارا کہ پر آگے لاتا ہے تو
کہ ہماری یہ غذا ہے کھا اسے — جز لقائے حق نہ اسکا قوت ہے
اس عذاب و رنج سے وہ مبتلا — کرتا ہے اللہ سے تیرا گلا
اے خدا فریاد ہے اس گرگ سے — وہ کہے کہ صبر آیا وقت ہے
داد بے خبروں سے لوں تیری شتاب — جز خدائے دادگر ہے کون داد
وہ کہے کہ صبر میرا بس گیا — اس فراق روئے تیرے ربنا
احمد عاجز ان یہود ان سے ہوا — صالح قیدی ثمود ان سے ہوا
اے سعادت‌بخش جان انبیا — یا تو مار اور یا بلا اور یا تو آ
نئے فراق اپنا تیرا کافر لا سکے — نے فراق اپ لائق اصحاب ہے
کافروں میں کہیں وقت عذاب — ہر کوئی یا لیتنی کنت تراب
حال اسکا یہ کہ وہ ہی غیر سے — ہے تیرے بن کیا جو تیری ملک ہے
یہ کہا حق نے کہ ہاں ہے پر تو — صبر بہتر ہے کہ صبر اب تم کرو
صبح نزدیک آ لی ہے تم چپ رہو — وقت آنے کا ہی با ہر تم سنو
اب بلا آتی ہے انہی پر چپ رہو — میں کروں کوشش نہ کر کوشش کو تو
میری کوشش تیری کوشش کی — تیرے حلوے سے مری دارو بھلی
اب گل کر دو جا خاموش ہو — مت زبان کو تو ہلا اور گوش ہو

کر و حیلہ اور دغا بازی سے جو	باز نے چاہا کہ وہ اڑ جاوے جو	حیلت و مکر و دغا بازی و فن	مرغ بپرید و بشد سوی وطن
خدمت گذار اب تو پھر آ کے پڑ رہا	خواجہ کو وہ بقالی کہہ کر لے گیا	سوی شه شد باز با صد گونه داد	دوستان آن خواجه را از یاد داد
رکھ کنارہ قصہ اہل سبا	کہ کہ خواجہ کا قرآن کو کیسے گیا	قصه اهل سبا یک گوشه نه	وان بگو که خواجه چون آمد به ده

باقی قصہ جانا خواجہ کا بسبب دعوت بقالی کے گاؤں کو	بقیه قصه رفتن خواجه به دعوت روستایی به ده

ساتھ بیوی کے اپنی بقالی کا کہا	تا کہ خرم خواجہ حیران ہو گیا	روستایی در تملق شیوه کرد	تا که حزم خواجه را کالیوه کرد
اس کے پیغاموں سے متعجب ہوا	تا زوال عقل خرم ہو گیا	از پیام اندر پیام او شد ملول	تا زلال حزم خواجه تیره شد
پھر بالاخر خواجہ کو ...	مرغ عقلش ...	هم از اینجا کودکانش در خروش	...
...	...	...	...
وہ بازی باز کی بچہ وہ	حیلہ و مکر و دغا بازی ...	آن بازی باز گیر ...	حیله و مکر دغا ...
جو کہ ...	مست ...	...	...
...	...	...	...
...	...	...	...
...	...	...	...
...	...	...	...
...	...	...	...
...	...	...	...
...	...	...	...
...	...	...	...
...	...	...	...
...	...	...	...
...	...	...	...
...	...	...	...

دعوت کرنا بازی کی بطوں کو پانی سے صحرا میں	دعوت کردن باز بطان را از آب به صحرا

21

بعض عاقل بولی جا جانی مرے	آپ قاعدہ اس ہی پیرسے لیجے	ای بسا عاقل گویدش کای یار رو	آب یارا خصم آن سست و سرو
دیو شل باز ہے تم اسے بطور	اس قاعدے سے آپ کہ یا ہر نہو	دیو چون باز آمد از تقاضا شتاب	ہیلہا بہ پیرن کم رو پیرانہ عقل
باز کو کہتی ہین جا اور پھیر نہ آ	اور ہماری فکر سے با انتخاب اٹھا	باز را گوید برو در باز گرد	از سر ما وسعت دار ای پاکمرد
ہم بری دعوت سے ہین تجھ سے بری	ہم نہین کھاتے تو رکت کا نذری	ما بری از دعوت و دعوت ترا	ما نخوشیم اینہ ہم نو کا قرا
قاعدہ اپنا قند ہے قند اسپ ترا	ہم نہین کھاتے ترا تحفہ اٹھا	حصن ما را قند و قندستان ترا	من نخواہم مہ برآ بستان ترا
جبکہ جان ہووے نہ کھاتا آگے کم	جبکہ لشکر ہی نہووے کم علم	چونکہ جان باشد نیابد لوت کم	چونکہ لشکر ہست کم نامد علم

رجوع طرف حکایت خواجہ اور دہقانی کے

رجوع بہ حکایت خواجہ و روستائی

خواجہ حازم نے عذر ان بس کیا	اور بہانے دیو لعون سے کیا	خواجہ حازم بسی عذر آورید	پس بہانہ کرد با دیو مرید
بولا ایسا ہم کام مجکو ہے بڑا	گر مین جاؤن ہووے ابتر تیا	گفت اینہم کارہا دارم مہم	گر بیایم آن نگردد منتظم
شہ نے نازک کام فرمایا مجھے	انتظاری سے نہ سویا وہ مرے	شاہ کارم نازکی فرمودہ است	زانتظارم شاہ شب نغنودہ است
حکم شہ کو ترک کرسکتا نہین	روبروشہ کے نہوؤن شرمگین	من نیارم ترک امر شاہ کرد	من نتانم شد بر شہ روی زرد
آتا ہے شہ کا سپاہی صبح و شام	مجھسے پوچھے ہی ہوا پورا وہ کام	ہر صباح و ہر مسا سرہنگ خاص	می رسد از من ہمی جوید مناص
تو جو چاہتا ہے مین جاؤن گانو کو	اور ناخوش مجھسے بس سلطان ہو	تو روا داری کہ آیم سوی دِہ	تا بہم افگند سلطان گرہ
بعد ہ کیا خشم کا چارہ کرون	زندہ در گور اس مین آخر رہون	بعد از آن درمان خشمش چون کنم	زندہ خود را زین گر مدفون کنم
اس طرح صدہا بہانے بس کیے	حکم حق سے کار گر کیے کچھ ہوئے	زین نمط او صد بہانہ باز گفت	حیلہا با حکم حق نفتاد جفت
ذرے عالم کے اگر حیلہ کرین	کیا قضا سے آسمان سے کر سکین	گر شود ذرات عالم حیلہ پیچ	با قضای آسمان ہیچ اند ہیچ
کیسے بھاگے یہ زمین افلاک سے	کس طرح سے خود کو پوشیدہ کرے	چون گریزد این زمین از آسمان	چون کند او خویش را از وی نہان
آسمان سے جو زمین پر آتے ہین	نے علاج اور بھاگنے کی جا ہے	ہرچہ آید زآسمان سوی زمین	نی مفر دارد نہ چارہ نی کمین
اس پہ سے آگ جو خورشید سے	آ گرے اس آتش کے اپنا سر رکھے	آتش ار خورشید میبارد برو	او بہ پیش آتشش بنہادہ رو
اس پہ طوفان گر کرے باران بھی	شہر کو اس پر کرے ویران بھی	ور ہمی طوفان کند باران برو	شہرہا را می کند ویران برو
صبر وہ کرتی ہے بس ایوب وار	سرنگون قیدی وہ جو کچھ لاؤ یار	او شدہ تسلیم او ایوب وار	کہ اسیرم ہرچہ می خواہی بیار
تو بھی اے جزو زمین کا مت ہو	حکم حق جو دیکھے تو تو مت پھیر	ای کہ جزو این زمینی سرمکش	چونکہ بینی حکم یزدان درمکش
جو خلقنا کم سنا ہے اس نے تو	خاک جو بس رو نکر اندر جا ہے	چون خلقناکم شنیدی من تراب	خاک باشی جست از وی رو متاب
... پیدا کیا ہم نے تجھکو ... خاک مین الکہ	سر رکھے خاکی وہی بلندی سے اسکو جو	ہین کہ اندر خاک تخمی کاشتم	گرد خاکی و منش افراشتم

دوسرے حملہ میں خاکی پیشہ کر	تا کروں میراث تجھ پر میں تمام	حمله دیگر تو کن پیشه گیر	تا کنم بر حمله میراث سیر
آب ہیں بالا سے پستی کو چلے	کیونکہ پستی سے وہ بالا کو اٹھے	آب از بالا به پستی در شود	زانکه از پستی به بالا بر رود
گیہوں بالا سے گیے جو خاک میں	بعد وہ خوشۂ چالاک میں	گندم از بالا به زیر خاک شد	بعد از آن او خوشهٔ چالاک شد
تخم ہر میوہ زمین میں آگئے	پھر زمین سے سر کو باہر لائے ہیں	دانه هر میوه آمد در زمین	بعد از آن سرها بر آورد از دفین
آسمان سے اصل نعمت تا بخاک	ہو گئی آکر غذا سے جان پاک	اصل نعمتها ز گردون تا به خاک	زیر آمد شد غذای جان پاک
چرخ سے اترا تواضع آئے زیر	جزو انسان کے ہوئے زندہ دلیر	از تواضع چون ز گردون شد به زیر	گشت جزو آدمی حی دلیر
ہو گیا بس صفت مردم وہ جماد	اور اڑا وہ عرش کے اوپر نہایت شاد	پس صفات آدمی شد آن جماد	بر فراز عرش پران گشت شاد
عالم زندہ سے پہلے آئے ہم	جاتے ہیں بالا کو پھر پستی سے ہم	کز جهان زنده ز اول آمدیم	باز از پستی سوی بالا شدیم
جملہ اجزاء محرک اور سکون	کہتے ہیں انا الیہ راجعون	جمله اجزا در تحرک در سکون	ناطقان انا الیه راجعون
ذکر تسبیحوں سے اجزائے نہان	شور ڈالا آسمان کے درمیان	ذکر تسبیحات اجزای نهان	غلغلی افکند اندر آسمان
جب قضا نے قصد نیرنگی کیا	مات دہقانی نے شہری کو دیا	چون قضا آهنگ نیرنجات کرد	روستایی شهری را مات کرد
خرم تھا پر مات خواجہ کو ہوا	اس سفر سے اور آفت میں پڑا	با هزاران حزم خواجه مات شد	زان سفر در معرض آفات شد
اعتماد اسکو قیام اپنے پہ تھا	گرچہ کوہ تھا سیل آدھا لیگیا	اعتمادش بر ثبات خویش بود	گرچه که بد نیم سیلش در ربود
جب قضا سر چرخ سے باہر کرے	بہرا اندھا جملہ عاقل کو کرے	چون قضا بیرون کند از چرخ سر	عاقلان گردند جمله کور و کر
مچھلیاں باہر پڑیں بس بحر سے	مرغ اڑتا دام میں آخر پھنسے	ماهیان افتند از دریا برون	دام گیرد مرغ پران را زبون
تا پری اور دیو شیشہ میں پڑے	بلکہ ہاروت آگئے بابل میں کنوئیں	تا پری و دیو در شیشه شود	بلکه هاروتی به بابل در رود
اس سوا کہ بھاگا جو اندر قضا	خون اسکا نے نحوست نے کیا	جز کسی کاندر قضا اندر گریخت	خون او را هیچ ترکی نریخت
اس سوا کہ بھاگے تو اندر قضا	کوئی حیلہ تجکو نے کرے رہا	غیر آنکه در گریزی در قضا	هیچ حیله ندهدت از وی رها

قصۂ اصحاب ضروان اور حیلہ کرنا انکا کہ بغیر زحمت کے درویشوں کو بہار باغوں کی ندیں

قصهٔ اصحاب ضروان و حیله کردن ایشان تا بی زحمت فقیران باغها را اقتطاف کنند

قصۂ اصحاب ضروان جو پڑھا	کیسے پھر حیلہ جوئی میں پڑا	قصهٔ اصحاب ضروان خوانده‌ای	پس چرا در حیله جویی مانده‌ای
چند کژدم نیش حیلہ مار سے	چھینوں روزی تاکہ چند درویش کی	حیله می‌کردند کژدم نیش چند	که برند از روزی درویش چند
رات بھر کرتے تھے باہم فکر و مکر	اور سرگوشی وہ کرتے عمرو و بکر	شب همه شب می‌سگالیدند مکر	روی در رو کرده چندین عمرو و بکر
خفیہ کرلیتے تھے وہ باتیں چھپا	تا نہ آگہ ہووے احوال کا خدا	خفیه می‌گفتند سرها آن بدان	تا نباید که خدا دریابد آن

۲۳

زشتکاری می کند پنهان فصل	پا گل اندر پیشه اش گرگا لیده گل	زشتکاری میں ہے پنہاں تو کرے	تو گل آلودہ گل اندیش ہے
آن نمی بیند که صد فوج الخلق	کیف یاتی العلم هو آکل من خلق	ان کی ... کہ صد فوج ام خلق	کیف یاتی العلم ہو آکل من خلق
من بیا بین این مثنوی قد غدا	کیف یفقه کن عن طیبین قد غدا	من بیا بین این مثنوی ...	کیف یفقه ... عن طیبین قد غدا
قد تولاه و اسقی صعدا	انما قد صار مبطلا او صعدا	قد تولاه و اسقی ...	انما قد صار مبطلا او ...
آن سگالن جاهل از جهل ...	نغمه می کرد و ما سر ابا ز خدا	...	...
کو سفر کرد و چون شد وی او جدا	گوش کن اکنون حدیث خواجه را	کا گاؤں کو وہ گیا پانی جدا	... خواجہ کی ...
اشتیاق بهر آن غمناک کن	گوش کن اکنون ز غفلت پاک کن	...	...
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

روان شدن خواجه بسوی ده بهانه | روانہ ہونا خواجہ کا طرف گاؤں کے واسطے ملاقات کے

اہل فرزندوں نے تیاری کری — عزم کے بیل پر جو خرجی کسی
اہل فرزندان سفر را ساختند — رخت را بر گاو عزم انداختند

خوش وخرم گانون کی جانب چلے — کہ ثمر کھاوینگے ہم اس گانون سے
شادمانان و شتابان سوی دہ — کہ بری خوردیم از دہ مژدہ دہ

مقصد اپنے کی چراگاہ خوب ہے — یار اپنا بھی اس جا ہے بھلے
مقصد ما را چراگاہ خوش است — یار ما آنجا کریم و دلکش است

سو تمنا سے بلایا ہمکو ہے — اور کئی نعمت ہمارے واسطے
با ہزاران آرزو مان خواندہ است — بہر ما غرس کرم بنشاندہ است

لیں ذخیرہ موسم سرما کے لئے — شہر کو ہم اس سے واپس آئینگے
ما ذخیرہ دہ زمستان دراز — از بر او سوی شہر آریم باز

بلکہ ہمکو باغ بخشش کرے — جان اپنی میں جگہ وہ ہمکو دے
بلکہ باغ ایثار راہ ما کند — در میان جان خودمان جا کند

جلدی کرو اصحابنا کہ تم بچو — کہتی عقل اندر سے تھی لا تفرحوا
عجلوا اصحابنا کی تربحوا — عقل می‌گفت از درون لا تفرحوا

من رباح اللہ کونوا رابحین — ان ربی لا یحب الفرحین
من رباح اللہ کونوا رابحین — ان ربی لا یحب الفرحین

افرحوا ہونا بما آتاکم — کل آت مشغل الہاکم
افرحوا ہونا بما آتاکم — کل آت مشغل الہاکم

خوش ہوا اس سے اور نہ ہو تو غیر سے — وہ بہار ایک ہے غیر ان میں غیر کے
شاد از وی شو مشو از غیر وی — او بہار است و دگرہا ماہ دی

غیر اسکا سمجھو ہے استدراج ہے — گرچہ تجکو تخت و ملک و تاج ہے
ہر چہ غیر اوست استدراج تست — گرچہ تخت و ملک تست و تاج تست

خوش ہو غم سے غم ہے وہ دام لقا — اندر اس رہ کے ہے پستی ارتقا
شاد از غم شو کہ غم دام لقاست — اندرین رہ سوی پستی ارتقاست

غم ہے گنج اور تیرا رنج اک کان ہے — کب اثر اطفال کے اندر کرے
غم یکی گنجیست و رنج تو چو کان — لیک کی در گیرد این در کودکان

نام بازی کا جو لڑکے سنتے ہیں — دوڑتے سب گدھے کے آگے ہیں
کودکان چون نام بازی بشنوند — جملہ با خر گور ہم تک می‌شوند

گدھے اندھے ادھر کو دام ہیں — اس طرف کمینگاہ خونخوار ہیں
ای خران کور این سو دامہاست — در کمین این سو صبح خون آشامہاست

تیر تو سب آگئے لیکن کمان — ہو گئی آنکھوں سے مردم کے نہان
تیرہا پران شدہ لیکن کمان — گشتہ پنہان از دو چشم مردمان

ہیں کمان پوشیدہ تیر آشکار — تیر پیری کے جوانی پر پڑے
تیرہا پران کمان پنہان ز غیب — بر جوانی می‌رسد صد تیر شیب

دل کے صحرا میں قدم کو تم رکھو — کہ کشادہ گل کے صحرا میں نہ ہو
گام در صحرای دل باید نہاد — زانکہ در صحرا گل نبود گشاد

امن آباد دل ہے اے جوانان — قلعہ محکم جا ہے امن وامان
ایمن آبادست دل ای مردمان — حصن محکم موضع امن و امان

باغ خرم باہرا و دوستان — جاری چشمے بوستان در بوستان
گلشن خرم بکام دوستان — چشمہا و گلستان در گلستان

عج الی القلب و سر یا ساریہ — فیہ اشجار و عیون جاریہ
عج الی القلب و سر یا ساریہ — فیہ اشجار و عیون جاریہ

وہ نہ جا وہ مرد کو احمق کرے — عقل کو بے نور و بے رونق کرے
دہ مرو دہ مرد را احمق کند — عقل را بی نور و بی رونق کند

خواجہ جانے گانون روزی دے ہمیں — یہ نہ جانے روزی دینے والا ہے
خواجہ پندارد کہ روزی دہ دہد — این نمیداند کہ روزی دہ دہد

قول پیغمبر کا ہے یارو سنو — عقل مدفن گانون میں ہے سو
قول پیغمبر شنو ای مجتبی — گور عقل آمد وطن در روستا

ایک دن گانون میں جو کوئی رہے — عقل اک مہینے تک بیجا اسکی رہے
ہر کہ روزی باشد اندر روستا — تا بماہی عقل او ناید بجا

[illegible]

ایک مہینہ تک آدمی احمق رہے / گانوئیں جز گھاس پھوس کھودا کیے
ایک مہینہ تک گانو میں جو کہ رہے / بس رہا نہ اُسکا گذر بے جہل سے
گانوں کیا ہے شیخ سے پہونچا ہوا / حجت و تقلید کا ہے مبتلا
شہر عقل کل کے آگے یہ حواس / چشم بستہ ہیں جون کولو کے پاس
چھوڑ اسکو صورت افسانہ لے / چھوڑ دُر دانہ کو گندم دانہ لے
گر نہیں موتی ملے گندم کو لے / اسطرف جا گر نہ اُس جا جا سکے
گرچہ ظاہر کج ہو ظاہر اُسکا لے / ظاہر آخر کار باطن کو جوے
ابتدا سے آدمی شکل رجال / بعد اُسکے جان ہو سیرت جمال
ابتدا سے میوہ بھی صورت رکھے / بعدہ لذت کہ وہ لذت رکھے
اولاً تیار خیمہ کرتے ہیں / ترک کو بعد اُسکے مہمان لاتے ہیں
خیمہ ہی صورت خیمہ ترک اس معنی کو / معنی ملاح اور صورت کشتی ہے
ایک دم اسکو خدا را کر رہا / تا ہلاوے گھنٹہ خواجہ کا گدھا

تا بماهی احمقی در وی بود / از حشیش ده جز اینها چه درود
وانکه ماهی باشد اندر روستا / روزگاری باشدش جهل و عمی
ده چه باشد شیخ واصل ناشده / دست در تقلید و حجت در زده
پیش شهر عقل کلی این حواس / چون خران چشم بسته در خراس
این رها کن صورت افسانه گیر / هل تو دُر را دانه و گندم دانه گیر
گر بدُر ره نیست هین بر می ستان / گر بدان ره نیست این سو رو بران
ظاهرش گیر ار چه ظاهر کژ بود / عاقبت ظاهر سوی باطن رود
اول هر آدمی خود صورتست / بعد از آن جان کو جمال سیرتست
اول هر میوه جز صورت کیست / بعد از آن لذت که معنی ویست
اولا خرگاه سازند و خرند / ترک را زان پس بمهمان آورند
صورتت خرگاه دان معنیت ترک / معنیت ملاح دان صورت چو فلک
بهر حق این را رها کن یک نفس / تا خر خواجه بجنباند جرس

جانا خواجہ و قوم اُسکی کا طرف گاؤں کے

رفتن خواجه و قومش بسوی ده

خواجہ اور فرزند سامان بیل پر / گاؤں کی جانب گئے سب لاد کر
سوئے صحرا خوش و خرم جاتے تھے / سافروا کی تغنموا کو پڑھتے تھے
کہ سفر سے بنتا ہے بادشاہ / بے سفر روشن ہو وے قرص ماہ
اور سفر سے پیادہ بن فرزین بنے / اور سفر سے بادشہ یوسف ہوئے
دن کو کرتے گرم تند خورشید کے / رات کو تارون پہ چلتے راہ تھے
آگے اُنکے راہ بری اچھی ہوئی / گاؤں کی عشرت سے رہ جنت بنی
تلخ شیریں لب سے خوش ہوتا ہے / خار جون گلشن سے دلکش ہوتا ہے
یار سے حنظل بھی ہو خرما سے سوا / صحرا ہمخانہ سے خانہ ہو والا
اے بہت نازک بدن و نازنین / ہیں امید گلبدن پر خار چین
اے بہت حمال ہیں پشت دوتا / لاغریان کی بلا سے پر جفا
کرتے ہیں آہنگر جمال اپنا سیاہ / تا کہ رات آئے و چومے روے ماہ

خواجه و بچگان جهازی ساختند / بر ستوران جانب ده تاختند
شادمانه سوی صحرا راندند / سافروا کی تغنموا بر خواندند
کز سفرها ماه کیخسرو شود / بی سفرها ماه کی خسرو شود
از سفر بیدق شود فرزین راد / وز سفر یابید یوسف صد مراد
روز روی از آفتابی سوختند / شب ز اختر راه می آموختند
خوب گشته پیش ایشان راه زشت / از نشاط ده شده ره چون بهشت
تلخ از شیرین لبان خوش می شود / خار از گلزار دلکش می شود
حنظل از معشوق خرما می شود / خانه از همخانه صحرا می شود
ای بسا از نازنینان خارکش / بر امید گلعذاری ماه وش
ای بسا حمال گشته پشت ریش / از برای دلبر مه روی خویش
کرده آهنگر جمال خود سیاه / تا که شب آید ببوسد روی ماه

[illegible]

خواجه تاشند و دکان جا بپیچ ۔ زانکه صحرای وسیعش دست پیچ
شاہ نے تاکہ جو دکان پر تھے یکہ ۔ کیونکہ دلبر اسکے دل میں ہیچ تھے

تا جهت دریا و خشکی می‌دود ۔ آن پی مهر خانه شخصی می‌رود
خشکی و دریا میں سوداگر پھرے ۔ اہل خانہ کی محبت جو رکھے

هر کرا با مرده سودائی بود ۔ بر امید زنده سیمائی بود
ہر کوئی مردہ کو لیتا مول ہے ۔ زندگی اپنی وہ امید ہے لیے

آن دگر کرده آدمی دو چوب ۔ بر امید خدمت مه‌روی خوب
کرتا جو آہن حبیب کی نجا ہے ۔ خدمت محبوب کی امید لیے

بر امید زنده کن اجتهاد ۔ کو نگردد بعد روزی دو جماد
سعی کر زندہ کی تو امید لیے ۔ بعد دو دن کے نہ وہ مردہ بنے

مونسی مگزین خسی را از خسی ۔ عاریت باشد درو آن مونسی
مت کرے ناکس کو تو ہمنشین ۔ عاریت ہوتی ہے اسکی مونسی

انس تو با مادر و بابا کجاست ۔ گر بجز حق مونسانت را وفاست
پھر کہاں انس اب تیرا ماں باپ کا ۔ حق سوا مونس کو سمجھے کب وفا

انس تو با دایه و لالا چه شد ۔ گر کسی شاید بغیر حق عضد
انس لالا دائی کا کیا ہو گیا ۔ قوت بازو ہے حق سوا

انس تو با شیر و با پستان نماند ۔ نفرت تو از دبیرستان نماند
تجکو جب شیر و لپستان سے رہی ۔ تجکو نفرت نے دبستان سے رہی

آن شعاعی بود بر دیوارشان ۔ جانب خورشید وارفت آن نشان
وہ شعاع دیوار پر تھی انکی وہاں ۔ جانب خورشید پلٹا وہ نشان

بر هر آن چیزی که افتد آن شعاع ۔ تو بران هم عاشق آیی ای شجاع
وہ شعاع ہر چیز پر جو کہ پڑے ۔ اسکا تو عاشق ہوا ہر شیدا بنے

عشق تو بر هر چه آن موجود بود ۔ آن ز وصف حق زر اندود بود
عشق آیا تجکو جس موجود پہ ۔ وصف حق کا جوں طلع آ چڑھے

چون زری با اصل رفت و مس بماند ۔ از زری تو خویشتن مفلس بماند
زر گیا جو اصل کو تانبا گیا ۔ اپنے زر ہو گئے مفلس رہ گیا

طبع سیر آمد طلاق او بخواند ۔ پشت پا بر وی زد و از وی براند
ہو گئی طبیعت سیر آسکو کیا ۔ الفت یاری سے بردار ہو گئے

از زر اندوده صفاتش پا بکش ۔ از جهالت قلب را کم گوی خوش
چاہئے ہٹنا اسکے طلع وصف کو ۔ جہل سے کھوٹے کو مت اچھا کہو

کان خوشی در قلبها عاریتیست ۔ زیر زینت مایه بی‌زینتیست
اچھا پن کھوٹے کا ہے یہ عاریتی ۔ نیچے ہے زینت کے ہے بے زینتی

زر ز روی قلب در کان می‌رود ۔ سوی آن کان رو تو هم کان گهر
کھوٹے پر سے زر گیا ہے کان میں ۔ تو بھی جا وہ گر گیا ہے کان میں

نور از دیوار تا خور می‌رود ۔ تو بدان خور رو که در خور می‌رود
نور جاتا شمس ہیں دیوار سے ۔ جانا سوئی شمس بہتر ہے تجھے

زین سپس بستان تو آب از آسمان ۔ چون ندیدی تو وفا در ناودان
آسمان سے بہرہ لے آب کو ۔ با وفا پایا نہ پرنالہ کبھی جو

معدن دنبه نباشد دام گرگ ۔ کی شناسد معدن آن گرگ سترگ
معدن دنبہ نہ ہو وہ دام گرگ ۔ کب جگہ پہچانے وہ گرگ سترگ

زر گمان بردند بسته در گره ۔ می‌شتابیدند مغروران به ده
تھا گمان کہ زر گرہ میں بند تھا ۔ جاتے تھے مغرور گانوں کو چلا

همچنین خندان و رقصان می‌شدند ۔ سوی آن دولاب چرخی می‌زدند
ایسے ہی جاتے تھے ہنستے کھیلتے ۔ مثل دولاب سماعت چکر تھے

چون همی دیدند مرغی می‌پرید ۔ جانب ده صبر جامه می‌درید
جانور اڑتے ہوئے جو کہ دیکھے ۔ گانوں کی جانب تو بس بے صبر تھے

هر کسی کز سوی ده می‌آمدی ۔ گوییا روح روان می‌پرورید
گانوں کی جانب سے جو چلتی ہوا ۔ اڑتی تھی روح رواں بن جا گویا

هر کی آمد ز ده او سوی او ۔ بوسه میداد خوش بر روی او
گانوں سے آتا جو انکے پاس تھا ۔ چومتے خوش ہو کے اسکے دست و پا

[illegible]

کہ ہمارا یار تو نے دیکھا ہے	جان کی جان کا ہماری دیدہ ہے	کہ تو دوست یار ما را دیدہ	پس تو جان جان ما را دیدہ

قصہ تعظیم کرنا مجنوں کا اس کتے کی کہ مقیم گلی لیلی کا تھا		قصہ نواختن مجنون آن سگ را کہ مقیم کوی لیلی بود	
تھا مجنوں کو وہ سگ کو چومتا	کرتا تعظیم اور خود کو مٹتا	ہمچو مجنون کو سگے را می نواخت	بوسہ اش میداد و پیشش میگداخت
گرد اسکے عجز سے کرتا طواف	مثل حاجی گرد کعبہ بے گزاف	گرد او میگشت خاضع در طواف	ہمچو حاجی گرد کعبہ بی گزاف
اسکے سر اور پانوں کو بھی چومتا	بھی جلاب شکر کا دیتا تھا	ہم سر و پایش ہمی بوسید ناف	ہم جلاب شکرش میداد صاف
بولا گستاخ کہ مجنون خام	مکر یہ کیا ہو کہ کرتا ہے مدام	بوالفضولی گفت کای مجنون خام	این چہ شید است اینکہ می آری مدام
سگ کا منہ کھاتا پلیدی کو مدام	چاٹتا اپنی ہے مقعد کو مدام	پوز سگ دائم پلیدی می خورد	مقعد خود را بلب می استرد
عیب دانہ سگ کے کہتا تھا	عیب ہیں سگ کے عیب جو ان کو جانتا	عیبہای سگ بسی او می شمرد	عیب دان از غیب دان بویی نبرد
بولا مجنوں تو تو اک کل جسم ہے	اندر آ تو دیکھ میری آنکھ سے	گفت مجنون تو ہمہ نقشی و تن	اندر آ و بنگرش از چشم من
طلسم رب ہے بندہ مولی کا	یہ محافظ کوچہ لیلی کا ہے	کین طلسم بستہ مولی است این	پاسبان کوچہ لیلی است این
ہوش و ہمت جان دل دیکھ اسکا تو	اپنا مسکن کر لیا کس جا کو	ہمتش بین و دل و جان و شناخت	کو کجا بگزید و مسکن گاہ ساخت
وہ سگ فرخ ہے میرے کہف کا	بلکہ ہم درد و الم ہے وہ مرا	او سگ فرخ رخ کہف منست	بلکہ او ہمدرد و ہملہف منست
اسکے کوچہ میں وہ سگ رہتا جو ہے	خاک پا بہتر ہے اسکی شیر سے	آن سگی کہ گشت در کویش مقیم	خاک پایش بہ ز شیران عظیم
اسکے کوچہ میں وہ سگ رہتا ہو جو	ایک بال اسکا میں کب دوں شیر کو	آن سگی کو باشد اندر کوی او	من بشیران کی دہم یک موی او
شیر ہیں جو اسکے کتوں کے غلام	کہنا ممکن ہے نہ پس اے والسلام	ای کہ شیران مر سگانش را غلام	گفت امکان نیست خامش والسلام
گر کم از صورت سے گزرو دوستان	ہے بہشت اور بوستان بر بوستان	گر ز صورت بگذرید ای دوستان	جنت است و گلستان در گلستان
توڑ دی اپنی صورت اور جو آکر کی	گل کی صورت توڑ لی بس کلی	صورت خود چون شکستی سوختی	صورت کل را شکست آموختی
بعد اسکے توڑ دے ہر صورت کو تو	جوں علی توڑے در خیبر کو تو	بعد از آن ہر صورتی را بشکنی	ہمچو حیدر باب خیبر برکنی
تھا یہ خیبری عاشق صورت ہوا	گاؤں کو اس دہ کے کہنے پہ چلا	سغبہ صورت شد آن خواجہ سلیم	کہ بدہ می شد بگفتار سقیم
جانب ایں دام تملق کے روان	جیسے مرغ اک سوے دانہ امتحان	سوی دام آن تملق شادمان	ہمچو مرغی سوی دانہ امتحان
مرغ حرص بہ کرم سے جانا تھا	دام سے دانہ کو یہ اپنا پھنسا	از کرم دانستہ آن مرغ حریص	دانہ را با دام لیکن شد محیص
دانہ وہ بخشش سے جانا مرغ نے	غایت حرص ہے وہ ہو جو روشے	از کرم دانست مرغ آن دانہ را	غایت حرص است نہ جود آن عطا
مرغ جو خوش طمع میں دانہ سے تھا	وہ طرف اس مکر کے دوڑا اور اڑا	مرغکان در طمع دانہ شادمان	سوی آن تزویر پران و دوان
گر خوشی سے خواجہ کی آگاہ کروں	دیر ہے [illegible] سالک [illegible]	گر ز شادی خواجہ آگاہت کنم	ترسم ای رہرو کہ بیگاہت کنم

[illegible]

[illegible]

مختصر کرتا ہوں قصہ گاؤں کا
ایک تھا گاؤں کا ...
[illegible]

خود وہ ... گاؤں تھا اور تھا ...
کیونکہ گاؤں کی ...
[illegible]

مختصر کردم چو آمد ده چه پند
قریہ ہی ... ده ... می تافتند
[illegible]

خود ... دیگر
تا کہ ... تافتند
[illegible]

پہنچنا خواجہ و قوم اسکی ساتھ اسکے گاؤں سے اور ...

رسیدن خواجه و قوم او ... دہ ...

[illegible]

دیکھو ... کو ... جو
[illegible]

کرتا ہے ...
[illegible]

... روستائی ...
[illegible]

... چون ... درافتاد ...
[illegible]

[illegible]

[illegible]

شیر دیا اسکے لیے پانچ روز | شب کو سحری وتک تھا جو خورشید نیم
پرورش دادند ایشان پنج روز | شیر بد با روز خود خورشید سوز

نے تھا غفلت اور خبری سے بھرا | بلکہ تھا وہ پیدا سری سے بھرا
نے ز غفلت بود یا از بی خبری | بلکہ بود از اضطرار دلبری

بیقراری سے یہی پیچ تھا بیک | شیر کیا نا ہو کرے قرار ایک
با الیمان بستہ میکان آن اضطرار | شیر هر داری خورد از هیچ زار

دیکھ بیٹے کو اور کیا اسکو سلام | کہ فلان تھے ان کا دسے میرا ہی نام
اوی دیدش همی گفتش سلام | گر فلان هم مرا ابن است نام

بولا بیٹا کیا دیا اوتر ہو کون | یا پلیدی یا تو پاکی کو رکھے
گفت با شد من چه ام تو کیستی | با پلیدی یا قرین پاکی

صبح ہو ہر کی شان و الے پہچان | کچھ نہیں ... سے آشنا ہیں
وا ہم روز و شب اندر صبح | هیچ گوید ... پروا سے نمو

نے خود ہی ... خبر | نے سرمو اپنی ہستی سے اثر
از خودی خود ندارم هیچ خبر | نیست آن ... سرمو اثر

بے خبر ... ہوش ... | جان ... میں ... خدا
هوش ... از غیر حق آگاه نیست | در دل ... جز الله

بولا ... | ... ایک ...
گفت ... با قیامت ... | تا ... من ...

شیخ ... | کہا ... جوان ... نام
شیخ ... | ... خوان ...

... دل ... | کل ... الا ...
... آن ... | کل ... الا ...

... احسان ... | ... احسان ...
... احسان ... | ... احسان ...

... خلق | ... خلق
... خلق | ...

وہ ... | ... نام ...
از ... | ... نام ...

پانچویں ... | ... حیران تھا
... گفت | ...

[illegible]

... آیا پاس ... | بولا آخر کیا ... جان ...
جان ... | گفت آخر ... جان ...

بولا ... | وہ ... تھا
گفت من ... | ... کردم ...

پانچ سال پانچ دن ... | جان کو ...
پنج سال پنج ... آن پنج روز | جان ...

اپنے ... | بھاری ...
... | ...

بے ... | جان ... تھی
... | ...

ہیں ... بلا ... | گر یقین ...
هر ... بلا ... | این ...

بولا ... | گر ... حلال
گفت ... | گر ...

آج ... | تا قیامت ...
... | تا ...

بولا ... | کر ... گرگ ...
گفت ... | هست ... گرگ ...

[illegible]

در کشش چون تیر و کمان از بهر گرگ | تا زند چون آید آن گرگ سترگ
گر تو آن خدمت کنی جان آن تست | ورنه جای دیگری فرمای چست
گفت صد خدمت کنم تو چاره ده | وان کمان و تیر در کفم بنه
من نخسپم حارسی زر کنم | گر برآرد گرگ سر تیرش زنم
بهر حق مگذارم چون شب آمد دل | آب یاران بر سر و در زیر گل
گوشه خالی شد و او با خیال | رفت آنجا بی تنگی بی مجال
چون بلاغ همه گرگ شب سواد | از نهیب ... اندر کنج غار
شب همه شب چو گرگ با کلی خیرا | این سزا را سر ... با ضرار
این سزا آنکه شد یار خسان | یا کسی کرد او بر اسپ ناکسان
این سزا آنکه اندر ... خام | تو که گویی ... بی فتح کرام
خاک پاکان لیس و دیوار شان | بهتر از عام و زر و گلزار شان
بنده یک مرد روشن دل شوی | به که بر فرق سر شاهان روی
از ملوک خاک جز بانگ دهل | تو نخواهی یافت ای ... سبل
شهریان خود رهزنان نسبت بروح | روستائی کیست گیج و بی فتوح
این سزا آنکه بی تدبیر عقل | بانگ غولی آمدش بگزید نقل
چون پشیمانی ز دل شد با شفا | زان پس ... ندارد ... سزا
چون پشیمان گشت زد دل چه کند | بعد از آن ... ندارد آه سود
آن کمان و تیر اندر دست او | گرگ را جویان همه شب سو بسو
گرگ خود بر وی مسلط چون شرر | گرگ جویان و ز گرگ او بی خبر
هر پشه هر مگس چون گرگ شده | اندر آن ویرانه شان زخمی زده
فرصت آن پشه نماندی هم ز جوش | از نهیب حمله گرگ خود
تا نیاید گرگ آسیبی زند | روستائی ... خواهد کند
آنچنان پشه ... | جان شان از زادگی ...
تا کمان انداختن گرگ ... | سر برآورد از فراز ...
تیر را بگشاد آن خواجه ... | زد برو ... نا افتاد ...

گرگ کی خاطر لیے تیر و کمان | تاکہ مارے گرگ جو آئے وہاں
گر تو وہ خدمت کرے جان تیری | ورنہ جلدی کسی دوسری جگہ جا
بولا سو خدمت کروں تو چارہ دے | وہ کمان تیر تو لا مجکو دے
میں نہ سوؤں حفاظت میں لگوں | سر نکالے گرگ مارون تیر سے
بہر حق ... | پھر کہیں آب یاران ...
تھا مکان خالی گیا وہ ... | پھر جگہ تنگ ... اور ...
... | ...
... | ...
... | یا کسی ناکس کا حامی ...
... | ...
خاک پاکان ... | ...
در ... | ...
شاہ خاک ... | ...
شہری ... | کیا ... دہقان ...
... | ...
... | بعد ... کیا فائدہ اقرار سے
... | آہ کرنا ... بے فائدہ
... کمان و تیر تھا | ڈھونڈتا تھا گرگ ...
گرگ ... | ڈھونڈتا ... اور گرگ سے ...
... | اس کا ... میں ...
... | ...
... | ...
... | ...
... | ...
... | ...

[illegible]

بااو ریکا کوئی نکلا جو گیا
چمچا دہقانی کہ راستے پایا لیا

[illegible]
بولا نے چون سیرین بر کسر تب

[illegible]
عشق کی گرما کی دیتی ہے پتا

[illegible]
چاٹا تھا جون سیب باوہ آپ

[illegible]
جو چھپو پیدا نہ ہنگام فغیر

[illegible]
رات کو کہتا تھا ان پر جان

[illegible]
صبح دیدہ کر کوئی ...

[illegible]
جو نہ تار کی پیر ناطلی کہ ...

[illegible]

اندر افتادن تسبیح ... اندر ... آن

[illegible]

[illegible]

دعویٰ فقر و بیخودی کا تو کرے — عاشقان حق کی باتیں ہو کرے
کہ زمیں کو میں نہ جانوں چرخ سے — امتحان تیرا کیا غیرت نے ہے
گو نہ تھی سمجھے نے رسوائی کری — کردی ثابت نیستی ہستی تری
ایسا رسوا کرتا ہے حق مکر کو — اور پکڑ لے صید کو بھاگا ہو جو
سیکڑوں ہیں امتحان ہر دو جہاں — جو کہے کہ شہ کا ہیں دربان ہو
گر نہ جانیں عام اسکا امتحان — پختگیں لیں عارفاں رہ اس کا نشاں
درزی پن کا جو کوئی دعویٰ کرے — آگے اس کے شاہ اطلس ڈالدے
کہ قطع کر اک چغہ اسکا بڑا — امتحان کو نہیں اک سے جھگڑا
امتحان ہوتا نہیں ہر بد کا جو — ہر مخنث بنتا رستم جنگجو
خود مخنث اک زرہ پہنے اگر — زخم خود دیکھے تو بھاگے سر بسر
مست حق کو ہوش بادہ سر دو — مست حق چونکہ نہ نفخ صور
بادہ بھی حق کی ہے بیخودی نہیں — تو نے بس کھایا دہی کا ہی نہیں
خود کو کرتا ہے جنید و بایزید — جا نہیں جانوں تبر سے میں کلید
تو ہے منکر بد عقیدہ حرص جو — مکر پوشیدہ کرے مکار تو
آپ کو منصور حلاجی کرے — روئی میں یاروں کی آگ ہے جو
نے عمر سے بولہب میں جانتا — گو نہ تجھ کو شب میں جانتا
ای گدھے یہ تجھ سے خر باور کرے — خود کو تو تیرے لیے اندھا کرے
سالکوں سے جان خود کو کم سوا — رہزنوں کا یار ہے تو گوش کھا
عقل کی جانب تو جا اڑ کر ہے — آسمان پر کب مجازی پر اڑے
حق کا عاشق آپ کو کرتا ہے تو — عشق کالے دیو کا رکھتا ہے تو
حشر کے دن عاشق و معشوق کو — دو بدو باندھیں لائیں روبرو
بیخودی میں تو نے خود کو ڈالا ہے — خون رز کیا خون ہمارا کیا پیا ہے
جا نہیں پہچانتا تجھکو نہ رہ — عاشق بیخود ہوں میں بہلول وہ
قرب حق ہے تیرا تجھکو وہم ہے — کہ نہ صانع ہے جدا مصنوع سے
تو نہیں کہتا کہ قرب اولیا — سو کرامت رکھے از فضل خدا

لاف درویشی زنی و بیخودی — های و هوی عاشقان گه دمی
که زمین را من ندانم ز آسمان — امتحانت کرد غیرت امتحان
بازکرد چنین رسوات کرد — هستی نفی ترا اثبات کرد
اینچنین رسوا کند حق شید را — اینچنین گیرد رمیده صید را
صد هزاران امتحانست ای پدر — هر که گوید من شدم سرهنگ در
گر نداند عامه او را ز امتحان — پختگان راه جویندش نشان
چون کند دعوی خیاطی خسی — افکند در پیش او شه اطلسی
که ببر این را بغلطاق فراخ — ز امتحان پیدا شود او را دو شاخ
گر نبودی امتحان هر بدی — هر مخنث در وغا رستم بدی
خود مخنث را زره پوشیده گیر — چون ببیند زخم گردد او اسیر
مست حق هشیار گردد از دهل — مست حق ناید بخود از نفخ صور
باده حق راست باشد نی دروغ — دوغ خوردی دوغ خوردی دوغ دوغ
ساختی خود را جنید و بایزید — رو که نشناسم تبر را از کلید
بدرگی و منبلی و حرص و آز — چون کنی پنهان بشیدای و بساز
خویش را منصور حلاجی کنی — آتشی در پنبه یاران زنی
که نمی‌دانم عمر از بولهب — بادزیر کرده نشناسم نیم شب
ای خری کاین از تو خر باور کند — خویش را بهر تو کور و کر کند
خویش را از رهروان کمتر شمر — تو حریف رهزنانی گوش خر
بار پر از شید وسوی قتل تاز — که پرد بر آسمان پر مجاز
خویشتن را عاشق حق ساختی — عشق با دیو سیاهی باختی
عاشق و معشوق را در رستخیز — دو بدو بندند و پیش آرند تیز
تو چه خود را گیج و بیخود کرده ای — خون رز کو خون ما را خورده
رو که نشناسم ترا از من بجه — عاشق بیهوشم و بهلول ده
تو تو هم گوی از قرب حق — که طبق گردد ز نفخ طبق
آن نمی‌بینی که قرب اولیا — صد کرامت دارد و کار و کیا

لوہا ہوتا موم ہے داؤد سے / موم تیرے ہاتھ میں لوہا ہے
قرب خلق و رزق سب پر عام ہے / قرب حق عشق ہوا خاص ہے
قرب ہوتا ہے کئی اقسام پے / کوہ و زر پر ہے تو خورشید ہے
قرب ہے زر سے ہی جو خورشید کو / اس سے آگاہی نہ ہو کچھ بید کو
شاخ خشک و تر ہے قرب آفتاب / رکھتا کب خورشید دونوں سے حجاب
قرب ہے اس شاخ تر کی ہو کہاں / کہ تو لے پختہ ثمر اس سے عیاں
شاخ سوکھی قرب خورشید سے / سوکھنے کے بس سوا کیا اس کو
ایسا تو مت مست ہو اے دل چلے / عقل آئے ہو پشیمانی تجھے
بلکہ ان مستوں سے جو پیتے ہیں مے / عقل پختہ حسرت و افسوس لے
سامنے تو جوں بلی ہے بکڑے موش پیر / بکڑے شیر اس مے سے تب ہو شیر گیر
لے نہ کچھ کیا یا خیال خام سے / مثل مستان حقائق ست ...
مست ... سا گرتا ادھر ہے اور ادھر / گر ادھر کو تو نہیں ہے جا ادھر
تو ادھر گر راہ پائے بعد ازاں / گہ ادھر اور گہ ادھر سر پھیر تو
کل ادھر ہے ست ادھر کی بات کر / موت گر نے جان کو مت مات کر
جو خضر جان کہ اجل سے نہ ڈرے / خلق کو نہ جانے لائق اس سے
تشنہ کو ذوق وہم سے تو خوش کرے / دم ہوا ہے مشک کو تو خود بھرے
اس ہوا کو سوئی اک خالی کرے / اس تنا سے تو غافل ...
کوزہ سردی میں جمائی برف سے / ... جب کہ پائیں ...

آهن ار داؤد مومی می‌شود / موم در دستت چو آهن می‌شود
قرب خلق و رزق بر جمله است عام / قرب وحی عشق دارند این کرام
قرب بر انواع باشد ای پدر / می‌زند خورشید بر کهسار و زر
لیک قربی هست با زر شید را / که از آن آگه نباشد بید را
شاخ خشک و تر قریب آفتاب / آفتاب از هر دو کی دارد حجاب
لیک کو آن قربت شاخ طری / که ثمار پخته از وی می‌بری
شاخ خشک از قربت آن آفتاب / غیر زوتر خشک گشتن گو بیاب
آنچنان مستی مباش ای بی‌خرد / که بعقل آید پشیمانی خورد
بلکه ز ان مستان که چون می می‌خورند / عقلهای پخته حسرت می‌برند
ای گرفته همچو گربه موش پیر / گر از آن می شیرگیری شیرگیر
ای بخورده از خیال جام هیچ / همچو مستان حقایق بر بسیچ
می‌فتی این سو و آن سو مست‌وار / ای تو این سو نیستی آن سو گذار
گر بدان سو راه یابی بعد از آن / گه بدین سو گه بدان سو سرفشان
جمله این سوی از آن سو گپ مزن / چون نداری مرگ هرزه جان مکن
آن خضر جان کز اجل نهراسد او / شاید از مخلوق را نشناسد او
کام از ذوق توهم خوش کنی / در دمی در خیک خود پرش کنی
پس بیک سوزن تهی گردی ز باد / اینچنین فربه تن عاقل مباد
کوزه‌ها سازی ز برف اندر شتا / کی کند چون آب بیند او وفا

گرنا گیدڑ کا رنگ کے خم میں اور رنگین ہونا اس کا اور دعویٰ کرنا طاؤس ہونے کا اور گیدڑوں میں

افتادن شغال در خم رنگ و رنگین شدن و دعوی طاوسی نمودن در میان شغالان دیگر

رنگ کے خم میں جا اک گیدڑ گرا / اور گھڑی بھر اس خم میں رہا
پس نکلا اس کا تن رنگین ہوا / کہ میں اک طاؤس علیین ہوا
اس کے رنگین بال کو رونق ملی / دھوپ سے رنگت چمکنے بس لگی
خود کو دیکھا نیلا پیلا اور ہرا / گیدڑوں پر آپ کو ظاہر کیا
بولے سب گیدڑ ترا کیا حال ہے / کہ خوشی تجھ میں بھری فی الحال ہے

آن شغالی رفت اندر خم رنگ / اندر آن خم کرد یک ساعت درنگ
پس برآمد پوستش رنگین شده / که منم طاؤس علیین شده
پشم رنگین رونق خوش یافته / آفتاب آن رنگها بر تافته
دید خود را سرخ و سبز و بور و زرد / خویشتن را بر شغالان عرضه کرد
جمله گفتند ای شغالک حال چیست / که ترا در سر نشاطی ملتوی ست

از نشاط از ما کرانه کرده‌ای | این نه بس کز ما کجا آورده‌ای
یک شه زالی بپیش شاه ای فلان | شید کردی تا شدی از خوشدلان
شید کردی تا به منبر برشدی | تا ز لاف این خلق را رهبر شدی
پس بگو شیدی ندیدی گر شدی | پس نشد آورده‌ای شهری شدی
صدق دیگر می‌خورد شهوا اولیا | بازمی شهری پناه هر دغاست
کالتفات خلق سوی خود کشند | که خوشیم و از درون بس ناخوشند

اور خوشی سے تو جدا ہے ہوا | یہ تکبر تو نے سیکھا کس جگہ سے بھلا
آن سے اک کید بنے تیرے یہ کیا | کہ کیا ہے مکر خوش دل ہوا
مکر سے منبر پہ پہنچا تا کہ میں | خلق کو شیخی سے اور جس ...
جوش میں تو ہو کہ کیوں گری ... | مکر سے مکر تا ہو تو بے شرمی اب
صادق و گیرتی ... اولیا | اور بے شرمی پناہ ہر دغا
کا التفات ... اپنی سو | کہ ہوں خوش نا خوش کہو دل جان کو

چرب کردن مرد لافی لب و سبلت خود را هر بامداد به پوست دنبه و بیرون آمدن میان حریفان که چنین و چنان خورده‌ام

سو شیخی باز ایک آدمی کا ہر صبح پوست دنبہ سے ... اور باہر آکر کہنا یاروں میں کہ میں نے عمدہ کھانا کھایا ہے

پوست دنبه یافت شخصی مستهان | هر صباح او چرب کردی سبلتان
در میان منعمان رفتی که من | لوت چربی خورده‌ام در انجمن
دست بر سبلت نهادی در نوید | رمز یعنی سوی سبلت بنگرید
کاین گواه صدق گفتار منست | وین نشان چرب و شیرین خوردنست
اشکمش گفتی جواب بی‌طنین | که اباد الله کید الکاذبین
لاف تو ما را بر آتش برنهاد | کان سبال چرب تو برکنده باد
گر نبودی لاف زشتت ای گدا | یک کریمی رحم افکندی به ما
ور نمودی عیب کم خوردی جفا | هم بدی چاره‌ای یک آشنا
راست گفتی ور کژی کم باختی | یک طبیبی دارویت? ساختی
گفت حق که کژ مجنبان گوش و دم | ینفعن الصادقین صدقهم
گفت اندر کژ مخسپ ای محتلم | آنچه داری وانما فاستقم
ور نگویی عیب خود باری خمش | از نمایش وز دغل خود را مکش
بر سبال چرب خود تکیه مکن | زانکه گیرد بر دهد بی‌سخن
گر تو نقدی یافتی مگشا دهان | هست در ره سنگهای امتحان
سنگها و امتحان را نیز پیش | امتحانها هست در احوال خویش
گفت یزدان از ولادت تا به حین | یفتنون فی کل عام مرتین

پوست دنبہ کا ملا ایک مرد کو | مونچھ کو چکنا ہر صبح کرتا تھا وہ
منعموں کے درمیان جاتا کہ میں | چرب کھانا کھا ہوں میں بزم میں
پھر مونچھوں پہ ہاتھ رکھ کے اشارہ | یہ غرض کہ دیکھو سبلت تم مونچھ کو
راست گوئی کی ہے میری یہ گواہ | چرب و شیریں کھانے کا ہے یہ پتا
پیٹ اسکو دیتا جواب بے یقین | اباد الله کید الکاذبین
تیری شیخی سے جلا میں مجھکو جو | تیری چکنی مونچھ اکھڑی ہو جو
تیری شیخی بد نہ ہوتی اے گدا | رحم کرتا اک سخی مجھ پر بھلا
گر دکھاتا عیب و کم کرتا جفا | کرتا چارہ تیری اک آشنا
بولتا تو سچ اور کرتا تو کم | اک طبیب اپنی دوا کرتا اتم
بولا حق کہ ٹیڑھا مت کر گوش و دم | ینفعن الصادقین صدقهم
اے پلید مت غار میں چھپ یا ... | فاستقم اور کر تو ظاہر جو کہ ہے
گر نہ کہ تو عیب اپنا چپ رہو | مکر و آرایش سے مت مار اپنے کو
اپنی چکنی مونچھ پہ بے تکیہ نہ کر | کیونکہ پکڑ لیگی وہ نہ تھا جو
نقد گر پایا ہے مت کھول زبان | راہ میں اکثر ہیں سنگ امتحان
امتحان کے سنگ کو بھی امتحان | پیش ہیں احوال میں بیان
بولا حق تا زندگی ہر ... | یفتنون فی کل عام مرتین

[illegible]

امتحان پر امتحان ہے جان لو | امتحان تھوڑے پہ ہو راضی نہو
امتحان سے بس قضا کے تم ڈرو | اور رسوائی کو تم بے غم نہو

امتحان بر امتحان است ای پسر | هین بکمتر امتحان خود را مخر
ز امتحانات قضا ایمن مباش | ان ز رسوائی تبری خواجه تاش

بے غم ہونا بلعم باعور کا امتحان حضرت عزت سے اور کر لیا اور وہ اسی باعث سے رو سیاہ ہوا

ایمن بودن بلعم باعور که امتحان کرد حضرت عزت او را و از انها رو سیاه آمد

بلعم باعور و ابلیس لعین | رد ہوئے با امتحان آخرین
کیونکہ بے غم تھے وہ مکر اللہ سے | کبھی رہے امتحان سے [illegible]
آخر انکا حال سب رسوا ہوا | گر سنا ہوئے تو انکا ماجرا
وہ جو پنہاں کرتا ہے ظاہر تو کر | تن جلا اے رب تو رسوا اسکو کر
دعوی کرکے چاہتا دولت ہے وہ | معدہ نفرین کرتا اسکی مونچھ کو
تن کے اجزا دشمن اسکے ہیں سب | وہ کہ ہے لاف بہار انکو خزان
لاف رد کرتا کرم اور جود ہے | شاخ رحمت کو وہ [illegible]
پیٹ اوسکی مونچھ کا دشمن ہوا | اور پوشیدہ کری اسنے دعا
لاف گو کو تو رسوا اے خدا | رحم خاصان کچھ پہونچے [illegible]
ہو دعا مقبول ہوئی اس پیٹ کی | سوزش حاجت ذکی [illegible] کری
بولا حق گر کافر و فاسق کرے | یاد مجھکو میں کروں مقبول ہے
راستی لا ورنہ تو یا خاموش کر | اس گھڑی رحمت کو دیکھ اور نوش کر
تو دعا کر سخت اور صبر یاد کر | تا چھڑا دے غول سے تجھکو [illegible]

بلعم باعور و ابلیس لعین | ز امتحان آخرین گشته مهین
زانکه بودند ایمن از مکر خدا | کامتحانها رفت اندر [illegible]
عاقبت رسوائی آن حال شان | هم شنیده باشی از احوال شان
کانچه پنهان میکند پیداش کن | سوختی ما را ای خدا رسواش کن
او بدعوی میل دولت میکند | معده اش نفرین سبلت میکند
جمله اجزای تنش خصمی اندر | کر بهار لاف ایشان [illegible]
لاف و دعوی او کرمها میکند | شاخ رحمت را ز بن بر میکند
این شکم خصم سبال او شده | دست پنهان در دعا اندر زده
کای خدا رسوا کن این لاف لئام | تا بجنبد سوی ما رحم کرام
مستجاب آمد دعای آن شکم | سوزش حاجت بزد بیرون علم
گفت حق گر فاسقی و اهل صنم | چون مرا خوانی اجابتها کنم
راستی پیش آر یا خاموش کن | وانگهان رحمت ببین و نوش کن
تو دعا را سخت گیر و شو شغول | عاقبت برهاندت از دست غول

لیجانا بلی کا پوست دنبہ کو اور رسوا ہونا پہلوان کا

بردن گربه پوست دنبه را و رسوا شدن پهلوان

پیٹ نے جو حق کو سونپا آپ کو | لیگئی دنبہ کا بلی پوست دو
دوڑے پیچھے پوست کے [illegible] | اسکی خفگی سے ڈرا وہ [illegible]
آیا محفل بیچ وہ لڑکا دوڑتا | اور رسوا مرد لافی کو کیا
بولا کہاں اب وہ جو ہر صبح کو | مونچھیں چکنی اپنی کرتا آپ تو
بلی ناگہ آئی اسکو لیگئی | پیچھے دوڑے ہیں وہ ہمکو ملی
لافی میں اور ذوق میں پہلوان | جو سنا قصہ ہوا وہ مردہ جان

چون شکم خود را بحضرت در سپرد | گربه آمد پوست دنبه را ببرد
از پی دنبه دویدند او گریخت | کودک اندر ترس تابش بگریخت
آمد اندر انجمن آن طفل خرد | آبروی مرد لافی را ببرد
گفت آن دنبه که هر صبح بدان | چرب میکردی لبان و سبلتان
گربه آمد ناگهانش در ربود | بس دویدیم و نکرد آن جهد سود
پهلوان در لاف گرم و [illegible] | چون شنید این قصه گشت از غم [illegible]

[illegible]

ہو گیا مخجل وہ پس منفعل
سر جھکایا اور ہوا چپ وہ خجل
پس تعجب سے ہنسے سب جابران
پھر انہیں رحم آگیا پھر وہاں
دعوتیں اسکی کرکے پیٹ اسکا بھرا
تخم رحم اسکی زمین میں بودیا
دیکھا جو خاصوں نے ذوق راستی
بے تکبر راستی حاصل کری
راستی کا پیشہ اپنا کر مدام
دونوں عالم میں ہو تو تا نیکنام

منفعل شد در میان انجمن
سر فرو برد و خمش شد از سخن
خندہ آمد جابران را از شگفت
رحمشان باز جنبیدن گرفت
دعوتش کردند و سیرش داشتند
تخم رحمت در زمینش کاشتند
او چو ذوق راستی دید از کرام
بے تکبر راستی را شد غلام
راستی را پیشۂ خود کن مدام
تا شوی در ہر دو عالم نیکنام

طاؤس ہونیکا دعوی کرنا اس گیدڑ کا جو رنگریز کے خم میں گر گیا تھا

دعوی طاؤسی کردن آن شغال کہ در خم صباغ افتاد

خفیہ اس رنگین گیدڑ نے کہا
کان میں اپنے ملامتگر کے آ
مجکو پیارے رنگ کو تو دیکھ لے
بت پرست اک بت نہ تجھ سا بسیار
چون گلستان رنگ خوش کیسا ہے یہ
مجکو سجدہ کر نہ سرکش تو ہے ہو
دیکھ کر و فر و آب و رنگ کو
فخر دنیا کر دین کہ مجکو لو
مظہر الطاف خدائی میں ہوا
لوح شرح کبریائی میں ہوا
گیدڑو مجکو نہ تم گیدڑ کہو
حسن میں ہے کب یہ گیدڑ کو سنو
آس جگہ آئے وہ گیدڑ سب کے جمع
جیسے پروانے ہوں گرد اگرد شمع
بولے سب کیا تجکو کہیں ای فخر
بولا طاؤس اب کہو جون مشتری
پس کہا سب نے کہ طاؤسان جان
جلوہ کرتے ہیں وہ اندر گلستان
ایسا تو جلوہ کرے بولا کہ لا
نہ گیا جنگل کہوں کیسے سنا
بانگ طاؤسوں کو جب بولا کہ لا
تو نہیں طاؤس خواجہ بوالعلا
خلعت طاؤس آئے چرخ سے
رنگ سے کب دعوی تجکو ہو سکے

آن شغال رنگ رنگ آمد نہفت
بر بناگوش ملامتگر بگفت
بنگر آخر در من و در رنگ من
یک صنم چون من ندارد خود شمن
چون گلستان گشتہ ام صد رنگ و خوش
مر مرا سجدہ کن از من سر مکش
کر و فر و آب و تاب و رنگ بین
فخر دنیا خوان مرا و رکن دین
مظہر الطاف خدائی گشتہ ام
لوح شرح کبریائی گشتہ ام
اے شغالان ہین مخوانیدم شغال
کے شغالی را بود چندین جمال
آن شغالان آمدند آنجا بجمع
ہمچو پروانہ بگرد اگرد شمع
پس بگفتندش چہ خوانیمت ہری
گفت طاؤس نر چون مشتری
پس بگفتندش کہ طاؤسان جان
جلوہ ہا دارند اندر گلستان
تو چنان جلوہ کنی گفتا کہ نے
بادیہ نا رفتہ چون گویم منے
بانگ طاؤسان کنی گفتا کہ لا
پس نہ طاؤسی خواجہ بوالعلا
خلعت طاؤس آید ز آسمان
کے رسی از رنگ و دعویہا بران

دعوی الوہیت کرنا فرعون کا اور تشبیہ دینا اسکو اس گیدڑ سے کہ دعوی طاؤس ہونیکا آگے گیدڑوں کے کرتا تھا

دعوی کردن فرعون الوہیت را و تشبیہ کردن او را بدان شغال کہ دعوی طاؤسی نزد شغالان مینمود

جیسے فرعون مرصع ریش سے
جا بنا اعلی ہوں کلیم اللہ سے
گیدڑوں کی نسل سے پیدا تھا وہ
خم میں مال اور جاہ کے ڈوبا تھا وہ
جس نے دیکھا اسکا جاہ سجدہ کیا
مکر کے سجدہ نے اسکو کھا لیا

ہمچو فرعون مرصع کردہ ریش
برتر از عیسی پریدہ از خریش
او از نسل شغال مادہ زاد
در خم مالی و جاہی در فتاد
ہر کہ دید آن جاہ و مالش سجدہ کرد
سجدۂ افسونیان را او بخورد

تعظیم مخلوقات کے باقی حال آگے ہے فافہم ۱۲

وہ ہوا ہے اک گدا زندہ دلق | سجدہ و تعظیم سے جو کرتی خلق
تھا وہ کم عمری میں اک مفلس گدا | اسے سمجھیے تو مال کو حق سے دعا
جہاں سے وہ کرتا تھا مخلوق کی | وہ دعا مقبول اوسکی ہوگئی
... ہوگئی | وہ دعا دل سے فراموش ہوگئی
مال ہوا ... | ہے قبول و سجدہ خلق اژدہا
ہاں اے فرعون ناموس نہ کر | تو ہے کیا ... طاؤسی ذکر
جو کہ طاؤس ... | جلوہ سے عاجز و رسوا ہو تو
موسی و ہارون جوں طاؤس ... | اوس پہ جلوہ کا اک سر پر ترے
... | سرنگوں ڈالا گیا بالائی سے
... کالا ہوا | شیر کا نقشہ مٹا گھٹا ہوا
... | پوستین سے شیر کا صاف ہیں تو
شیر کا غرہ ترا ہے امتحان | شیر کا نقش و اخلاق سگان
... بے جمال و بے ہنر | ہے گمان طاؤس کا تو خود مگر
... طاؤس ... امتحان | خوار و بے رونق ہو تو اندر جہان

تفسیر و لتعرفنهم فی لحن القول

حق نے قرآن میں منافق کا نشان | سہل حضرت کو بتلایا عیان
گر منافق ہو وہ ... اہل | اسکو تو پہچان اندر لحن قول
جو گھڑا مٹی کا لیتا ہے کبھی | امتحان کرتا ہے تو اے مشتری
ہاتھ سے ... | تاکہ ... صدا ... نقش کو
ہے صدا ٹوٹے کی اور ہی طرح | اور ثابت کی صدا ہیں اور ہے
آنکی ... اگر ... | فعل کی تعریف جوں ...
امتحان کی بات جو ہونے لگی | یاد آیا قصہ ہاروت کا بھی

قصہ ہاروت و ماروت و دلیری ہونا انکا اوپر امتحان حق تعالی کے

آن شنیدستی کان گدای زنده دلق | از سجود و از تضرع پیش خلق
او گدا است بود در خردی سال | خواند حق را گفت گردیدی مال
آن ... حاجت کمر مخلوق را | آن دعایش مستجاب آمد دعا
خویش شد از همه ... زیاد | شد فراموشش دعا ...
مال بار آمد که در وی زهرها است | وان قبول و سجده خلق اژدها است
های ای فرعون ناموسی مکن | تو شغالی هیچ طاوسی مکن
سوی طاوسان اگر پیدا شوی | عاجزی از جلوه و رسوا شوی
موسی و هارون چو طاوسان بدند | پر جلوه بر سر و رویت زدند
زشتیت پیدا شد و رسوائیت | سرنگون افتادی از بالائیت
چون محک دیدی سیه گشتی چو قلب | نقش شیری رفت پیدا گشت کلب
ای سگ گرگین زشت از حرص و جوش | پوستین شیر را بر خود مپوش
غره شیرت بخواهد امتحان | نقش شیر و آنگه اخلاق سگان
ای شغال بی جمال و بی هنر | هیچ بر خود ظن طاوسی مبر
زانکه طاوسان کنندت امتحان | خوار و بی رونق بمانی در جهان

تفسیر و لتعرفنهم فی لحن القول

گفت یزدان مر نبی را در مساق | یک نشان سهل تر ز اهل نفاق
گر منافق زفت باشد نغز و هول | واشناسی مر ورا در لحن قول
چون سفالین کوزه ها را مشتری | امتحانی می کند ای مشتری
می زند دستی بر آن کوزه چرا | تا شناسد از طنین اشکسته را
بانگ اشکسته دگرگون می بود | بانگ چاووش است پیشش می رود
بانگ می آید که تعریفش کند | همچو مصدر فعل تصریفش کند
چون حدیث امتحانی رو نمود | یادم آمد قصه هاروت زود

قصه هاروت و ماروت و دلیری ایشان بر امتحان حق تعالی

پہلے تھوڑا سا کہا اس قصہ سے | کیا کہوں اک ہے ہزاروں حصہ سے
چاہا کہنا اسمیں کچھ تحقیق سے | پر کہا میں نے بہانہ تعویق سے
کان دل کے سطر طرف اک دم رکھو | تا کہوں میں بات کچھ اسرار کو
دوسرا حیلہ بہت اسکا قلیل | کہتا ہوں میں شرح قطرہ رود نیل
دو شہ بار وہ اور یار وہ کو | تم سنو میں ہوں غلام [illegible]
وہ تماشا [illegible] | اور تھا [illegible] سراج
ایسی مستی رکھتے تھے سراج حق | کیسی مستی دیوے تھی پھر سراج حق
دام سے دانے نے مستی ایسی کی | نوان انعام [illegible]
[illegible] اور دام [illegible] | [illegible]
امتحان [illegible] | [illegible]
امتحان [illegible] زیر و زبر | [illegible]
آنکہ اگر خندق و میدان [illegible] | چاہ خندق [illegible]

مستی [illegible] کی دیکھنے [illegible] اور کود [illegible] کوہ سے دوسرے کوہ مقابل پہ

وہ [illegible] بلند اک کوہ پہ | [illegible]
تا [illegible] | دوسری بازی [illegible] آسمان
دوسرے وہ کوہ پر [illegible] | [illegible]
آنکہ [illegible] | کود [illegible] کوہ
[illegible] | [illegible]
وہ ہزاروں [illegible] | [illegible]
[illegible] | دونوں [illegible] درمیان
کوہ پر [illegible] | [illegible]
[illegible] اندر کوہ [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

پیش ازین زان گفته بودم اندکی | خود چه گویم از هزاران یکی
خواستم گفتن درین تحقیقها | تا کنون واماندم از تعویقها
گوش دل را یک زمان [illegible] | تا بگویم با تو از اسرار یار
حیله دیگر ز بسیارش قلیل | گفته آید شرح یک جزو از نیل
گوش کن [illegible] | ای غلام [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] سراج حق
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
یک [illegible] امتحان در راه بود | [illegible]
امتحان [illegible] زیر و زبر | [illegible]
خندق و میدان [illegible] | چاه و خندق [illegible]

[illegible] میدان [illegible] کوه [illegible]

آن [illegible] | [illegible]
[illegible] آسمان | [illegible]
[illegible] | [illegible] کوه [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] درمیان | [illegible] درمیان [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

مثل میرے مستی شہوت کو چھوڑ کر | اونٹ میں دیکھ مستی شہوت کو غور کر
مستی شہوت نے عالم میں کری | آگے مستی ملک کی عاجزی
انکی مستی یہ انکی مستی کو توڑ دے | جانب شہوت وہ خواہش کم کرے
تا نہ کھایا آب شیریں آب شور | خوش ہو ہرہ جسطرح آنکھوں میں نور
آسمانی مے کا اک قطرہ کرے | جان کو بیزار ساقی و شراب سے
کیسی ہو دین ملائک کی مستیاں | اور ارواحوں کی جلالت سے عیاں
کہ رکھیں اس مے پہ دل امید کو | خم مے کو توڑا اس عالم کے ہے
بس ہوا انکے کہ نا امید ہیں | جسطرح کفار پنہاں گور میں
ناامید اب ہو دونوں عالم سے جو | اور کانٹے بے نہایت بو دیے

همچنین از مستی شهوت ببر | مستی شهوت ببین اندر شتر
باز این مستی شهوت در جهان | پیش مستی ملک دان مستهان
مستی آن مستی این بشکند | او بشهوت التفاتے کے کند
آب شیرین تا نخوردی آب شور | خوش بود خوش چون درون دیده نور
قطرهٔ از بادهای آسمان | بر کند جان را ز می و ساقیان
تا چه مستیها بود املاک را | وز جلالت روحهای پاک را
که ببوئی دل بران می بسته اند | خم باده این جهان بشکسته اند
جز مگر آنها که نومید اند و دور | همچو کفار نهفته در قبور
ناامید از هر دو عالم گشته اند | خارهائے بے نہایت کشته اند

تمنا کرنا ہاروت و ماروت کا زمین پر آنے کی

تمنا کردن ہاروت و ماروت آمدن بزمین

کہتے تھے ... ہم ہوتے اگر | پانی برساتے زمین پر ابر سا
ہم بچھاتے اس ستم کی جا میں جا | عدل و انصاف اور عبادت اور وفا
ہم یہ کہتے اور قضا کہتی کہ ٹھیر | دام پنہاں تیرے کثرت سے ہیں پیر
جا نہ گستاخ اس بلا کے دام میں | جا نہ اندھے کربلا کے دام میں
بال اور ہڈی سے مردوں کی یہاں | رہ نہیں پاتا ہے پائے سالکان
بال اور ہڈی سے پر تھا راستا | شے کو لاشے تیغ قہری نے کیا
بولا حق کہ بندگان با وفا | چلتے آہستہ زمین پر ہیں سدا
پا برہنہ جیسے کانٹوں میں چلے | با تامل و دانا تامل فکر سے
پر قضا کہتی تھی لیکن بند تھے | کان انکے بیچ حجاب جوش کے
کر دیا ہے بند کان اور آنکھ کو | پر سوا انکے کہ ہیں خود سے دو
جز عنایت کون کھولے چشم کو | جز محبت کون روکے خشم کو
جان کنی ہے جہد بے توفیق ہو | کم ہو کنکنی سے جو سو خرمن ہو دو
ہو نہ کوئی جہد بے توفیق با سبا | این بہاب و اللہ اعلم بالصواب

پس ز مستیها بگفتند ای دریغ | بر زمین باران بدادی چو میغ
گستریدی در ان بیداد جا | عدل و انصاف و عبادت و وفا
این بگفتند و قضا میگفت بیست | پیش پایت دام ناپیدا بسیست
هین مرو گستاخ در دشت بلا | هین مرا گو برانه اندر کربلا
که ز موی و استخوان هالکان | می نیابد راه پای سالکان
جمله ره استخوان و موی و پی | بس که تیغ قهر لا شی کرد شی
گفت حق که بندگان یار عون | بر زمین آهسته میرانند هون
پا برهنه چون رود در خارزار | جز به وهم و فکر و پرهیز کار
این قضا میگفت لیکن گوششان | بسته بود اندر حجاب جوششان
چشمها و گوشها را بسته اند | جز مگر آنها که از خود رسته اند
جز عنایت که گشاید چشم را | جز محبت که نشاند خشم را
جهد بے توفیق جان کندن بود | زار زنی کم گر چه صد خرمن بود
جهد بے توفیق خود کس را مباد | در جهان والله اعلم بالرشاد

خواب میں دیکھنا فرعون کا نزول موسیٰ علیہ السلام کو اور تدارک کرنا

خواب دیدن فرعون آمدن موسیٰ علیہ السلام را و تدارک کردن آن

[illegible]

جہد بے توفیق فرعون کا تھا جو / جو کہ وہ سیتا تھا پھٹاتا تھا وہ	جهد فرعونی چو بی توفیق بود / هرچه او میدوخت آن تفتیق بود
تھے منجم عہد میں اسکے ہزار / اور معبر اور ساحر بیشمار	از منجم بود در حکمش هزار / وز معبر بود و ساحر بیشمار
اسنے دیکھا آنا موسیٰ کا بخواب / کرے جو ملک فرعون وہ خراب	مقدم موسی نمودندش بخواب / که کند فرعون و ملکش را خراب
پس معبر اور نجومی سے کہا / کیسے شومی خواب کی ہو دفع بلا	با معبر گفت و با اهل نجوم / چون بود دفع خیال و خواب شوم
بولے ہم تدبیر سب اسکی کریں / راہ بند ہم پیدا ہونے کی کریں	جمله گفتندش که تدبیری کنیم / راه زادن را چو رهزن میزنیم
رات وہ پہونچی کہ پیدا تھے نبی / رائے کی ان فرعونیوں نے یہ وہی	تا رسید آن شب که مولد بود آن / رای این دیدند آن فرعونیان
کہ اسی دن تخت کا لو تخت شاہ / سوئے میدان صبح سے کر کے پگاہ	که برون آرند آن روز پگاه / سوی میدان بزم و تخت پادشاه
پس تب فرمایا کہ کرو آشکار / حکم شادی شہر کے اہل کار	پس [illegible] در شهر آشکار / که [illegible] از هر کنار
الصلا اے جملہ اسرائیلیان / شہ بلاتا ہے مکان سے تم کو وہاں	الصلا ای جمله اسرائیلیان / شاه میخواند شما را زان مکان
تا دکھائے منہ تمہیں بے نقاب / تم پہ احسان وہ کرے بہر ثواب	تا شما را رو نماید بی نقاب / بر شما احسان کند بهر ثواب
ان سے دن کیونکہ دوری ہی تھی / نے اجازت دیکھنے فرعون کی	کان اسیران را بجز دوری نبود / دیدن فرعون دستوری نبود
گر مقابل راہ میں آجاتے وہ / قاعدہ اسکے لیے پٹ ہوویں تھے	گر فتادندی به ره در پیش او / بهر آن یاسه بخفتندی برو
قاعدہ انکا تھا نہ دیکھے اسیر / وقت اور بے وقت دیدار امیر	یاسه آن بد که نبیند هیچ اسیر / در گه و بیگه لقای آن امیر
چوبدار و نقیب کی راہ میں سنے / تا نہ دیکھے منہ کرے دیوار پہ	بانگ چاوشان چو در ره بشنود / تا نبیند رو بدیوار کند
دیکھ لے منہ کو اگر مجرم ہو وہ / اور بدتر سزا ملے اس شخص کو	ور ببیند روی او مجرم شود / آنچه بدتر بر سر او آن رود
تھی انہیں حرص لقائے ممتنع / کہ حریص ہے آدمی فیما منع	بودشان حرص لقای ممتنع / که حریص است آدمی فیما منع

میدان میں بلانا فرعون کا بنی اسرائیل کو واسطے حیلہ بند پیدا ہونے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

بمیدان خواندن فرعون بنی اسرائیل را از بہر حیلہ منع ولادت حضرت موسی علیہ السلام

ہر محلہ میں منادی بس گیا / اور گلی کوچہ میں اسنے کی ندا	شد منادی در ره لشکر روان / بانگ مژده گو شادی کنان
اے اسیرو جانب میدان چلو / طالب دیدار شاہنشاہ ہو	کای اسیران سوی میدان روید / کز شهنشه دیدن و جود است امید
مژدہ اسرائیلیوں نے جو سنا / تھا ہر اک مشتاق تو دیدار کا	چون شنیدند آن مژده اسرائیلیان / تشنگان بودند بس مشتاق آن
اس خبر سے سب ہوے بس شادمان / راہ لی میدان کی سب نے اسی آن	زین خبر گشتند جمله شادمان / راه میدان برگرفتند آن زمان
کھا فریب ہر اک اسی جانب چلا / ہوکے جلوہ کے لیے آراستہ	حیله را خوردند و آن سو تاختند / خویشتن را بهر جلوه ساختند
تا کہ واں جاکے دیکھیں یار کو / خاصیت دیتا ہے کیا دیدار وہ	تا رود آنجا ببیند روی او / تا چه خاصیت دهد دیدار او

طالب دیدار شہنشاہ [illegible] مژدہ اسرائیلیوں [illegible] دیدار کا [illegible] اس خبر سے سب [illegible] میدان کی [illegible] دیکھیں وہ دیدار کریں

[illegible]

تھے غرض سے غافل اور تھے بیخبر | گئے وطن سے باہر اک اک سربسر

از غرض غافل بدند و بیخبر | در طمع رفتند بیرون سر بسر

حکایت تمثیل میں

ایسا ہی تھا اک امیر حیلہ جو | بولا ڈھونڈھو مصریون سے ایک کو
مصریون کو جمع اس جانب کرو | جسکا مین طالب ہون تا ملجاوے وہ
جسقدر مصری تھے آ جمع ہوے | اور پاس اس میر کے آکر گئے
جو کہ آتا کہتا وہ یہ ہے نشین | آ ادھر ایوان پہ ہو گوشہ نشین
اس طریقہ پہ جو جمع آکر ہوے | مار دین انکی گردنین اس مکر سے
یہ تو شوئی ہر طرف سے بانگ نماز | داعی اللہ کا نہ رکھتے تھے نیاز
کہا نسا انکو دعوت مکار نے | الامان شیطان کے اس مکر سے
بانگ درویشان و محتاجون کی سن | تا نہ کرے بانگ محتالان کان سن
گرچہ طامع ہیں گدا اور زشت خو | مار صاحبدل کو ڈھونڈھا ہو تو
بحر مین گوہر ہیں پتھر سنگ کے | فخر پوشیدہ ہے اندر ننگ کے
جوش مین آکر گئے اسرائیلیان | ہو گئے سب جانب میدان روان
جو بلایا انکو حیلہ کر نہان | تازہ رو اور نوازا انکو وان
بس بہت دلداری اور وعدے کیے | ہم عطا و بخششو کی شاہ نے
بولا یہ سب کچھ تمہارے واسطے | آج کی شب سو رہو تم اس جا سے پہلے
بولے سب اس کو ہم خدمت کرین | اگر تو چاہے ایک مہ یان پر رہین

حکایت در تمثیل

همچنان کان شاه مشغول حیله دان | الصلا میزد کسی از میزبان
میزبان را جمع آرید این طرف | تا در آید آنکه شد جمع یکجهت
هر کجا بد مصریی جمع آمدند | در بر آن میر یکسر همه شدند
هر که هم آمد بگفتا نیست این | این دران خواهید دران گوشه نشین
تا برین شیوه همه جمع آمدند | گردن ایشان بدان حیله زدند
همچو آنکه هر سوی بانگ نماز | داعی الله را بر و نه نیاز
دعوت مکارشان اندر کشید | الحذر از مکر شیطان ای رشید
بانگ درویشان و محتاجان بنوش | تا نگیرد بانگ محتالیت گوش
گر گدایان طامع اند و زشت خو | در شکم خواران تو صاحب دل بجو
در تک دریا گهر با سنگهاست | فخرها اندر میان ننگهاست
پس بجوشیدند اسرائیلیان | از پگه تا جانب میدان روان
چون بحیلت شان بمیدان برد او | روی خود بنمودشان بس تازه رو
کرد دلداری و بخششها بداد | هم عطا هم وعدها کرد آن قباد
بعد از آن گفت از برای جان تان | جمله در میدان بخسپید امشبان
پاسخش دادند که خدمت کنیم | گر تو خواهی یک مه اینجا ساکنیم

پھر لوٹنا فرعون کا میدان سے طرف شہر کے خوش سبب تفرقہ بنی اسرائیل کے عورتون اپنی سے شب حمل میں

شاہ لوٹا شب کو خوش ہوتا ہوا | عورتون سے حمل کی شب مین جدا
خازن عمران اسکی خدمت میں جو تھا | شہر میں آیا وہ ہمراہ شاہ
بولا اے عمران تو اس در پہ سو | اور نجا ہم صحبت عورت سے تو
بولا سوتا ہوں تیری درگاہ پے | اور نہ چاہتا ہوں بجز دلخواہ تیرے

بازگشتن فرعون از میدان به شهر شادان از تفریق بنی اسرائیل از زنان شان در شب حمل

شه شبانگه باز آمد شادمان | کامشبان حمل است و دورند از زنان
خازنش عمران هم اندر خدمتش | هم بشهر آمد قرین صحبتش
گفت ای عمران برین در خسپ تو | هین مرو سوی زن و صحبت مجو
گفت خسپم هم برین درگاه تو | هیچ نندیشم بجز دلخواه تو

ایک اسرائیل سے عمران تھا	پردہ دل اور جان تھا فرعون کا	بود عمران هم ز اسرائیلیان	لیک مر فرعون را او بود جان
ز گمان اس پر گنہگاری کا تھا	خوف فرعون جس میں ہو کرتا نہ تھا	نے گمان بردی کہ او عصیان کند	آنکہ خوف جان فرعون آن کند
تو نہ عمران سے نہ تھا افعال کچھ	پردہ خود آگہی جز اسکے حال کچھ	ایمن از عمران بد و افعال او	لیک آن خود بد جز اسکے حال او
دل میں کب فرعون کے یہ فکر تھی	جون ثمود و عاد کو سے آگہی	خود کجا در خاطر فرعون بود	اینچنین تقدیر چون عاد و ثمود

صحبت کرنا عمران کا مادر موسی سے اور حاملہ ہونا انکا | جمع آمدن عمران با مادر موسی و حاملہ شدن او

شہ گیا اور سو گیا عمران وہاں	نیم شب کو آئی زوجہ بس نہاں	شہ برفت او بر آن درگاہ خفت	نیم شب آمد بہ پیشش ماہ جفت
لیٹ کر کرنے لگی بوس و کنار	خواب سے اسکو جگایا رسنہار	زن بر او افتاد و بوسید آن لبش	بر جہانیدش ز خواب اندر شبش
وہ جگا عورت کو دیکھا خوش نما	ریشت اسکے لب کہا وہ چوستا	گشت بیدار او و زن را دید خوش	بوسہ باران کرد از لب بر لبش
بولا عمران کسلیے تو آئی ہے	بولی میں حکم خدا اور شوق سے	گفت عمران این زمان چون آمدی	گفت از شوق و قضای ایزدی
مرد نے اسکو بغل میں لے لیا	خواہش غالب سے وہ لڑنے میں ہوا	در کشیدش در کنار از مہر مرد	بر نیامد با خود آن دم در نبرد
ہو گئے ہم صحبت امانت دی ہے	بولا اے زن یہ نہ کام آسان ہے	جفت شد با او امانت را سپرد	پس بگفت ای زن نہ این کاری است خرد
لوہا پتھر پہ لگے پیدا ہوئی ہو آگ	شاہ کا ملک سے کینہ رکھے آگ	آہنی بر سنگ زد زاد آتشی	آتشی از شاہ دلکش سر کشی
ابر سا میں تو زمین موسی نبات	حق ہے شہ شطرنج کا اور ہم ہیں مات	من چو ابرم تو زمین موسی نبات	حق شہ شطرنج و ما ماتیم مات
شاہ سے تو جان برد و مات کو	جانیے مت تجھسے ہم افسوس ہے	مات و برد از شاہ می دان ای عروس	این مدان از ما مکن بر ما فسوس
جس سے فرعون ڈرتا ہے دی	ہست ہوا اس دم جو صحبت تجھسے کی	آنچہ این فرعون می ترسید او	ہست شد این دم کہ گشتم جفت تو

وصیت کرنا عمران کا زوجہ اپنی کو بعد صحبت انکی کے | وصیت کردن عمران جفت را بعد از مجامعت با آن

کچھ نہ کہنا اس سے تو الٹے پھرجا	کچھ پہ تجھپہ تا نہ آئے سو بلا	باز گرد و ہیچ از ینہا دم مزن	تا نیاید بر من و تو صد حزن
آخر آثار اسکے پیدا ہونگے	جو علامت پوچھتی ہیں جان ہے	عاقبت پیدا شود آثار این	چون علامتہا رسید ای نازنین
اس گھڑی پیدا نہ تھے جو نعرہ ہا	آئے ہیں مخلوق سے بس تا ہوا	در زمان از سوی میدان نعرہ ہا	می رسید از خلق و میشد بر ہوا
شاہ اس ہیبت سے باہر آ گیا	پابرہنہ کہ یہ کیا ہے غلغلہ	شاہ از آن ہیبت برون آن لحظہ	پابرہنہ کاین چہ غلغلہ است ہان

ڈرنا فرعون کا شور و غل کی آواز سے | ترسیدن فرعون از بانگ و غریو و غوغا

شور و غل کیسا ہے یہ میدان میں	جسکے ڈر سے بھاگتے جن دیو ہیں	از سوی میدان چہ بانگ است و غریو	کز نہیبش می رمد جنی و دیو

بولا عمران شہ کی برکت عمر میں | قوم اسرائیلیان خوش ہیں
شہ کی بخشش سے ہیں کر کے شادیان | ناچتے ہیں اور بجاتے تالیان
بولا یوں ہی ہو تبھی لیکن مجھے | وہم و اندیشہ بہت کچھ اب کچھ
اس صدا نے جان کو متغیر کیا | اس غم و اندوہ سے بوڑھا ہوا
کب تھی عمران کو بلا فرصت کہ | صحبت زوجہ کو اپنی شاہ سے
رات بھر شہ پاہرا اندر دوڑتا | دروزہ کے وقت جب سمجھا ملم
ہر گھڑی کہتا تھا اے عمران مجھے | کردیا ہے بیقرار ان شور نے
زوجہ عمران کی جو عمران سے ملی | اختر موسیٰ نے کی جلوہ گری
جو بھیر کر رحم میں آئے ہے | اسکا تارہ چرخ پر جلوہ کرے

گفت عمران شاہ مارا عمر باد | قوم اسرائیلیان اند از تو شاد
از عطای شاہ شادی می کنند | رقص ہی آرند و کفہا می زنند
گفت باشد کہ این بود اما ولیک | وہم و اندیشہ مرا پر کرد و نیک
این صدا جان مرا تغییر کرد | از غم و اندوہ تا لحم پیر کرد
زہرہ نے عمران مسکین اگہ تا | باز گوید اختلاط جفت را
پیش شہ آر چہ پس رفتہ شد | جملہ شب ہمچو حال و قت راہ
ہر زبان میگفت ای عمران مرا | سخت از جا بردہ است این ندا
چون زن عمران بعمران در شب بیا | تا کہ شد آن ستارہ موسیٰ پدید
ہم بہیہ گرد و در آید در رحم | نجم او بر چرخ گردد منتجم

پیدا ہونا ستارہ موسیٰ کا آسمان پر اور چلانا منجموں کا میدان میں

یہ ستارہ چرخ پر پیدا ہوا | اور بکوا اندھا ہی فرعون کا
دن ہوا بولا کہ اے عمران تو جا | اور خبر اس شور و غل کی وان سے لا
جا کے میدان میں کہا عمران نے | شور یہ کیا تھا سنا سلطان نے
ہر نجومی سر کھلا اور جامہ چاک | اہل ماتم کی طرح ڈالے تھا خاک
اہل ماتم کی طرح انکی فغان | تھی بھری آواز سے انہیں ہر آن
بولے ڈاڑھی نوچ نوچ شہ زخمی کیا | خاک سر پر خون آنکھوں سے بہا
بولا پھر اب ہے یہ کیسا شور و حال | بدشگونی دیتا ہے منحوس سال
عذر لائے اور کہا کہ اے امیر | کردیا تقدیر نے ہم سب کو اسیر
یہ کیا سب کچھ و دولت ہوئی خراب | دشمن شہ ہست ہوا یا آئینہ تاب
شب کو تارہ اسکا ظاہر ہو گیا | آسمان پر اندھا ہیں اپنا کھلا
تارہ روشن چرخ پر دیکھی نہ تھی | اور ہم رو رو کریں تارہ زنی
دل میں خوش عمران ہوا از راہ نفاق | کوٹتا سر کو کہ آہ و واالفراق
خود کو عمران نے کیا بس بے شرر | اور گیا دیوانہ سا وہ روبرو
آپ کو لاعلم کر کے وہ گیا | اور باتیں سخت وہ کرنے لگا

پیدا شدن ستارہ موسیٰ بر آسمان و غریو منجمان در میدان

بر فلک پیدا شد این ستارہ آنجا | کوری فرعون و مکر و چارہ آن
روز شہ گفتش کہ ای عمران برو | واقف آن محفل آن بانگ شو
راند عمران جانب میدان گفت | این چہ غلغل بود شاہ نشنفت
ہر منجم سر برہنہ جامہ چاک | ہمچو اصحاب عزا پوشیدہ خاک
ہمچو اصحاب عزا آواز شان | بد گرفتہ در فغان و ساز شان
ریش و مو بر کندہ رو پر بدگمان | خاک بر سر کردہ پر خون دیدگان
گفت چہ پرسد انجم شوم بد شگال | بد نشانی سید منحوس سال
عذر آوردند و گفتند اے امیر | کرد مارا دست تقدیر اسیر
ہمہ کردیم و دولت تیرہ شدہ | دشمن شہ ہست گشتہ چہرہ شد
شب ستارہ آن پسر آمد عیان | کوری ما بر جبین آسمان
زو ستارہ آن بہیر بر سما | ما ستارہ بار گشتیم از بکا
با دل خوش شاہ عمران در نفاق | دست بر سر میزند کالفراق
کرد عمران خویش پر خشم و ترش | رفت چون دیوانگان بی عقل و ہش
خویشتن را اعجمی کرد و براند | گفتہا نے بس خشن ... خواند

[illegible]

خویشتن را ترش و غمگین ساخت او	نرد را که باژگونه باخت او	آنکو غمگین کیا اور ترش رو	دوسری صورت سے کھیلا نرد کو
گفتشان شه مر مرا بفریفتید	از خیانت وز طمع نشکیفتید	بولا انہیں نے شاہ کو دھوکہ دیکے	تم خیانت طمع سے قانع ہوئے
سوی میدان شاه را انگیختید	آبروی شاه را بر ریختید	جانب میدان ابھارا شاہ کو	شہ ہمارے کی بگاڑی آبرو
دست بر سینه زدند اندر زمان	شاه را فارغ کنیم از دشمنان	ہاتھ سینہ پر رکھا اس قوم نے	شاہ کو فارغ کریں ہم دشمن سے
عاقبت زر آمد شد کار تمام	شد بر فرعون و بر خواندش تمام	زر لعنت آخر ہوا اور کار تمام	حال فرعون سے کہا کرتا تمام
چون شنید از غصه وی شد سیاه	خواند ایشان را ز خشم آن بی‌بها	جو سنا غصہ سے منھ تیرہ ہوا	اور غصہ سے طلب انکو کیا
گفت ایشان را که ای خاینان	سر ببرم شما را بی‌امان	پس کہا انکو کہ اچھا خائنو	میں تمہیں لٹکا دونگا [illegible]
خویش را در مضحکه انداختم	مالها با دشمنان در باختم	خود کو بیچ مسخرہ پن میں رکھا	مال اپنا دشمنوں کو بس دیا
تا که امشب جمله اسرائیلیان	دور مانند از ملاقات زنان	یا تاکہ اسرائیلیوں نے کل سب	دور ہوں انکو اپنی جوروں سے آج شب
مال رفت و آبرو و کار خام	این بود یاری و افعال کرام	بس گیا مال آبرو اور کار خام	یہ کریموں کا ہوا کرتا ہے کام
سالها ادرار و خلعت می‌برید	ملکها را مسلّم می‌خورید	برسوں خلعت اور روزینہ لیا	اور ساری سلطنت کو کھا لیا
از برای آنکه در روز چنین	فهم گردانید و باشید معین	اسلیے کہ ایسے وقت میں	سوچ کر کے سب مددگاری کریں
رایتان این بود و فرهنگ و نظر	طبل‌خوارانید و مکارید و شوم	یہ تمہاری تھی عقل و تجویز	تم ہو حرام خور مکار اور شوم
من شما را بر درم آتش زنم	بینی و گوش و لبانتان بر کنم	تکو پھانسی دوں اور جلاؤں آگ میں	اور تمہارے کان ناک اور لبان کاٹوں
من شما را هیزم آتش کنم	عیش رفته بر شما ناخوش کنم	میں تمہیں اب ہیزم آتش کروں	عیش باقی تمہیں ناخوش کروں
سجده کردند و بگفتند ای خدیو	گر یکی کرت ز ما چربید دیو	سجدہ کرکے بولے سب کہ اے خدیو	ہم پہ گر غالب ہوا اک بار دیو
سالها دفع بلاها کرده‌ایم	وهم حیران زانچه ما ها کرده‌ایم	تھے تو برسوں کریں دفع بلا	وہم حیران اس سے جو ہم نے کیا
فوت شد از ما و حملش شد پدید	نطفه‌اش جست و رحم اندر خزید	کہ جو ہے حمل اسکا ظاہر ہو گیا	نطفہ اسکا رحم ماور میں چھپا
لیک استغفار این روز و ولاد	ما نگه داریم ای شاه و قباد	روز میلاد اسکو آنکی کرکے یاد	ہم نگہ رکھینگے اے شاہ قباد
روز میلادش رصد بندیم ما	تا نگردد فوت و نجهد این قضا	یاد ہم رکھینگے دن میلاد کا	تاکہ یہ ہووے نہ ظاہر یہ قضا
گر نداریم این نگه ما را بکش	ای غلامت رای تو افکار و هش	گر نہ رکھیں یاد اسکو مارنا	ہو غلام اب ہوش تیری رائے کا
تا به نه مه می‌شمرد او روز روز	تا نپرد تیر حکم خصم دوز	نو مہینہ تک وہ دن گنتے رہے	تاکہ تیر حکم دشمن کش چلے
بر قضا هر کو شبیخون آورد	سرنگون آید ز خون خود خورد	جو کوئی حکم قضا سے بس لڑے	اپنا سر کھاۓ نگونساری رکھے
چون مکان با لامکان حمله برد	خون خود ریزد بلاها را خرد	لامکان پر جو مکان حملہ کرے	خون کرے اپنا بلا کو مول لے
چون زمین با آسمان خصمی کند	شوره گردد سر ز مرگی بر زند	آسمان کی جو زمین دشمن بنے	شور ہو کے سر ہلاکت میں رکھے

[illegible]

[illegible]

انتس تو نقاش سے پچھ کرے	اپنی داڑھی مونچھ کو گنجہ کرے

بلانا فرعون کا میدان میں زنان بنی اسرائیل کو
کہ جو ہوئی تھی بچتوں سبب نکر سکے

ایسا فرمان مفتی کو شہر میں لیا	سوی میدان اور ہوا جلوہ تھا
پھر منادی شہر میں کہنے لگا	ای زنو تم بھی اٹھاؤ فائدہ
اور کہو با اطفال میدان چلو	شاہ کی بخشش ہے تم پر شاہ ہو
خلعتیں ہر مردوں نے پایا پار سال	شاہ سے ہر ایک خلعت و مال
اب کے زن گر تھا را بخت ہے	سب لڑکا پاؤ گی تم شاہ سے
تم زنو کو خلعت و دینار ہو	اور کلاہ زریں اطفال کو
جس کسی کا اس مہینے میں جنا	گنج پائیگا شاہ سے اور فائدہ
عورتیں با طفل سب باہر چلیں	شاہ کی خیمہ کا سے خوش ہو کر
شہر سے نوزادہ زن باہر گئیں	سوی میدان کہ سونا قبل دیکھیں
درمیں گروہ گئیں کہ سب آ کے جا	مان سے سب لڑکو نا چھینے لیا
کہ ہمکو احتیاج ہوگی یہ بھی	تا نہ پیدا ہووے دشمن مدعی

آتش با غبانش پچھے زند	سباتان و ریش خود بر میکند

خواندن فرعون زنان بنی اسرائیل را که
فورا ایشده بودند سوی میدان هم جهت مکر

بعد نہم سہ شہ برون آورد تخت	سوی میدان برون [illegible]
بار دیگر شہ منادی سوی شہر	کای زنان گرده همه میدان روید
ای زنان با طفلگان میدان روید	تا بخشند شہامی شادمان [illegible]
آنچنان کہ پار مردان را رسید	خلعت و هر کس از ایشان زر کشید
هین زنان امروز اقبال شماست	تا بیابد هر کسے چیزیکہ خواست
مر زنان را خلعت و صلت دہد	کودکان را هم کلاه زر نهد
هر که او این ماه زائیده است هین	گنجها گیرید از شاه گزین
آن زنان با طفلگان بیرون شدند	شادمان تا خیمه شاه آمدند
هر زنی نوزاده بیرون شد ز شهر	سوی میدان غافل از دستان و قهر
چون زنان جمله بدو گرد آمدند	هر چه بود از نر ز مادر بستدند
سر بریدندش که اینست احتیاط	تا نروید خصم و نفزاید خباط

پیدا ہونا موسی علیہ السلام کا اور سپاہیان کوتوالی کا
عمران کے مکان اور وحی آنا موسی علیہ السلام کی ماں
کو کہ آتش تنور میں ڈال دے کہ میں اسکو بچا لونگا

جو زن عمران نے جنا موسی کو تھا	ابلہ سے پنہاں بچا کر اس نے رکھا
ماجرا اس نے سنا جب کہ کیسا	[illegible] ایک لڑکا دیکھا
کہ زنان مکارہ آئیں جا بجا	بھیجی جاسوسی کی خاطر سے بلا
دی خبر اک سیاں اک طفل ہے	نے آیا میدان میں وہم و شک کر
اک گلی کوچہ میں زن باحسن وار	طفل اک رکھتی ہے پر ہے ہوشیار
جو سپاہی آئے چھپنکا طفل کو	اک تنور اندر بہ حکم داور
آئی اس عورت کو وحی آفتاب	ہے پسر نسل خلیل اللہ

بوجود آمدن موسی علیه السلام و آمدن عوانان بخانه
عمران و وحی آمدن به مادر موسی که در
تنور آتشین انداز که من او را نگاه دارم

چون زن عمران که موسی زاده بود	دامن اندر چید زان شور و شر زود
ماجرا نشنود که آن سگسار زنان	کرد و بگریخت آورد آن زمان
آن زنان قابله در خانه ها	بهر جاسوسی فرستاد آن دغا
غمز کردندش که اینجا کودکیست	نامد او میدان که در وهم و شکیست
اندرین کوچه یکی زیبا زنیست	کودکی دارد ولیکن پرفنیست
چون عوانان آمدند آن طفل را	در تنور انداخت از امر خدا
امر آمد سوی زن از داور	کز اصل آن خلیل است این پسر

[illegible]

[illegible]

اردو	فارسی
اسے تنور اندر رکھ اسی دم کر تو / تین بچاوے نار سے یہ طفل کو	در تنور انداز موسی را تو زود / تا نگهدار از بیمش زینهار رود
عصمت یا نار کونی باردا / لا تکون النار حرا شاردا	عصمت یا نار کونی باردا / لا تکون النار حرا شاردا
زن نے وحی سے [illegible] / [illegible] آگ نے اثر	زن بوحی انداخت او را در شرر / بر تن موسی نکرد آتش اثر
کوتوال آئے ڈھونڈھا اس گھر سب جا ڈھونڈھا / کوئی لڑکا اندر اس گھر کے نہ تھا	پس عوانان خانه جستند زود / هیچ طفلی اندران خانه نبود
پس سپاہی بے مراد آخر پھرے / مخبر ان پھر کہ واقف اس سے تھے	پس عوانان بے مراد افسرده شدند / باز غمازان کز ان واقف بدند
آن سپاہیوں سے جا کر کہا / آگے فرعون کے کہ لالچ دانگ کو تھا	با عوانان ماجرا را گفتند / پیش فرعون از برای دانگ چند
اے سپاہیو چلو تم پھر وہاں / ڈھونڈھو تم اچھی طرح سے وہ مکان	کای عوانان باز گردید آن طرف / نیک نیکو بنگرید اندر غرف
سب سپاہی پھر طرف اوس کے / تا کہ ڈھونڈیں اس کو پسر اس کے	باز گشتند آن عوانان جملگان / تا بجویند آن پسر را آن زمان

پھر آنا وحی کا موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو کہ اسکو پانی میں ڈال

باز وحی آمدن بمادر موسیٰ علیه السلام که در آتشش فگن

اردو	فارسی
آئی پھر وحی آسمان سے اسکو تو / ڈال [illegible] اور رکھ امید کو	باز وحی آمد که در آتش فگن / روے در اُمید دار و مو مکن
[illegible] نیل میں کر اعتماد / [illegible] رو سفید با مراد	در فگن در نیلش و کن اعتمید / من ترا با او رسانم رو سفید
[illegible] رود نیل / اور سونپا کام با نعم الوکیل	او در نیلش فکند اندر رود نیل / کار را بگذاشت با نعم الوکیل
[illegible] / [illegible]	این سخن پایان ندارد گر کشی / جملگی [illegible] اندر دست و پاش
طفل صد ہا [illegible] / اور موسیٰ گھر کے اندر تھا چھپا	صد هزاران طفل بکشند از برون / موسی اندر صدر خانه در درون
[illegible] / [illegible]	از جنون بکشته بر جا چندین / از حیل آن کور چشم دور بین
مکر فرعون کا اک اژدہا / مکر شاہ ان جہان کا [illegible] گیا	اژدها بد مکر فرعون عنود / مکر شاه آن جهان زو خورده بود
لیک فرعون سے [illegible] پیدا ہوا / [illegible]	لیک ازان فرعون تر آمد پدید / هم ورا هم کرده را در کشید
اژدہا تھا اور عصا تھا اژدہا / [illegible] توفیق خدا	اژدها بود و عصا شد اژدها / این بخورد آن را بتوفیق خدا
ہاتھ غالب ہاتھ پر کہاں تک ہوا / حق تک کہ الی المنتہی	دست شد بالای دست این تا کجا / تا بیزدان که الی المنتهی
کہ وہ اک دریا ہے بے کنار / [illegible]	کان یکی دریاست بی غور و کران / جمله دریاها چو سیلے پیش آن
حیلہ و چارہ ہیں گرچہ اژدہا / آگے الا اللہ کے وہ جملہ لا	حیلها و چارها گر اژدهاست / پیش الا الله آنها جمله لاست
جو بیان پہونچا یہاں [illegible] / [illegible] واللہ اعلم بالرشاد	چون رسید اینجا بیانم سر نهاد / محو شد والله اعلم بالرشاد
جو کہ فرعون میں وہ تجھ میں بھی ہے / لیک [illegible] اژدر [illegible] قید ہے	آنچه در فرعون بود اندر تو هست / لیک اژدرهات محبوس چه است
ہائے یہ احوال جملہ تیرا ہے / تو اسے فرعون پر قائم کرے	ای دریغ آن جمله احوال تو است / تو بر آن فرعون بر خواهیش بست

جو کہا میں نے ترا سا حال ہے	ایک بھی پورا کہا نہ لاکھ سے
گر کہیں تجھسے تجھے وحشت بڑے	اور سنے اگر کسو سے قصہ ہو تجھے
کرتا ہے کیسا تجھے نفس لعین	دور کرتا ہے تجھے بس یہ قرین
زخم ہے بالکل ہیں تیرے نفس سے	پر تو ہے مغلوب اپنے جہل سے
ہیزم فرعون نہ تیری آگ کو	... مثل فرعون نکو شد دو
نفس کے کاکن کو ہیزم نہیں	ورنہ جوں فرعون شعلہ زن رہے

آنچه گفتم جبلی احوال نیست	خود نه گفتم صد یکی زانها درست
گر ز تو گویند وحشت زایدت	ور ز دیگر آن فسانه آیدت
چه خرابی میکند نفس لعین	دور می اندازدت سخت این قرین
این چرا چندین همه نفس نیست	ابلهی شعلهٔ جهل آتش سخت است
آتشت را هیزم فرعون نیست	زانکه چون فرعون با فرعون نیست
کافر نفس ترا افشاک نیست	ورنه چون فرعون او شعله زنی

حکایت ایک مارگیر کی کہ اژدہا افسردہ کو مردہ جانا اور رسی میں باندھکر بغداد میں لایا

حکایت مارگیر که اژدهای افسرده را مرده پنداشت و در ریسمانها بسته و پیچیده به بغداد آورد

سن حکایت کہتے ہیں تاریخ گو	پا سکے تا اس راز پنہاں کی تو بو
مارگیر اندر پہاڑوں کے گیا	تاکہ پکڑے مار افسوں سے کہاں
گر کوئی دوڑا یا آہستہ چلا	ڈھونڈھا جس نے آخر پالیا
ڈال ہاتھ اندر طلب کے دائما	کہ طلب ہو رہ میں بہتر رہنما
ہووے لنگڑا یا کہ بیہودہ بے ادب	ہاتھ پاؤں مار اسکو کر طلب
گاہ کہنے گاہ چپ رہنے سے تو	ہر طرف بس سونگھ بو کے شاہ کو
اپنے لڑکوں کو کہا یعقوب نے	ڈھونڈو تم یوسف کو اچھی طور سے
ہر کوئی تلاش میں ہر سو گیا	جستجو کوشش میں کرنے لگا
بولا یا روح خدا لا تیأسوا	جوں کہ لڑکے کے ڈھونڈو سو بسو
جاؤ تم حس دہان کی راہ	ڈھونڈو تم جانا کو جان کی راہ
کرکے تم دریافت پوچھا کرو	کان اسکی چار راہوں پر رکھو
آئے جس جا بوئی خوش کیجاؤ بو	راز کی جانب کہ تم آگاہ ہو
دیکھو جس جا تم کسی سے لطف کو	لطف کی تم اصل کی جانب چلو
ہیں یہ خوبیاں اک گہرے دریا کی سب	جزو کو تو چھوڑ اور لے کل کو اب
خلق کی لڑائی ہے خوبی کے لیے	مفلسی ... کے لیے
خلق کا غصہ محبت کے لیے	اور جفا ہے بس وفا کے واسطے

یک حکایت بشنو از تاریخ گو	تا بری زین راز سرپوشیده بو
مارگیری رفت اندر کوهسار	تا بگیرد او به افسونهاش مار
گر گران و گر شتابنده بود	آنکه جوینده است یابنده بود
در طلب زن دائما تو هر دو دست	که طلب در راه نیکو رهبر است
لنگ و لوک و خفته شکل و بی ادب	سوی او میغیژ و او را میطلب
گه بگفت و گه بخاموشی و گه	بوی کردن گیر هر سو بوی شه
گفت آن یعقوب با اولاد خویش	جستن یوسف کنید از حد بیش
هر حس خود را درین جستن بجد	هر طرف رانید شکل مستعد
گفت از روح خدا لا تیأسوا	همچو گم کرده پسر رو سو بسو
از ره حس دهان پرسان شوید	گوش را بر چار راه آن نهید
هر کجا بوی خوش آید بو برید	سوی آن سر کاشنای آن سرید
هر کجا لطفی ببینی از کسی	سوی اصل لطف ره یابی عسی
این همه خوبها ز دریائیست ژرف	جزو را بگذار و بر کل دار طرف
جنگهای خلق بهر خوبی است	برگ بی برگی نشان طوبی است
خشمهای خلق بهر آشتیست	دام راحت دائما بی راحتیست

[illegible]

[illegible] | دام راحت [illegible]
[illegible] | هر گله از شکر [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | جمله عالم [illegible]
[illegible] | بار گیر از بهر یاری [illegible]
[illegible]

کوہ بھی اس لحن داؤدی کرے	موم ہووے ہاتھ میں لوہا جو لے	کوہ با ہم لحن داودی شود	جوہر آہن بکف مومی شود
اور سلیمان کی ہوا حامل بنے	اور دریا باتیں موسیٰ سے کرے	باد حمال سلیمانی شود	بحر با موسیٰ سخندانی شود
ماہ احمد کا اشارہ بین بنے	آگ ابراہیم کو نسرین بنے	ماہ با احمد اشارت بین شود	نار ابراہیم را نسرین شود
خاک قارون کو نگلے مثل مار	اور حنانہ ستون ہو با وقار	خاک قارون را چو ماری در کشد	استن حنانہ آید در رشد
کرتے ہیں ایسے سنگ احمد کو سلام	دیتا ہے کوہ یحییٰ کو پیام	سنگ احمد را سلامی می کند	کوہ یحییٰ را پیامی می کند
اس جہان کے جزو کل ہر جا نہاں	راز دان کہتے ہیں تجھ سے بیان	جملہ ذرات عالم در نہان	با تو می گویند روزان و شبان
ہم سمیع اور ہم بصیر و خوش ہیں ہم	ساتھ نامحرم کے ہیں خاموش ہم	ما سمیعیم و بصیریم و خوشیم	با شما نامحرمان ما خامشیم
جو جمادوں کی طرف جاتے ہو تم	محرم جان جمادان کب ہو تم	چون شما سوی جمادی می روید	محرم جان جمادان کی شوید
عالم جان کو جمادی سے چلو	تا کہ اجزائے عالم کا شور	از جمادی عالم جانہا روید	غلغل اجزای عالم بشنوید
فاش تو تسبیح جمادات اظہار	وسوسہ تاویل لیجائے ترا	فاش تسبیح جمادات آیدت	وسوسہ تاویلہا نربایدت
روشنی جو ہے نہیں تیری جان کو	دیکھنے کو کرتا ہے تاویل تو	چون ندارد جان تو قندیلہا	بہر بینش کردہ تاویلہا
دعوی دید اک خیال غار تھا	دیکھنے والے کو بل دیدار تھا	دعوی دیدن خیال غار بود	بلکہ ہر بینندہ را دیدار بود
الغرض تسبیح ظاہر کب ہوئی	دید کا دعوی خیال و احمقی	کہ غرض تسبیح ظاہر کی بود	دعوی دیدن خیال غی بود
دیکھنے والے کو دید اسکی بیان	وقت عبرت کرتا ہے تسبیح خوان	بلکہ ہر بینندہ را دیدار آن	وقت عبرت می کند تسبیح خوان
چونکہ تسبیح یاد دیتی تجکو ہے	جون دلیل قال تو اک جان کے	پس چو از تسبیح یادت می دہد	آن دلالت ہمچو گفتن می شود
معتزل کی ہے یہی تاویل قال	حیف اسپر کہ نہ دیکھے نور حال	این بود تاویل اہل اعتزال	وای آن کس کو ندارد نور حال
جو نہیں چھوٹا محسوس سے آدمی	کب سمجھے تصویر غیبی کی ہوئی	چون ز حس بیرون نیاید آدمی	باشد از تصویر غیبی اعجمی
بات یہ ختم ہی نہیں ہے مارگیر	کھینچتا تھا مار کو کرکے اسیر	این سخن پایان ندارد مارگیر	می کشید آن مار را با صد زحیر
آیا وہ بغداد میں ہنگامہ جو	تا کہ ہنگامہ کرے ہر چار سو	تا بہ بغداد آمد آن ہنگامہ جو	تا نہد ہنگامہ بر چار سو
شہر میں ہنگامہ اسنے آ کیا	شہر میں بغداد کے شہرہ ہوا	بر لب شط مرد ہنگامہ نہاد	غلغلہ در شہر بغداد اوفتاد
مارگیر اک اژدہا لایا ہے جو	اور شکار ایسا عجب پایا ہے وہ	مارگیری اژدہا آوردہ است	بوالعجب نادر شکاری کردہ است
بیوقوف اکثر وہاں پر جمع تھے	صید اسکے تھے وہ تھا جیسا کہ وہ	جمع آمد صد ہزاران خام ریش	صید او گشتہ چو او از ابلہیش
منتظر وہ اسکے وہ بھی منتظر	جمع ہووے تا کہ خلق منتشر	منتظر ایشان و ہم او منتظر	تا کہ جمع آیند خلق منتشر
مردم ہنگامہ افزون تر ہوں	کوڑی پیسے کی ہو آمد تا فزون	مردم ہنگامہ افزون تر شود	کدیہ و توزیع نیکوتر رود
سیکڑوں بیہودہ وان پر آ گئے	حلقہ کرکے کھڑے اک بار گئے	جمع آمد صد ہزاران ژاژخا	حلقہ کردہ پشت پا بر پشت پا

حلقه کرده او چو بر گرد حشیش — آنچنانکه پشت پستان بر پشتش
حلقہ گرد جامہ زر ساتھ کیا — حلقہ گرد مع گروہ ترسائی کا

مرد را از زن خبر نه ز ازدحام — رفته درهم چون قیامت خاص و عام
عورت نے مرد اندر ازدحام — بھیڑ محشر میں جیسے خاص عام

چون همی حراقه جنبانید او — می‌کشیدند اهل هنگامه گلو
ہلکی گئی جب وہ ہلاتا اپنی دو — مردم ہنگامہ کرتے تھے اسے جو

اژدها کز زمهریر افسرده بود — زیر صد گونه پلاس و پرده بود
اژدہا افسردہ تھا بس برف سے — ٹاٹ اور کمبل میں با پردہ تھا

بسته بودش با رسن‌های غلیظ — احتیاطی کرده بود آن حفیظ
اور بندھا تھا رسیوں سخت سے — احتیاط اسکی کرتی تھی اسنے جو

در درنگ و اتفاق و انتظار — وهم با هوی و فغان [illegible]
انتظار اور مجمع اور دیر سے — اور ہا ہو و فغان غیر سے

ورنگاوی خلق گرمی و طمطراق — تافت بر آن مار خورشید عراق
شور و غل در گروہ خلق کے — چمکا خورشید عراق اس مار پہ

آفتاب گرمسیرش گرم کرد — رفت از اعضای او اخلاط سرد
گرم اسکو کر دیا خورشید نے — خلط سرد اسکی ہوئی دور عضو سے

مرده بود و زنده گشت او از شگفت — اژدها بر خویش جنبیدن گرفت
مردہ تھا زندہ ہوا وہ اچانک — اژدہا نے خود بخود انگڑائی لی

خلق را از جنبش آن مرده مار — گشتشان آن یک تحیر صد هزار
خلق سب حرکت سے اژدہا کے — ہو گئی سو حیرت حیران ایک بار

با تحیر نعره‌ها انگیختند — جملگان از جنبشش بگریختند
ہو کے حیران شور و غل کرنے لگے — اور سب حرکت سے بھاگے مار کے

می‌گسست او بند و زان بانگ بلند — هر طرف می‌رفت چاقاچاق بند
ٹوٹتے وہ بند تھے بس شور سے — اور طرق تڑ ہر جانب تھی بند کے

بندها بگسست و بیرون شد ز زیر — اژدهایی زشت غران همچو شیر
بند ٹوٹے نکلا باہر کے دلیر — اژدہا بد شکل آواز جیسے شیر

در هزیمت بس خلایق کشته شد — از فتاده کشتگان صد پشته شد
بھاگنے میں لوگ بس کچلے گئے — اور کشتوں کے بہت پشتے ہوئے

مارگیر از ترس بر جا خشک گشت — که چه آوردم من از کهسار و دشت
مارگیر اس ڈر سے وہاں خشک ہو گیا — کیوں لایا کوہ سے یہ کیا بلا

گرگ را بیدار کرد آن کور میش — رفت نادان سوی عزرائیل خویش
کور میش نے جگایا گرگ کو — خود گیا سوے عزرائیل وہ

اژدها یک لقمه کرد آن گیج را — سهل باشد خونخوری حجاج را
کھا گیا اس مرد کو وہ اژدہا — خون کھانا سہل ہے ظالم کا کیا

خویش را بر استنی پیچید و بست — استخوان خورده را درهم شکست
اور لپٹا اک ستون پر وہ وہاں — اس نے توڑیں پیچ کی ہڈیاں

شهر خالی گشت و اژدرها براند — سوی کهسار [illegible]
شہر چھوڑا اور بھاگا اژدہا — کوہ کی جانب بیابان ہے گیا

نفست اژدرهاست او کی مرده است — از غم بی‌آلتی افسرده است
نفس تیرا اژدہا مردہ نہیں — غم سے بے اسباب کے عاجز ہوا

گر بیابد آلت فرعون را — که بامر او همی رفت آب جو
گر ملے اسباب فرعون کا اسے — کہ روان تھا آب اسکے حکم سے

آنگه او بنیاد فرعونی کند — راه صد موسی و صد هارون زند
جو کرے وہ فرعون کو پیدا کرے — راہ سو ہارون موسیٰ روکے وہ

کرم گشت این اژدها از دست فقر — پشه گردد ز مال و جاه صقر
اژدہا کیڑا ہوا بیچ فقر کے — مال و جاہ سے ایک مچھر باز ہے

اژدها را دار در برف فراق — هین مکش او را بخورشید عراق
برف محرومی میں رکھ اژدہا — اسکو خورشید عراقی میں نہ لا

تا فسرده می‌بود آن اژدهات — لقمهٔ اویی چو او یابد نجات
تا ترا افسردہ رہوے اژدہا — تجکو وہ کھائے اگر ہووے رہا

[illegible]

بیان ہدایت کرنا اور حضرت کا ... فرعون کا ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

[illegible]

جواب دینا موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کو اور راہ ہدایت ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

راضی اور رضا کر ہوں سب ہیں یا [illegible]	یاں پہ سوا [illegible]	[illegible]	این طرف [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] خوار و زار [illegible]	پیش حق [illegible]
بات اک کہتا ہوں میں [illegible]	رو سیہ اللہ [illegible]	از [illegible] اینها [illegible] خدا	از سیه رویان کند [illegible]
عزت آگی [illegible] خاصوں [illegible]	آدم و ابلیس [illegible]	[illegible]	آدم و ابلیس [illegible]
شرح حق [illegible]	[illegible]	شرح حق [illegible]	[illegible]

جواب دینا فرعون کا موسیٰ علیہ السلام کو اور مہلت چاہنا چالیس روز کی موسیٰ علیہ السلام سے

پاسخ دادن فرعون موسی علیه السلام را و مهلت خواستن [illegible] از موسی علیه السلام

بولا فرعون [illegible]	آج ہیں فرعون [illegible] حکم [illegible]	گفت فرعونش [illegible]	[illegible]
اہل عالم کیا [illegible]	[illegible]	[illegible] اهل جهان	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جمع لاؤں ساحران [illegible]	اور [illegible]	جمع آرم ساحران [illegible]	[illegible]
ایک دو دن میں [illegible]	مہلت اب چالیس دن کی [illegible]	[illegible]	[illegible]

جواب دینا موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کو

جواب دادن موسی علیه السلام فرعون را

بولا موسیٰ [illegible] اجازت [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مار ڈالیں [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جواب دینا فرعون کا موسیٰ علیہ السلام کو اور وحی آنا موسیٰ علیہ السلام پر

جواب فرعون موسی علیه السلام را و وحی آمدن [illegible] موسی علیه السلام

بولا [illegible] مہلت چاہیے	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	حق تعالی وحی کردش در زمان	[illegible]
مہلت اب چالیس دن کی [illegible]	[illegible]	این چهل روزش بده مهلت [illegible]	تا سگالد مکرها او نوع نوع
تا کرے کوشش [illegible]	[illegible]	[illegible] که من خفته ام	[illegible]

[illegible]

حیلہ ہاشان را ہمہ برہم زنم | وانچہ افزایند من بر کم زنم

انکے حیلوں کو سب ہم توڑ دینگے | وہ جو بڑھاوینگے ہم اسکو کم کر دینگے

آب را آرند من آتش کنم | نوش و خوش گیرند من ناخوش کنم

اگر وہ پانی لاوینگے تو ہم آگ کر دینگے | خوش و شیرین کو ہم ناخوش کر دینگے

مہر پیوندند من ویران کنم | آنچہ اندر وہم نایدشان کنم

جو محبت باندھینگے ہم اسکو ویران کر دینگے | جو انکے وہم میں نہ آوے وہ کرینگے

تو مترس و مہلتش دہ دیر و دراز | گو سپہ گرد آر و صد حیلت بساز

تو نہ ڈر اور مہلت دے دیر دراز | کہو فوج لاوے اور سو حیلہ کرے

مہلت دادن موسی علیہ السلام فرعون را تا ساحران را جمع کند

مہلت دینی موسی علیہ السلام کی فرعون کو تا ساحروں کو جمع کرے

گفت امر آمد برو مہلت ترا | من بجای خود شدم رستی ز ما

بولا آیا حکم ہوا مہلت تجھے | میں اپنی جگہ گیا اور تو چھوٹا ہم سے

او ہمی شد واژدہا اندر عقب | چون سگ صیاد دانا و محب

وہ گیا اور اژدہا پیچھے چلا | دانا کتا جس طرح صیاد کا

چون سگ صیاد جنبان کردہ دم | سنگ را میکرد ریگ او زیر سم

وہ ہلاتا جوں سگ صیاد دم | ریزہ کرتا سنگ کو وہ زیر سم

سنگ و آہن را بدم در می کشید | خرد می خایید آہن را پدید

سنگ و آہن کو وہ دم سے کھینچتا | ظاہرا آہن کے ٹکڑے چباتا

در ہوا میکرد خود بالای برج | کہ ہمی شد از روی رومی و گرج

اور ہوا میں جاتا بالاے برج | بھاگتی تھی اس سے قوم روم و گرج

کفک می انداخت چون اشتر ز کام | قطرۂ بر ہر کہ زد شد جذام

جھاگ منہ سے اونٹ کی مانند ڈالتا | خون بگڑتا اسکا جس پر پڑ جاتا

ژغژغ دندان او دل می شکست | جان شیران سیہ می شد ز دست

دانت کی آواز سے دل ٹوٹتا | اور ہوتی جان شیروں کی ہوا

چون بقوم خود رسید آن مجتبی | شدق او بگرفت باز او شد عصا

جب وہ اپنی قوم میں پہنچا | اسکا جبڑا پکڑا ہوا وہ پھر عصا

تکیہ بر وی کرد و میگفت ای عجب | پیش ما خورشید و پیش خصم شب

تکیہ اس پر کر کے کہتا تھا اے عجب | ہمکو ہے خورشید دشمن کو ہے شب

ای عجب چون می نبیند این سپاہ | عالمی پر آفتاب چاشتگاہ

اے عجب کیوں نہ دیکھے یہ سپاہ | ہے جہان میں آفتاب چاشتگاہ

چشم باز و گوش باز و این ذکا | خیرہ ام در چشم بندی خدا

کان آنکھیں کھلی ہیں اور یہ ذکا | اس نظر بندی حق کو دیکھ کر حیران ہوں

من ازیشان خیرہ ایشان ہم ز من | از بہاری خار ایشان من سمن

اسے میں حیران وہ بھی مجھ سے | بہار ہی سے خار وہ اور گل ہون میں

پیششان بردم بسی جام رحیق | سنگ شد آبش بپیش این فریق

آگے انکے لیگیا میں جام بسے | وہ ہوا سنگ آب انکے سامنے

دستہ گل بستم و بردم بہ پیش | ہر گلی چون خار گشت و نوش نیش

باندھ گلدستہ میں آگے لے گیا | ہوا نیش اور گل ہر اک کانٹا ہوا

آن نصیب جان بیخویشان بود | چونکہ با خویشند پیدا کی شود

بیخودوں کا حصہ ہے جان سے | باخودوں کو کسطرح حاصل ہو وہ

خفتۂ بیدار باید پیش ما | تا بہ بیداری ببیند خوابہا

ہاں ہمیں سوتا ہوا بیدار ہو | تاکہ بیداری میں دیکھے خواب کو

دشمن این خواب خوش شد فکر خلق | تا نخسپد فکرتش بستست حلق

فکر خلق اس خواب خوش کی ہے عدو | تا نہ سووے فکر باندھے حلق کو

حیرتی باید کہ روبد فکر را | خوردہ حیرت فکر را و ذکر را

چاہیے حیرت کہ جھاڑے فکر کو | کھا لے حیرت فکر اور ذکر کو

ہر کہ کاملتر بود او در ہنر | او بمعنی پس بصورت پیشتر

ہنر میں جو کامل ہو وہ ہے | معنی میں پیچھے صورت میں آگے

[illegible]

[illegible]

بلا انا للہ و انا الیہ راجعون [illegible] السابقون السابقون [illegible]

[illegible]

راجعون گفت و رجوع این سان بود | که گله واگردد و خانه رود
چونکه گله بازگردد از ورود | پس فتد آن بز که پیش‌آهنگ بود
پیش افتد آن بز لنگ پسین | اضحک الرجعی وجوه العابسین
از گزافه کی شدند این قوم لنگ | فخر را دادند و بخریدند ننگ
پاشکسته می‌روند این قوم حج | از حرج راهیست پنهان در فرج
دل ز دانشها بشستند این فریق | زانکه این دانش نداند آن طریق
دانشی باید که اصلش زان سرست | زانکه هر فرعی به اصلش رهبرست
هر پری بر عرض دریا کی پرد | تا لدن علم لدنی می‌برد
پس چرا علمی بیاموزی به مرد | کش بباید سینه را زان پاک کرد
پس مجو پیشی ازین سر لنگ باش | وقت واگشتن تو پیش‌آهنگ باش
آخرون السابقون باش ای ظریف | بر شجر سابق بود میوه طریف
گرچه میوه آخر آید در وجود | اول است او زانکه او مقصود بود
چون ملایک گوی لا علم لنا | تا بگیرد دست تو علمتنا
گر درین مکتب ندانی تو هجی | همچو احمد پری از نور حجی
گر نباشی نامدار اندر بلاد | گم نه‌ای الله اعلم بالعباد
اندرین ویرانه کان معروف نیست | از برای حفظ گنجینه زرست
موضع معروف کی بنهند گنج | زین قبل آمد فرج در زیر رنج
خاطر آرد بس شکال اینجا ولیک | بسکلد اشکال را استور نیک
هست عشقش آتشی اشکال‌سوز | هر خیالی را بروبد نور روز
هم از آن سو جو جواب ای مرتضی | کین سؤال آمد از آن سو مر ترا
گوشهٔ بی‌گوشهٔ دل شهرهیست | تاب لا شرقی و لا غربی ز مه‌ست
تو ازین سو و از آن سو چون گدا | ای که معنی چه می‌جویی صدا
هم از آن سو جو که وقت درد تو | می‌شوی دو تا همه ای درد تو
وقت درد و مرگ آن سو می‌نمی | چونکه دردت رفت چونی اعجمی
وقت محنت گشته‌ای الله‌گو | چونکه محنت رفت گویی راه کو

[illegible]

[illegible]

در دو عالم کے وقت یاد آیا کو جسکا | جب ہر خوش ہوا تو کہا عاقل ہے
ابن بچے ہر کہ حق کو سب شبہہ | چونکہ ہو اپنے جسے تو پھر سہدا
جب عقل ہوش ہی ہو قصور | گاہ غافل ادر گہہ ہو وسے دنبور
عقل جزوی کچھ وکہیں ران ہے | عقل کل ایمن شکوک سے ہے
لے تو حیرت پیچ عقل و ہوش کو | جا تو خواری میں بخارا کو تو
اپنی راہیں اگر اپنے دردن | اہل عقل اسکے ہیں لا یفقہون
اس سے زن میں جو ہوا اسپنا تبلا | بس ہکایت سے حکایت بن گیا
جسن قصہ سے عدم میں ہی گیا | تا تقلب ساجدین میں ہو مرا
نہ یہ کہ حکایت ہو پیش مرد کار | وصف حال ادر حضور یار غار
حرف قرآن کو اساطیر اولین | جو کہا بوجہل نے از راہ کین
لامکان کہ نور حق اسمیں عیاں | ماضی و مستقبل و حال ہیں کہاں
تیری نسبت ماضی و مستقبل ہر دو | دونوں ہیں ایک چیز تو جانے کہ دو
ایک تن اسکا پدر ہمارا پسر | زید کے نیچے ہے چھت عمرو کے زبر
نسبت زیر و زبر دو کس سے ہو | ورنہ چھت ایک چیز خود تو جان لے
مثل اسکا نہیں ہے بلکہ یہ سخن | معنی نو سے ہے قاصر حرف کہن
لب جو نہیں چپ رہو لب کو بند | بے لب و ساحل ہے دریا ئے قند
بات یہ ہے انتہا پھر لوٹ جا | جانب فرعون کہا آہستہ گیا

چون شدی زوتر از آن بالاتری | در زمان در دو عالم پادشہی
هر کہ شیدا شد بود دائم بکن | این از آن آمد کہ حق را بنگیان
گاہ چیرہ گشت و گہ جہ بیرون | آنکہ در عقل گمان هستش حجب
عقل کلی ایمن از ریب المنون | عقل جزوی گاہ چیرہ گہ نگون
رو بخواری نی بخارا ای پسر | عقل بفروش و هنر حیرت بخر
سالکان را زو عقلش لا یفقهون | تا بخارا ای دگر یابی درون
کز حکایت ما حکایت گشته ایم | ما چه خود را در سخن آغشته ایم
تا تقلب یابم اندر ساجدین | من عدم و افسانه گردم در حنین
وصف حال است و حضور یار غار | این حکایت نیست پیش مرد کار
حرف قرآن را بد آنست از نفاق | آن اساطیر اولین که گفت عاق
ماضی و مستقبل و حال از کجاست | لامکانی که درو نور خداست
هر دو یک چیزند پنداری که دو | ماضی و مستقبلش نسبت به تست
بام زیر زید و بر عمرو آن زبر | یک تنی او را پدر ما را پسر
سقف سوی خویش یک چیز است و بس | نسبت زیر و زبر شد زان دو کس
قاصر از معنی نو حرف کهن | نیست مثل آن مثال است این سخن
بی لب و ساحل بدست این بحر قند | چون لب جو نیست مشکا لب ببند
سوی فرعون و مدارا تا چه کرد | این سخن پایان ندارد بازگرد

بھیجنا فرعون کا اطراف شہر ان ساحروں کی طلبی میں

فرستادن فرعون بمداین در طلب ساحران

ہو گیا موسیٰ جو رخصت فرعون سے | اہل مشورت ان شیروں کو کہا
جتمع ہو کے آمادہ ہو سے | وہ ہراک نے اپنی اپنی رائے دی
آخر اس ہامان بے سامان نے | راہ دیکھ اک تابانی راہ سے
کہا اے شاہ اظہر جو غم بڑا ہا | ساحروں کو جمع کر جلدی بلا
ہیں ہماری سلطنت میں ساحران | شہر میں ہر ایک ہے فرد زمان
جمع انکو کیجئے تو سب اطراف سے | ہے مصلحت یہ مصر کی اطراف سے

چونکہ موسیٰ بازگشت و او بماند | اہل رای و مشورت را پیش خواند
مجتمع گشتند و گفتند بایدش | همچو کس کردند بر حق فکر و رای
عاقبت هامان بی سامان و دون | رای پیش و کردش رهنمون
کای شہنشاہ ز فرعون غم فزود | ساحران را جمع باید کرد زود
در ممالک ساحران داریم ما | هر یکی در سحر فرد و منتها
مصلحت آنست کز اطراف مصر | جمع آردشان شه و صراف مصر

بھیجے اسنے آدمی اطراف کو | ساحروں کو تا بلا کر لائیں وہ
جس طرف تھے نامور ساحران | بس بھیجے تیز رو وہ سب رواں
دو کہ تھے مشہور ساحر دو جوان | سحر انکا ماہ کے دل میں رواں
ماہ کا دودھ دوہتے تھے عیان | بیٹھ مٹکے پر سفر کرتے تھے ہر آن
شکل اک کھادی کی کرکے چاندنی | ناپ کر کے بیچ دیتے جلد وہ
دام لیتے مشتری آگاہ ہو | پیٹتے حسرت سے پھر رخسار کو
ایسے تھے جادو میں بہت استاد وہ | اور نہ تھے ہمسری کے طور سے
جبکہ پہونچا انکو یہ پیغام شاہ | کہ بلاکر تمسے لیوے کام شاہ
اسلیے کہ آئے ہیں درویش دو | شہ کو گھیرا ہوا اور اسکے قصر کو
پاس انکے کچھ نہیں ہے جز عصا | حکم سے ہوتا ہے انکے اژدہا
شاہ و لشکر عاجز ہو گئے | اور ان دو کے سبب ہیں چیختے
چارہ جوئی کے لیے تمکو بلا | شاہ نے بھیجا تمہارے پاس ہاں
دفع انکے میں علاج اب تم کرو | گنج سے وہ ان عوض دیگا
دونوں ساحر کو یہ پیغام کر دیا | دل میں انکے بس پڑا خوف و رجا
جنسیت کی رگ گئی جب انکی | سر رکھا زانوں پہ
مکتب دبستان زانو صوفی کے لیے | حل مشکل کو دو زانو سحر

او بسی مردم فرستاد آن زمان | در نواحی بهر جمع جادوان
هر طرف که ساحری بد نامدار | کرد پران سوی او ده پیک کار
دو جوان بودند ساحر مشتهر | سحر ایشان در دل مه مستمر
شیر دوشیده ز مه فاش آشکار | در سفرها رفته بر خمی سوار
شکل کرباسی نموده آفتاب | او بپیموده فروشیده شتاب
سیم برده مشتری آگه شده | دست از حسرت به رخها برزده
صد هزاران همچنین در جادوی | بوده منشی و نبوده چون روی
چون بدیشان آمد این پیغام شاه | کز شما شاه است اکنون چاره‌خواه
از پی آنکه دو درویش آمدند | بر شه و بر قصر او موکب زدند
نیست با ایشان بغیر یک عصا | که همی گردد به امرش اژدها
شاه و لشکر جمله بیچاره شدند | زین دو کس جمله به افغان آمدند
چاره جویان شده را پیش شما | شاه ازان ارسال فرستاد تا
چاره سازید اندر دفع شان | گنجها بخشد عوض شه بیکران
آن دو ساحر را چو این پیغام داد | ترس و مهری در دل هر دو فتاد
عرق جنسیت چو جنبیدن گرفت | سر بزانو برنهادند از شگفت
چون دبیرستان صوفی زانو است | حل مشکل را دو زانو جادو است

جانا ان دونوں ساحروں کا باپ کی قبر پر اور پوچھنا اسکی روح سے حقیقت موسی علیہ السلام کی

رفتن آن دو تن ساحر بر سر گور پدر و پرسیدن از روان او حقیقت موسی علیه السلام را

پوچھا ماں سے کہ اے ماں چل دکھا | گور بابا کی ہمیں بتلا دے تو
گور تک بابا کی ان کو لے گئی | تین روزے شاہ کی خاطر رکھے
اور یہ بولے کہ اے بابا یہاں | شاہ نے پیغام بھیجا ہے
تنگ کیا ہے سخت اسے دو مردوں نے | بیچ لشکر آبرو لی انکی ہے
لشکر و ہتھیار نہیں پاس انکے ہے | جز عصا پر وہ عصا آفت ہے
تو گیا سچے جہان پاک میں | گرچہ ظاہر میں تو سویا خاک میں

بعد از آن گفتند ای مادر بیا | گور بابا کو تو ما را ره نما
بردشان بر گور او بنمود راه | پس سه روزه داشتند از بهر شاه
بعد از آن گفتند ای بابا بجا | شاه پیغامی فرستاد از وجا
که دو مرد او را بتنگ آورده‌اند | آبروش پیش لشکر برده‌اند
نیست با ایشان سلاح و لشکری | جز عصا و در عصا شور و شری
تو جهان راستان در رفته | گرچه در صورت بخاکی خفته

وہ اگر ہے سحر دے ہمکو خبر | گر خدا والا ہے اے جان پدر
بھی خبر دے تاکہ ہم سجدہ کریں | آپ کو اس کیمیا پہ ہم کسیں
ہم ہیں نا امید اک امید ملے | ہیں شب ظلمت میں خورشید اک ملے
گمرہی سے نکلیں رہ ہمکو ملے | زندہ در ہیں کرم تا ہمکو ملے

آن اگر سحرست وہ ما را خبر | ور خدائی باشد ای جان پدر
ہم خبر دہ تا کہ ما سجدہ کنیم | خویش را بر کیمیائی بر زنیم
نا امیدانیم امیدی در رسد | ور شب ادبار خورشیدی رسد
از ضلال ہم آئیم در راہ رشد | زندگانیم و کرم ما را کشد

جواب دینا ساحر مردہ کا فرزندوں اپنے کو

خواب میں اسنے کہا اے بچو پسر | کہہ نہیں سکتا ہوں ظاہر جو خبر
صاف کہنے کی اجازت نہ مجھے | ہے پنہان راز آنکھوں سے مرے
اک نشانی تمکو بتلاتا ہوں میں | تا کہ ظاہر ہو یہ پوشیدہ یقین
نور دیدہ جاؤ تم جو اس جگہ | آنکھ سونے کی کرو دریافت جا
جس گھڑی کہ سوتا ہو وہ حکیم | اس عصا کو لیو تم چھوڑو بیم
گر چرا لو وہ عصا ہو جادوگر | جانتے ہو چارہ ساحر پسر
گر نہ لے سکے ہو حق والا ہے وہ | اور رسول حق نبی اقدس ہے وہ
شرق سے تا غرب فرعون لے جہاں | حق سے ماہر وہ لڑے نہیں بہاں
یہ نشان سچا دیا اے جان باپ | لکھ رکھو واللہ اعلم بالصواب
جبکہ سوتا ہے ساحر اس گھڑی | سحر کرتا ہے نہ اسکا رہبری
سو گئے چرواہا ہو گرگ کو | کیونکہ کوشش ہو گی بیکار جو
پردہ حیوان جسکا چرواہا خدا | گرگ کا کب ہو اس جا ہو رسا
حق کرے جادو تو حق ہو اور روا | جادوگر کرتا ہے جو حق کو برملا
یہ نشان روشن ہے اے جان پدر | گر مرے حق دل سے کر یہ بشیر

جواب گفتن ساحر مردہ با فرزندان خود

گفت شان در خواب کای اولاد من | نیست ممکن ظاہر این را دم زدن
فاش و مطلق گفتنم دستور نیست | لیک راز از پیش چشمم دور نیست
لیک بنمایم نشانی با شما | تا شود پیدا شما را این خفا
نور چشمانم چو آنجا گہ رسید | از مقام خفتنش آگہ شوید
آن زمان کان حکیم خفتہ است | آن عصا را قصد کن بگذار بیم
گر بدزدیدی ساحرست آن | چارہ ساحر شما را حاضرست
ور نتوانید ہان آن ایزدیست | او رسول ذو الجلال و مہتدیست
گر جہان فرعون گیرد شرق و غرب | سرنگون آید ز حق در گاہ حرب
این نشان راست دادم جان باب | بر نویسید اللہ اعلم بالصواب
جان بابا چون بخسپد ساحری | سحر و مکرش را نباشد رہبری
چونکہ چوپان خفت گرگ ایمن شود | چونکہ خفت آن جہد او ساکن شود
لیک حیوانی کہ چوپانش خداست | گرگ را آنجا امید و رہ کجاست
جادوئی کہ حق کند حقست و راست | جادوئی خواندن مر آن حق را خطاست
جان بابا این نشان قاطعست | گر بمیرد نیز حقش رافعست

قرآن مجید کو تشبیہ دینا ساتھ عصا موسی علیہ السلام کے اور وفات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو تشبیہ دینا ساتھ خواب موسی علیہ السلام کے اور عیبان تغییر قرآن کو ساتھ ان ساحر بچوں کے کہ ارادہ لیجانے عصا کا کیا جو موسی علیہ السلام کو سوتا پایا

تشبیہ کردن قرآن مجید را بعصای موسی علیہ السلام و وفات مصطفی علیہ السلام را تشبیہ نمودن بخواب موسی علیہ السلام و قاصدان تغییر قرآن را بآن دو ساحر بچہ کہ قصد بردن عصا کردہ بودند چون موسی علیہ السلام را خفتہ یافتند

حق نے احمد سے کیا اس عہد کو | فوت گر تو ہووے قرآن فوت نا ہو
خود قرآن کا حافظ ہوں میں | بیش و کم قرآن میں کرنے نہ دوں
دونوں عالم میں ترا حافظ ہوں | دور یاغی کو حدیث سے کروں
بیش و کم کوئی نہ اس میں کر سکے | مجھسے بہتر اور نگہبان مت طلب کر
دن بدن رونق تری زیادہ کروں | سیم و زر پر نام تیرا کھدواؤں
منبر و مسجد کروں تیرے لیے | قہر میرا ہے تیرا قہر ہے
ڈر سے خفیہ نام تیرا لیتے ہیں | اور نماز میں ہو کے مخفی چھپتے ہیں
خفیہ تیرے نام کو لیتے ہیں | [illegible]
کافروں کے ڈر سے چونکہ ہیں لعین | دین تیرا چھپتا ہے زیر زمین
میں منارہ کروں عالم میں تمام | اور ہر دو دیدہ کروں اندھا عاق
تیرے چاکر شہر لیں اور عز و جاہ | دین تیرا ماہی سے تا ماہ
باقی رکھوں تا قیامت دین ترا | نسخ دین سے تو نہ ڈر اے مصطفی
اے پیمبر تو نہیں جادوگر ہے تو | تو ہے صادق خرقۂ موسی ہے تو
ہے قرآن تیرا مثل عصا | کفر کو کھاتا ہے مثل اژدہا
خاک کے نیچے اگر سوتا ہے تو | چون عصا جان سے جو کہتا ہے تو
گرچہ تو سوتا ہے نیچے خاک کے | چون عصا آگاہ تیرا قول ہے
مدعی تیرا عصا کب پا سکے | سو تو اے سلطان مبارک نیند ہے
سویا تن اور نور جان آسمان پہ | [illegible]
فلسفی اور قول اسکا جو کہ ہے | [illegible]
وہ کیا اس سے زیادہ جو کہا | وہ کہ سویا بخت بیدار اسکا تھا

مصطفی را وعده کرد الطاف حق | گر بمیری تو نمیرد این سبق
من کتاب و معجزت را رافعم | بیش و کم کن را ز قرآن مانعم
من ترا اندر دو عالم حافظم | طاعنان را از حدیثت رافضم
کس نتاند بیش و کم کردن درو | تو به از من حافظی دیگر مجو
رونقت را روز روز افزون کنم | نام تو بر زر و بر نقره زنم
منبر و محراب سازم بهر تو | در محبت قهر من شد قهر تو
نام تو از ترس پنهان می‌گویند | چون نماز آرند پنهان می‌شوند
خفیه می‌گویند نامت را کنون | خفیه هم بانگ نماز ای ذو فنون
از هراس و ترس کفار لعین | دینت پنهان می‌شود زیر زمین
من مناره پر کنم آفاق را | کور گردانم دو چشم عاق را
چاکرانت شهرها گیرند و جاه | دین تو گیرد ز ماهی تا بماه
تا قیامت باقیش داریم ما | تو مترس از نسخ دین ای مصطفی
ای رسول ما تو جادو نیستی | صادقی هم خرقهٔ موسیستی
هست قرآن مر ترا همچون عصا | کفرها را در کشد چون اژدها
تو اگر در زیر خاکی خفته‌ای | چون عصا دان آنچه گفتی گفته‌ای
گرچه باشی خفته تو در زیر خاک | چون عصا آگه بود آن گفته پاک
قاصدان را بر عصایت دست نی | تو بخسپ ای شه مبارک خفتنی
تن بخفته نور جان در آسمان | بهر پیکار تو زه کرده کمان
فلسفی و آنچه پوزش می‌کند | قوس نورت تیر دوزش می‌کند
آنچنان کرد و از آن افزون که گفت | او بخفت و بخت و اقبالش نخفت

باقی حکایت موسی علیہ السلام کی

جبکہ ساحر سو گیا جان پدر | کام بے رونق ہوا اُسکا بتر
گورستان کی روان دونوں ہوے | مصر تک وہ جلد لڑنے کے لیے
مصر کو اس کام کی خاطر گئے | موسی و ہرون کو تھے اُسکے ڈھونڈتے

بقیہ حکایت موسی علیہ السلام

جان بابا چونکه ساحر خواب شد | کار او بی رونق و بی آب شد
هر دو آمد گورش و آنگه بگفت | تا بهر از بهر آن پیکار رفت
چون بجد از بهر آن کار آمدند | طالب موسی و خانه‌اش شدند

اتفاق افتادگان رو در رود / موسی اندر زیر نخلی خفته بود
پس نشان دادندشان مردم که رو / سوی نخلستان بجو [illegible]
آمدند آن هر دو تا خرما بنان / خفته بود او لیک بیدار جهان
بهر نازش بسته بود او چشم سر / عرش و فرشش جمله در چشمش نظر
ای بسا بیدار چشم خفته دل / خود چه بیند دید اهل آب و گل
وانکه دل بیدار دارد چشم سر / گر بخسپد برگشاید صد بصر
گر تو اهل دل نه بیدار باش / طالب دل باش و در پیکار باش
ور دلت بیدار شد میخسپ خوش / نیست غایب ناظرت از هفت و شش
گفت پیغمبر که خسپد چشم من / لیک کی خسپد دلم اندر وسن
شاه بیدارست حارس خفته گیر / جان فدای خفتگان دل بصیر
وصف بیداری دل ای معنوی / در نگنجد در هزاران مثنوی
چون بدیدندش که خفته است او دراز / بهر دزدی عصا کردند ساز
ساحران قصد عصا کردند زود / کز پسش باید شدن وانگه ربود
اندکی چون پیشتر کردند ساز / اندر آمد آن عصا در اهتزاز
آنچنان بر خود بلرزید آن عصا / کان دو بر جا خشک گشتند [illegible]
بعد از آن شد اژدها و حمله کرد / هر دوان بگریختند و روی زرد
رو در افتادن گرفتند از نهیب / غلط غلطان منهزم [illegible]
پس یقینشان شد که هست از آسمان / زانکه می‌دیدند حد ساحران
پس ازین رو علم سحر آمد حقیر / [illegible]
بعد از آن اطلاق و تبشان شد پدید / کارشان تا نزع و [illegible]
پس فرستادند مردی در زمان / سوی موسی از برای عذر آن
کامتحان کردیم ما [illegible] / امتحان تو اگر نبود حسد
مجرم شاهیم ما را عذر خواه / ای تو خاص الخاص درگاه اله
عفو کرد و در زمان نیکو شدند / پیش موسی ساجد [illegible]
درگذر از ما که کردیم بد / ای ترا الطاف و فضل بیحد

اتفاقاً پہونچے وہ جس دم وہاں / موسیٰ تھے نخلستان میں سوتے وہاں
پس بتایا لوگوں نے ان کو نشان / سو یا نخلستان میں ہیں وہ جاؤ وہاں
آئے نخلستان میں وہ دونوں جواں / سوتا تھا پر تھا وہ بیدار جہاں
بند کی ناز سے تھی چشم سر / عرش و فرش اسکے تھا سب پیش نظر
ہیں بہت سے بیدار چشم و خفتہ دل / دیکھے کیا خود چشم اہل آب و گل
جو کہ دل بیدار رکھے چشم سر / گر ہو خفتہ کھولتا ہے سو بصر
گر تو اہل دل نہیں بیدار رہو / دل کا طالب ہو و بس لڑتا رہو
گر ہوا دل بیدار سو تو خوب سا / نہیں چھپا تجھ سے شش جہت سے ناظر ترا
کہے حضرت سوتی ہے گو چشم میں / پر نہ خفتہ ہو مرا دل [illegible]
شاہ بیدار و نگہبان خفتہ ہو / جان فدا اس خفتہ بیدار پر
دل کی بیداری کا وصف اے معنوی / کب سمائے گر ہوں صدہا مثنوی
دیکھا موسیٰ کو کہ ہے سوتا ہوا / [illegible]
[illegible] بس لیا قصد عصا / چاہئے ہم پیچھے سے لاویں وہ اٹھا
آگے بیٹھنے کا ارادہ جو کیا / بس میں حرکت کے آیا وہ عصا
[illegible] / [illegible]
بعد وہ حملہ کیا ہے اژدہا / دونوں بھاگے [illegible]
[illegible] / [illegible]
آسمانی ہے یقین انکو ہوا / [illegible] ساحری کی انتہا
[illegible] / [illegible]
[illegible] / کام انکا نزع تک [illegible]
بھیجا موسیٰ پاس انہوں نے آدمی / عذر خواہی کے لیئے [illegible]
امتحان کرنا ہمیں لائق نہ تھا / [illegible]
مجرم شہ ہیں ہمارا عذر چاہ / تو ہے خاص الخاص درگاہ اله
[illegible] / آئے موسیٰ کے وہ سجدے میں گرے
[illegible] / تجھ پہ ہے الطاف اور فضل خدا

[illegible] حال آگے ہو فافہم ۱۲

بولا موسی میں نے بخشا اے کرام | ہو گئی بس تم پہ دوزخ اب حرام
میں نے خود دیکھا نہ تم کو اے دو یار | عذر سے لاعلم جانو خود کو یار
اسطرح بیگانہ شکل و آشنا | جنگ میں تم آؤ پیش بادشا
یاد ہوں جو کچھ کہ افسون میں تمہیں | ظاہر و باطن سے لاؤ جنگ میں
پس زمیں چومی انہوں نے اور گئے | منتظر رہ وقت فرصت کے رہے

گفت موسی عفو کردم ای کرام | گشت بر دوزخ تن و جانتان حرام
من شما را خود ندیدم ای دو یار | اعجمی سازید خود را اعتذار
همچنان بیگانه شکل و آشنا | در سفر آیید پیش پادشا
آنچه باشد مر شما را از فنون | جمع آرید از برون و اندرون
پس زمین را بوسه دادند و شدند | انتظار وقت فرصت می‌بدند

جمع ہونا ساحروں کا اطراف سے فرعون کے پاس اور خلعت پانا و چھاتی ٹھوکنا اور فخر کرنا کہ حمایت روائی ہم کرینگے

جمع آمدن ساحران از مداین پیش فرعون و تشریف یافتن و دست بر سینه کردن که قهر خصم این کار را دفع بر آوریم

پاس فرعون کے وہ سب ساحر گئے | بھاری بھاری خلعت انکو دیے گئے
اور کیے وعدے کئی پہلے دیے | کچھ غلام و اسپ نقد و جنس سے
پھر کہا فرعون نے ہاں اے سابقان | جیتے تم نکلے جو اندر امتحان
ہے قدر تم پر کروں گا میں عطا | کہ پھٹیگا پردۂ جود و سخا
بولے سب یہ کہ باقبال شاہ | ہم ہوں غالب کام ہو اسکا تباہ
صفدر اس فن میں ہیں ہم اور پہلوان | کب مقابل ہو کوئی اندر جہان
ذکر موسی بند خاطر ہو گیا | کہ حکایت میں یہ پہلے ہو چکا
ذکر موسی بہر روپوشی ہے لے | نور موسی نقد تیرا یار ہے
موسی و فرعون تیری ہستی میں ہیں | ڈھونڈو ان دو دشمنوں کو اپنے بیچ
تا قیامت نسل موسی سے ہے | گو چراغ اب دوسرا نور ایک ہے
یہ چراغ و بتی گرچہ دوسری | دوسرا نور اسکا نہیں ہے اے اخی
گر نظر شیشہ پہ ہو ہے گمرہی | کیونکہ شیشہ میں ہے اعداد دوئی
گر نظر ہو نور پہ تیری چھٹے | تو دوئی اور جسم کے اعداد سے
ہے نظرگہ سے یہ اے مغز وجود | اختلاف مومن و گبر و جہود

تا بفرعون آمدند آن ساحران | دادشان تشریفهای بیکران
وعده‌هاشان کرد و هم پیشین بداد | بندگان و اسپان و نقد و جنس و زاد
بعد از آن میگفت هان ای سابقان | گر فزون آیید اندر امتحان
بر فشانم بر شما چندین عطا | که بدرد پرده جود و سخا
پس بگفتندش باقبال تو شاه | غالب آییم و شود کارش تباه
ما درین فن صفدریم و پهلوان | کس ندارد پای ما اندر جهان
ذکر موسی بند خاطرها شده است | کین حکایتهاست که پیشین بده است
ذکر موسی بهر روپوش است لیک | نور موسی نقد تست ای مرد نیک
موسی و فرعون در هستی تست | باید این دو خصم را در خویش جست
تا قیامت هست از موسی نتاج | نور دیگر نیست دیگر شد سراج
این سفال و این فتیله دیگرست | لیک نورش نیست دیگر زان سرست
گر نظر در شیشه داری گم شوی | زانکه از شیشه است اعداد دوی
ور نظر بر نور داری وا رهی | از دوی و اعداد جسم منتهی
از نظرگاهست ای مغز وجود | اختلاف مؤمن و گبر و جهود

اختلاف کرنا بیچ کیفیت شکل ہاتھی کے شب تاریک میں

اختلاف کردن در چگونگی شکل پیل در شب تار

خانۂ تاریک میں اک فیل تھا | لائے تھے ہندو دکھانے کو بھلا

پیل اندر خانه تاریک بود | عرضه را آورده بودندش هنود

از برای دیدنش مردم بسی	اندران ظلمت همی شد هر کسی
دیدنش با چشم چون ممکن نبود	اندران تاریکیش کف می بسود
آن یکی را کف بخرطوم اوفتاد	گفت همچون ناودانست این نهاد
آن یکی را دست بر گوشش رسید	آن برو چون بادبیزن شد پدید
آن یکی را کف چو بر پایش بسود	گفت شکل پیل دیدم چون عمود
آن یکی بر پشت او بنهاد دست	گفت خود این پیل چون تختی بدست
همچنین هر یک بجزوی چون رسید	فهم آن میکرد هر جا می شنید
از نظرگه گفتشان بد مختلف	آن یکی دالش لقب داد این الف
در کف هر کس اگر شمعی بدی	اختلاف از گفتشان بیرون شدی
چشم حس همچون کف دستست و بس	نیست کف را بر همه آن دسترس
چشم دریا دیگرست و کف دگر	کف بهل وز دیده دریا نگر
جنبش کفها ز دریا روز و شب	کف همی بینی و دریا نه عجب
ما چو کشتیها بهم بر میزنیم	تیره چشمیم و در آب روشنیم
ای تو در کشتی تن رفته بخواب	آب را دیدی نگر در آب آب
آب را آبیست کو میراندش	روح را روحیست کو میخواندش
موسی و عیسی کجا بد کآفتاب	کشت موجودات را میداد آب
آدم و حوا کجا بود آن زمان	که خدا افگند این زه در کمان
این سخن هم ناقص است و ابترست	آن سخن که نیست ناقص آن سرست
گر بگویم زان بلغزد پای تو	ور نگویم هیچ ازان ای وای تو
ور بگویم در مثال صورتی	بر همان صورت بچفسی ای فتی
بسته پایی چون گیا اندر زمین	سر بجنبانی به بادی بی یقین
لیک پایت نیست تا نقلی کنی	یا مگر پا را ازین گل بر کنی
چون کنی پا را حیاتت زین گلست	این حیاتت را روش بس مشکلست
چون حیات از حق بگیری ای روی	پس غنی گردی ز گل سر دل روی
شیرخواره چون ز دایه بگسلد	لوت خواره شد مر او را می هلد

مردم اسکے دیکھنے کے واسطے	اندر اس تاریک گھر کے جو گئے
دیکھ سکتے تھے نہ اسکو آنکھ سے	ہاتھ تاریکی میں اسپر پھیرتے
چھوا ہاتھ ایک کا سونڈ پہ	بولا اسکا جسم پرنالہ سا ہے
ہاتھ اک کا کان کے اوپر گیا	مثل پنکھا اسکو وہ ظاہر ہوا
ہاتھ اکا پاؤں کے اوپر پھرا	بولا میں تھم جیسے ہاتھی دیکھا
ہاتھ اک نے پیٹھ کے اوپر رکھا	بولا یہ ہاتھی ہے خود اک تخت سا
اسطرح ہر جزو پر ہر اک گیا	سو سمجھا تھا وہی ہر جا سنتا تھا
وہ نظرگہ سے کہتے مختلف	دال نام اک نے رکھا اسنے الف
شمع گر ہر اک کے ہوتی ہاتھ میں	اختلاف ہوتا نہ انکی بات میں
چشم حس مثل ہتھیلی ہے و بس	سب ہاتھی کی نہیں سب پر دسترس
چشم دریا اور ہے جھاگ اور ہے	چھوڑ جھاگ اور دیکھ دریا آنکھ سے
رات دن دریا سے حرکت جھاگ کو	جھاگ کو تو دیکھے دریا کو تو
ہاتھ پاؤں مارتے ہم جوں کشتیاں	ہم ہیں اندھے آب روشن میں یہاں
کشتی تن میں گیا تو خواب میں	آب دیکھا دیکھ پھر آب آب میں
آب کو ہے آب جو جاری کرے	روح کو ہے روح کہ کھینچے ہے
موسی و عیسی کہاں تھے آفتاب	کھیت کو سب کا نکے دیتا تھا وہ آب
آدم و حوا کہاں تھے اس زماں	کہ خدا نے تھی چڑھائی یہ کمان
یہ سخن ناقص ہے ابتر ہے وہ	جو سخن ناقص نہیں اس جا کی ہے
گر کہوں اسکو تو لغزش پاؤں کی	گر نہ کچھ اس سے کہوں افسوس ہے
گر کہوں شکل مثالی میں کبھی	لپٹ جاوے تو شکل پر چپکا رہے
تو زمیں میں گھاس سا پابند ہے	سر ہلانے بے یقین کے باد سے
پر نہیں پاؤں ترا کہ تو چلے	یا نکال اس پاؤں کو تو خاک سے
کسطرح پا نکلے تو زندہ گل سے ہے	زندگی یہ تیری بس مشکل سے ہے
زندگی جو حق سے لے تو ہو غنی	گل سے نکلے دل میں جائے تو ای فتی
دودھ کا بچہ جو دائی سے چھٹے	کھانا کھائے تو وہ اسکو چھوڑ دے

مثل دانہ کہا ہے شیر خاک کو — دو ہونٹوں نے کہ شیر قوت دل سے تو | سینہ شیرزنی چون حبوب — چون نظام خویش از زوت ...
قوت حکمت سے کہا ہو روشن ہی تو — نور سے پردہ ہے تو جو کہ دور | در فن حکمت خور که شد نور بصر — ای تو نور بی حجب را ناپذیر
حجب کیا تو نے قبول ایجاد نور — تجھسے لے پر کرے تحفے ظہور | تا پذیرا کردی ای جان نور را — تا ببینی بی حجب مستور را
چون ستارہ سیر گردون تو کری — بے فلک بل سیر گردون تو کری | چون ستاره سیر بر گردون کنی — بلکه بی گردون سفر بی چون کنی
اس طرح جو نیست سے ہست آیا تو — کس طرح آیا کہو مست آیا تو | آنچنان کز نیست در هست آمدی — هین بگو چون آمدی مست آمدی
یاد رہا آنے کی رہ تجکو نہیں — پر کہوں کا رمز اک تجھسے ابھی | راههای آمدن یادت نماند — لیک رمزی با تو برخواهیم خواند
ہوش کو تو چھوڑ اسدم ہوش لا — گوش کو کر بند اسدم گوش کھول | هوش را بگذار آنگه هوش دار — گوش را بربند آنگه گوش دار
نہ نہیں کہتا ابھی تو خام ہے — تو بہار و نہیں نہ دیکھی ہے خزان | نی نگویم زانکه تو خامی هنوز — در بهاری و ندیدستی تموز
یہ جہان مثل درخت ہے ای کرام — اسپہ ہم جون میوہ ہا نیم خام | این جهان همچون درختست ای کرام — ما بر او چون میوه‌های نیم خام
شاخ کو مضبوط پکڑے خام ہے — کیونکہ خامی میں نہ لائق محل ہے | سخت گیرد خامها مر شاخ را — زانکه در خامی نشاید کاخ را
جب پکا اور ہوا شیرین بکار — شاخ ہو کم زور اسکی جبر بار | چون بپخت و گشت شیرین لب گزان — سست گیرد شاخها را بعد از آن
ہو جو اس اقبال سے شیرین دہان — آدمی پر سرد ہو ملک جہان | چون از آن اقبال شیرین شد دهان — سرد شد بر آدمی ملک جهان
ہے تعصب سخت گیری خام میں — ہیں جنین جب تک ہے ہی خون آشام | سخت گیری و تعصب خامی است — تا جنینی کار خون آشامی است
دوسری ایک چیز اک ہی اجاب کے — میں نہیں روح قدس تجھسے کہے | چیز دیگر ماند اما گفتنش — با تو روح القدس گوید بی منش
تو نہیں کہتا ہے اپنے کان میں — نہ میں نہ غیر میرا ہے تو میں | نی تو گویی هم بگوش خویشتن — نی من و نی غیر من ای هم تو من
جسطرح سے خواب ای یار جو — اپنے آگے آپ خود ہوتا ہے تو | همچو آن وقتی که خواب اندر روی — تو ز پیش خود بپیش خود شوی
خود سے سنتا ہے وجانے ہے کہ — خواب میں پوشیدہ تجھسے ہے | بشنوی از خویش و پنداری فلان — با تو اندر خواب گفتست آن نهان
تو نہیں ہے ایک تو ای خوش رفیق — بلکہ ہے گردون و دریائے عمیق | تو یکی تو نیستی ای خوش رفیق — بلکه گردونی و دریای عمیق
ذات تو ہی خود ہے کہ تو سو بہا — بحر ہے اور ڈوبنے کی سو کی جا | آن تو زفتت که آن نهصد توست — قلزمست و غرقه گاه صد توست
خود ہے وہ کیا جا بیداری و خواب — چپ رہو واللہ اعلم بالصواب | خود چه جای حد بیداری و خواب — دم مزن والله اعلم بالصواب
چپ رہو تا کہ سنو اس کی صدا — الصلا ای پاک بازان الصلا | دم مزن تا بشنوی زان مه لقا — الصلا ای پاکبازان الصلا
چپ رہو تا کہ سنو اسرار حال — بے زبانی سے کہ قیل و قال | دم مزن تا بشنوی اسرار حال — از زبان بی زبان که قیل و قال
چپ رہو تا کہ سنو اس یار سے — جو زبان و قال سے افزون ہے | دم مزن تا بشنوی زان دم زنان — آنچه ناید در بیان و در زبان
چپ رہو تا کہ سنو اس سے کہ — لکھنے اور پڑھنے سے جو کہ دور ہے | دم مزن تا بشنوی زان آفتاب — آنچه ناید در کتاب و در خطاب
چپ رہو تا جان تجھسے کہا — نوح کی کشتی میں چھوڑ و پیرنا | دم مزن تا دم زند بهر تو روح — آشنا بگذار در کشتی نوح

مثل کنعان کے کہ وہ تھا پیرتا / کہ نہ کشتی نوح کی میں چاہتا

همچو کنعان کآشنا می‌کرد او / که نخواهم کشتی نوح عدو

دعوت کرنا نوح علیہ السلام کا بیٹے کو اور انکار کرنا اسکا کہ میں پہاڑ پر جا کر سہارا بندوبست کرتا ہوں تیرا احسان نہیں لیتا

کشتی بابا میں آ کر بیٹھ تو / تا نہ ہووے غرق طوفاں تند خو
بولا میں نے سیکھا ہے پیرنا / شمع روشن کی تری شمع سوا
مت کرے یہ موج طوفاں ہے بلا / پیرنے والے کو دست و پا ہیں لا
ہے ہوا قہر و بلا کی شمع کش / شمع حق ہے کہ بس رہا باقی خمش
بولا جاتا ہوں بلند اک کوہ پر / کہ مرا حامی ہے وہ بس سر بسر
مت کرے کہ کوہ کاہ ہے اس زماں / جز حبیب اپنے نہ دیوے وہ اماں
بولا میں تیری نصیحت کب سنوں / طمع مت کر اہل سے تیرے ہوں
خوش نہیں آتا مجھے کہنا ترا / دو جہاں میں تجھ سے بس ہوں میں جدا
مت کرے بابا یہ دن ہے ناز کا / نے خدا کا ہے شریک و اقربا
بس کیا اب تک یہ نازک وقت ہے / ناز اس درگاہ میں کو کوئی کرے
لم یلد لم یولد آیا وہ قدیم / باپ رکھتا ہے نہ بیٹا وہ کریم
ناز بیٹوں کا اٹھاوےگا وہ کب / ناز بابا کا سنےگا وہ تو کب
ناز کم کر بابا میں بیٹا نہیں / ناز کم کر اے جواں بابا نہیں
زوج میں ہوں نہ میں شہوت کو چنوں / چھوڑ یاں ناز تو گو کہتا میں ہوں
جز خضوع اور بندگی و اضطرار / رکھے اس درگاہ میں نے اعتبار
بولا بابا برسوں یہ تو نے کہا / پھر تو کہتا جہل سے ہو اب بھلا
یہ نصیحت تو نے کہا ہر ایک سے / اور جواب سرد تو نے بس سنے
سرد دم تیرا یہ کب میں نے سنا / خاص کر اب کہ ہوا ہوں میں بڑا
بولا بابا کیا کرے نقصان اگر / ایک باری سن لے تو پند پدر
ایسی ہی کرتا تھا اسکو پند وہ / ایسا ہی دیتا جواب تند وہ
پند کنعاں سے نہ سا کر تھا پدر / تھا نہ اک دم کان میں اسکے اثر

دعوت کردن نوح علیہ السلام پسر را و سر کشیدن او که من بسر کوه روم و چاره کنم و منت تو نکشم

هین بیا در کشتی بابا نشین / تا نگردی غرق طوفان ای مهین
گفت نی من آشنا آموختم / من بجز شمع تو شمعی افروختم
هین مکن کین موج طوفان بلاست / دست و پای آشنا امروز لاست
باد قهرست و بلای شمع کش / جز که شمع حق نمی‌پاید خمش
گفت نی رفتم بران کوه بلند / عاصمست آن که مرا از هر گزند
هین مکن که کوه کاهست این زمان / جز حبیب خویش را ندهد امان
گفت من کی پند تو بشنوده‌ام / که طمع کردی که من زین دوده‌ام
خوش نیامد گفت تو هرگز مرا / من بری‌ام از تو در هر دو سرا
هین مکن بابا که روز ناز نیست / مر خدا را خویشی و انباز نیست
تا کنون کردی و این دم نازکیست / اندرین درگاه گیرا ناز کیست
لم یلد لم یولدست او از قدم / نه پدر دارد نه فرزند و نه عم
ناز فرزندان کجا خواهد کشید / ناز بابایان کجا خواهد شنید
نیستم مولود پیرا کم بناز / نیستم والد جوانا کم گراز
نیستم شوهر نیم من شهوتی / ناز را بگذار اینجا ای ستی
جز خضوع و بندگی و اضطرار / اندرین حضرت ندارد اعتبار
گفت بابا سالها این گفته‌ای / باز می‌گویی بجهل آشفته‌ای
چند ازینها گفته‌ای با هر کسی / تا جواب سرد بشنودی بسی
این دم سرد تو در گوشم نرفت / خاصه اکنون که شدم دانا و زفت
گفت بابا چه زیان دارد اگر / بشنوی یکبار تو پند پدر
همچنین می‌گفت او پند لطیف / همچنین می‌گفت او دفع عنیف
نه پدر از نصح کنعان سیر شد / نه دمی در گوش آن ادبیر شد

اندرین گفتن بدند و موج تیز / بر سر کنعان زد و شد ریز ریز
نوح گفت ای پادشاه بردبار / مر مرا خر مرد و سیلت برد بار
وعده کردی مر مرا تو بارها / که بیابد اهلت از طوفان رها
دل نهادم بر امیدت ای سلیم / پس چرا برد آب از من گلیم
گفت او از اهل و خویشانت نبود / خود ندیدی تو سپیدی او کبود
چونکه دندان تو کرمش در فتاد / نیست دندان برکنش ای اوستاد
تا که باقی تن نگردد زار ازو / گرچه بود آن تو شو بیزار ازو
گفت بیزارم ز غیر ذات تو / غیر نبود آنکه او شد مات تو
تو همی دانی که چونم با تو من / بیست چندانم که با باران چمن
زنده از تو شاد از تو عایلی / مغتذی بی واسطه و بی حایلی
متصل نی منفصل نی ای کمال / بلکه بی چون و چگونه و اعتلال
ماهیانیم و تو دریای حیات / زنده ایم از لطفت ای نیکو صفات
تو نگنجی در کنار فکرتی / نی به معلولی قرین چون علتی
پیش ازین طوفان و بعد این مرا / تو مخاطب بوده در ماجرا
با تو می‌گفتم نه با ایشان سخن / ای سخن بخش نو و آن کهن
نی که عاشق روز و شب گوید سخن / گاه با اطلال و گاهی با دمن
روی در اطلال کرده ظاهرا / او کرا می‌گوید آن مدحت کرا
شکر طوفان را کنون بگماشتی / واسطه اطلال را برداشتی
زانکه اطلال لئیم و بد بدند / نه ندائی نه صدائی می‌زدند
من چنان اطلال خواهم در خطاب / کز صدا چون کوه واگوید جواب
تا مثنی بشنوم من نام تو / عاشقم بر نام جان آرام تو
هر نبی زان دوست دارد کوه را / تا مثنی بشنود نام ترا
آن کُه پست مثال سنگلاخ / موش را شاید نه ما را در مناخ
من بگویم او نگردد یار من / بی صدا ماند دم گفتار من
با زمین آن به که هموارش کنی / نیست همدم با قدم یارش کنی

کہتے تھے یہ باتیں کہ موج تیز / کر دیا کنعان کو آ کے ریز ریز
نوح بولا کہ اے شاہ بردبار / خر کو مارا لے گئی سیل آ سکا بار
مجھ سے وعدہ تھا یہ تیرا بارہا / اہل تیرے ہوویں طوفاں سے رہا
مطمئن تھا میں تری امید پے / سیل لے گئی کملی مری کس لیے
بولا تیرے اہل سے بس وہ نہ تھا / دیکھا نے تو نے سفید کو ہے سیاہ
دانت میں تیرے جو لگے کیڑا لگا / دانت وہ کب ہے تو کر اس کو جدا
تا کہ اس سے باقی تن بیمار ہو / گرچہ تیرا ہے کہ اس سے تو بیزار ہو
بولا ہوں بیزار تیرے غیر سے / غیر کب ہو جو کہ تجھ میں مات ہے
جانتا ہے تو میں کیسا تجھ سے ہوں / بیس حصہ ہوں چمن سے باراں میں فزوں
شاد و زندہ تجھ سے ہوں محتاج ہوں / اور غذا بے واسطہ میں تجھ سے لوں
متصل نے منفصل ہے اے کمال / اعتدال سے بھی ہے بے قیل و قال
ہم ہیں مچھلی تو ہے دریائے حیات / لطف سے ہیں زندہ اے نیکو صفات
نے تو عقل میں فکر کی آ سکے / اہل علت کو نہ سا تو علت کا ہے
قبل طوفاں اور بعد اس کے مرا / تو مخاطب تھا ہمیشہ ماجرا
تجھ سے کہتا تھا نہ میں ان سے سخن / کہنہ اور نو کا تو بخشنے والا ہے سخن
نہیں کہ عاشق رات دن باتیں کرے / گہہ کھنڈر اور گاہ بستی سے کرے
منہ کھنڈر کی سمت کر کے ظاہرا / وہ کہے کس سے ہے یہ کس کی ثنا
شکر طوفاں کا اب قائم کیا / واسطہ کھنڈر کا دفع کر دیا
کیونکہ یہ تھے کھنڈر اور بس برے / نے صدا اور نے ندا دیتے تھے
وہ کھنڈر چاہتا ہوں میں خطاب / کہ صدا سے مثل کوہ دیوے جواب
تا دوبارہ نام تیرا میں سنوں / نام پر تیرے میں عاشق زار ہوں
دوست رکھتا ہر نبی کوہ اس لیے / تا دوبارہ نام تیرا وہ سنے
کوہ چھوٹے جو مثال سنگلاخ / چاہیے چوہوں کو وہ اور نہ ہمیں
میں کہوں لیکن یار ہو نہ وہ مرا / وقت کہنے کے وہ ہو نہ ہم صدا
کر زمیں کے بس برابر تو اسے / اور کر پامال کب ہمدم وہ ہے

٦٥

[illegible]

بولا ای نوح اگر چاہے سب کو میں / حشر کر کے خاک سے لاؤں ابھی
نہ تجھے دوں رنج کنعان کے لیے / پر کروں حال اس کے سے آگہ تجھے
بولا نہ راضی ہوں جو تو مجھے / غرق کر دے ہو اگر خواہش تجھے
ہر گھڑی کر غرق مجھ کو خوش ہوں میں / حکم تیرا جان ہے [illegible]
نہ کسی کو دیکھوں اور دیکھوں اگر / وہ بہانہ تو مرا منظر
عاشق صنعت کا ہوں شکر و صبر میں / عاشق مصنوع نہیں جیسے گبر
عاشق صنع خدا با فر ہو / عاشق مصنوع اس کا کافر ہو
درمیان ان دو کے فرق [illegible] / [illegible]

گفت ای نوح ار تو خواهی جمله را / حشر گردانم بر آرم از ثری
بهر کنعانی دل تو نشکنم / لیک از احوال آگه می‌کنم
گفت نی نی راضیم که تو مرا / هم کنی غرقه اگر باید ترا
هر زمانم غرقه می‌کن من خوشم / حکم تو جانست چون جان می‌کشم
ننگرم کس را وگر هم بنگرم / او بهانه باشد و تو منظرم
عاشق صنع توام در شکر و صبر / عاشق مصنوع کی باشم چو گبر
عاشق صنع خدا با فر بود / عاشق مصنوع او کافر بود
در میان این دو فرقی بس خفی / خود شناسد آنکه [illegible]

مطابقت کرنا درمیان ان دو حدیث کے کہ الرضا بالکفر کفر اور حدیث دوسری کہ من لم یرض بقضائی فلیطلب ربا سوائی

توفیق میان این دو حدیث که الرضا بالکفر کفر و حدیث دیگر که من لم یرض بقضائی فلیطلب ربا سوائی

کل کسی سائل نے اک سوال کیا / کیونکہ وہ عاشق تھا اپنی بحث کا
بولا نکتہ الرضا بالکفر کفر / ہے پیمبر کا قول اس کا [illegible]
پھر کہا اس نے کہ اندر ہر قضا / چاہیے اہل مسلمان کو رضا
نہ نفاق و کفر حق کی ہے قضا / گر میں راضی ہوا کافر ہوا
گر نہ راضی ہوں تو [illegible] زیان / کیا کروں [illegible] علاج ان میں
بولا اس سے کفر مقضی ہے نہ قضا / کفر ہے [illegible] آثار قضا
پس قضا کو خواجہ تو مقضی سے جدا / تا کہ اشکال دفع ہو [illegible]
[illegible] راضی ہوں [illegible] با قضا / [illegible] کفر [illegible]
[illegible] کفر [illegible] / حق کو کافر [illegible]
کفر جہل ہے [illegible] کفر علم / دونوں [illegible] حلم و علم
خط کی زشتی نہیں زشتی نقاش کی / بلکہ [illegible] ظاہر
زور ہے نقاش کا [illegible] / زشت [illegible]
[illegible] / تا سوال و جواب [illegible]
[illegible] ذوق [illegible] / نقش خدمت [illegible]

دی سؤالی کرد سائل مر مرا / زانکه عاشق بود او بر ماجرا
گفت نکتهٔ الرضا بالکفر کفر / این پیمبر گفت و گفت اوست مهر
باز فرمود او که اندر هر قضا / مر مسلمان را رضا باید رضا
نی قضای حق بود کفر و نفاق / گر بدین راضی شوم باشد شقاق
ور نیم راضی بود آن هم زیان / پس چه چاره باشدم اندر میان
گفتمش این کفر مقضی نه قضاست / هست آثار قضا این کفر راست
پس قضا را خواجه از مقضی بدان / تا شکالت دفع گردد در زمان
راضیم در کفر زان رو که قضاست / نی ازان رو که نزاع و کفر ماست
کفر از روی قضا خود کفر نیست / حق را کافر مخوان اینجا مه‌ایست
کفر جهلست و قضای کفر علم / هر دو کی یک باشد آخر حلم و علم
زشتی خط زشتی نقاش نیست / بلکه ازوی زشت را بنمودنیست
قوت نقاش باشد آنکه او / هم تواند زشت کردن هم نکو
گر کشایم بحث این را من بساز / تا سؤال و تا جواب آید دراز
ذوق نکتهٔ عشق از من می‌رود / نقش خدمت نقش دیگر می‌شود

[illegible]

بیان میں اسکے کہ حیرت مانع بحث و فکر کی ہے

مرد کھچڑی ریش کا آیا شتاب / پاس اک حجام کے با اضطراب
بولا داڑھی سے سفیدی کر جدا / کہ نئی عورت کی میں نے ہے کیا
داڑھی اسکی کل کتر آگے رکھی / کہ تو چن لے ہے مجھے کام اور بھی
یہ سوال اور یہ جواب ہے با گزین / کہ خیال انکا نہ رکھے مرد دین
مارا تھپڑ ایک نے اک زید کو / حملہ آور اس پہ بھی کیا بس کینہ سے
آپ سے لا سوال اک میں پوچھ لوں / دے جواب اسکا کہ مارا چاہئے
مارا گردن پہ ترا آئی طراق / ہے سوال اک مجھکو یاں از رہ وفاق
مجھسے میرا ہے سوال ہوتا یا / کہ تری گردن سے ہے یہ ولہا
ہاتھ سے میرے ہے یہ طراق آواز کا / یا کہ گردن سے تری پیدا ہوا
بولا اس سے فرصت مجھے / کہ کروں اس فکر میں سہارا کلی
تو کہ بیدرد اور تجھے یہ فکر ہو / فکر اہل درد یہ کب ہے کبھے
دردمند و فکر ہو دوسرے فکر غیر / خواہ مسجد میں ہو خواہ ہو دیر
غفلت و بیدردی دنیا فکر ہے / اور تجھے دے خیال اور بھی
ہو تجھے دین کب یہ اہل درد کا / جانتا ہے مرد کو اور گرد کو
رو دے سر پہ حکم حق کو وہ بھی / فکر اپنی کی حفاظت کرے

درییان آنکہ حیرت مانع بحث و فکرت است

آن یکی مرد دومو آمد شتاب / پیش یک آئینه دار مستطاب
گفت از ریشم سفیدی کن جدا / که عروس نو گزیدم ای فتا
ریش او ببرید کل پیشش نهاد / گفت تو بگزین چون مرا کاری فتاد
این سوال و آن جواب است آن گزین / که سر اینها ندارد درد دین
آن یکی زد سیلیی مر زید را / حمله کرد او هم برای کید را
گفت سیلی زن سوالت میکنم / پس جوابم گوی وانگه میزنم
بر قفای تو زدم آمد طراق / یک سوالی دارم اینجا در وفاق
این طراق از دست من بودست یا / از قفاگاه تو ای فخر کیا
گفت از درد این فراغت نیستم / که درین فکر و تامل بیستم
تو که بیدردی همی اندیش این / نیست صاحب درد را این فکر هین
دردمندان را نباشد فکر غیر / خواه در مسجد بود خواهی بدیر
غفلت و بیدرد هم فکر آورد / در خیالت نکته بکر آورد
آن تجمل دین نیست آن درد را / می شناسد مرد را و گرد را
حکم حق را بر سر و رو می نهد / حفظ فکر خویش یکسو مینهد

بیان میں اسکے کہ درمیان صحابہ کے کوئی حافظ نہ تھا

بس صحابہ میں نہ تھا حافظ کوئی / گرچہ تھے شوق جان کو بھی
کیونکہ انکا مغز تھا اس سے بھرا / پوست بس باریک ہو کے پھٹا
مغز علم افزون ہوا پوست کم / کیونکہ عاشق کو جلاتے ہیں صنم
پستہ و بادام و اخروٹ کے بھی / مغز جو بھر جائے کم ہوتا ہے پوست
وصف مطلوبی ہے ضد طالبی / برق نور وحی سے جلتے ہیں نبی
جو کہ تجلی ہوا وصف قدیم / پس جلائی وصف حادث کی گلیم
پاؤ پارہ یاد قرآن جسے / جل فینا سنتا وہ اصحاب سے

دربیان آنکه در میان صحابه حافظ کسی نبود

در صحابه کم بدی حافظ کسی / گرچه شوق جان شان را بسی
زانکه چون مغزش درآگند و رسید / پوستها شد بس رقیق و واکفید
مغز علم افزود کم شد پوستش / زانکه عاشق را بسوزد دوستش
قشر جوز و فستق و بادام هم / مغز چون آگندشان شد پوست کم
وصف مطلوبی چو ضد طالبی ست / وحی و برق نور سوزان نبی ست
چون تجلی کرد اوصاف قدیم / پس بسوزد وصف حادث را گلیم
ربع قرآن هر کرا محفوظ بود / جل فینا از صحابه می شنود

جمع صورت ایسے معنی سے رہے ... ہے یہ ممکن فخر ہے سلطان کے
ایسی ہستی میں رعایات ادب ... ہوئی کب ہے اور اگر ہو ہے عجب
جو غنا میں ہو رعایات نیاز ... جمع ہیں ضدین کیونکر ہو دراز
جمع دو ضد میں نیاز و ناز ہے ... پھر تحیر میں تیزا سکو رہے
جیسے عصا اندھوں کا بس مشرق ہو ... اندھا خود قرآن کا صندوق ہو
قول ان اندھوں کا خود صندوق ہے ... بس حروف وہ اور قرآن ہے
پھر یہ صندوق قرآن جب بن ... اس سے یہ صندوق خالی تا کہیں
پھر ہوا کہ صندوق خالی بار سے ... بہتر اس سے کہ بھرا ہو مار سے
الغرض جو وصل ہووے مرد کو ... اس کو تو ہی دلالہ بس بیکار ہو
جبکہ تو دلال سے اچھا ملا ... علم کا کرنا طلب پھر ہو برا
آسمان کی چھت پہ جبکہ تو چڑھا ... پھر سیڑھی کا ہو ڈھونڈھنا
بس برا ہے ... پھر دن کے لیے ... پھر کی رہ سے پوچھنا خیر ہے
آئینہ پر روشن کہ جو ہووے صفا ... جہل ہو مشغول کرن اسکو جلا
شہ کے آگے جو ہو خوش بیٹھا ہوا ... جہل ہووے قاصد و خط ڈھونڈنا

جمع صورت با چنین معنی ژرف ... نیست ممکن جز ز سلطانی شگرف
در چنین مستی مراعات ادب ... خود نباشد ور بود باشد عجب
اندر استغنا مراعات نیاز ... جمع ضدین است چون گرد و دراز
جمع ضدین از نیاز افتاد و ناز ... باز در وقت تحیر امتیاز
چون عصا معشوق عمیان می‌شود ... کور خود صندوق قرآن می‌شود
گفت کوران خود صنادیقند پر ... از حروف مصحف و ذکر و نذر
باز صندوقی پر از قرآن به است ... زانکه صندوقی بود خالی به دست
باز صندوقی که خالی شد ز بار ... به ز صندوقی که پر موش است و مار
حاصل اندر وصل چون افتاد مرد ... گشت دلاله به پیش مرد سرد
چون به مطلوبت رسیدی ای ملیح ... شد طلبکاری علم اکنون قبیح
چون شدی بر بامهای آسمان ... سرد باشد جست و جوی نردبان
جز برای یاری و تعلیم غیر ... سرد باشد راه خیر از بعد خیر
آینهٔ روشن که شد صاف و جلی ... جهل باشد بر نهادن صیقلی
پیش سلطان خوش نشسته در قبول ... جهل باشد جستن نامه و رسول

داستان مشغول ہونا عاشق کا ساتھ عشق نامہ کے اور پڑھنا عشق نامہ کو حضوری معشوق میں اور ناپسند کرنا معشوق کا اسکو کہ طلب الدلیل عند حصول المدلول قبیح والاشتغال بالعلم بعد الوصول الی المعلوم مذموم

داستان مشغول شدن عاشق به عشق نامه خواندن و مطالعه کردن عشق نامه در حضور معشوق و معشوق آن را ناپسند داشتن که طلب الدلیل عند حصول المدلول قبیح والاشتغال بالعلم بعد الوصول الی المعلوم مذموم

اک کو پاس اپنے بٹھایا یار نے ... خط نکالا پڑھنے وہ لگا یار کے
خط میں تھے اشعار اور مدح و ثنا ... زاری و الحاح و مسکینی کا
اشک و درد و غم و زاری و فغان ... خواری و بیزاری اہل خانمان
دوری و رنجوری و ذوق نامہ سے ... جو طلب ہے پیام کے اور کاسے
ایسا پڑھنے لگا معشوق کو ... کہ وہ حد سے گذرا اور اندازے

آن یکی را یار پیش خود نشاند ... نامه بیرون کرد و پیش یار خواند
بیتها در نامه و مدح و ثنا ... زاری و مسکینی و بس لابها
گریه و افغان حزن و درد و نیش ... خواری و بیزاری با اهل خویش
دوری و رنجوری از هجران دوست ... ذکر پیغام و رسول از نغز پوست
همچنان میخواند با معشوق خود ... تا که بیرون شد ز حد و از عدد

بولا معشوق تو یہ گر میرے لیے / وصل میں یہ عمر ضائع کرے
گفت معشوق این اگر بہر منست / گاہ وصل این عمر ضائع کردنست

پاس میں تیرے ہوں تو خط کو پڑھے / عاشقوں کا یہ نہیں دستور ہے
من بپیشت حاضر و تو نامہ خوان / نیست این باری نشان عاشقان

بولا تو حاضر ہے اس جا پر ولیک / میں نہیں پاتا ہوں قسمت اپنی نیک
گفت اینجا حاضری اما ولیک / من نمی یابم نصیب خویش نیک

دیکھتا تھا آگے جو میں پار سال / اب نہیں ہے وہ اگرچہ ہے وصال
آنچہ می دیدم ز تو پارینہ سال / نیست اینم گرچہ ہستم در وصال

پانی پیتے اس چشمہ سے خوش گوار / اور دل و دیدہ کو بس تازہ کیا
من ازین چشمہ زلالے خوردہ ام / دیدہ و دل را ازو تازہ کردہ ام

دیکھتا ہوں چشمہ پر پانی نہیں / میرا پانی روکا رہزن نے نہیں
چشمہ می بینم ولیکن آب نی / راہ آبم را مگر زد رہزنی

بولا بس تیرا نہیں معشوق میں / میں ہوں مشرق میں تو ہے مغرب میں
گفت پس من نیستم معشوق تو / من ببلغار و مرادت در قتو

تجھ کو عاشق ہے اور ہے حال پہ / پر نہیں قبضہ میں ہوتا حال ہے
عاشقی تو بر من و بر حالتے / حالت اندر دست نبود یا فتی

ہیں نہیں مطلوب کل ہوں میں ترا / تجھ میں مقصد ہے ترا اک جز ترا
پس نیم کلی مطلوب تو من / جزو مقصودم ترا اندر زمن

خانہ معشوق ہوں معشوق نے / نقد پر ہے عشق نے صندوق کے
خانۂ معشوقہ ام معشوق نے / عشق بر نقدست و بر صندوق نے

جو کوئی یکتا ہو وہ معشوق ہے / ابتدا اور انتہا تیرا رہے
ہست معشوق آنکہ او یکتو بود / مبتدا و منتہات او بود

پائے جو اسکو نہ ہو تو منتظر / ہے وہ ظاہر ہو کبھی ہووے وہم
چون بیابیش نباشی منتظر / ہم ہویدا او بود ہم نیز سر

حال کا ہے میر نے پابند حال / ہو تابندہ ماہ کا ہے ماہ و سال
میر احوالست نے موقوف حال / بندۂ این ماہ باشد ماہ و سال

حال کو کہدے اطاعت تو کرے / جو کہ چاہے جسم کو جان وہ کرے
چون بگوید حال را فرمان کند / چون بخواہد جسمہا را جان کند

جو کہ ہے پابند نے وہ منتہی / منتظر ہو حال کا وہ اپنی
منتہی نبود کہ موقوفست او / منتظر بنشستہ باشد حال جو

کیمیائے حال اسکا دست ہے / جو ہلائے ہاتھ وہ تو مست ہو
کیمیای حال باشد دست او / دست جنباند شود مس مست او

گر وہ چاہے موت بھی شیرین ہے / خار و نشتر نرگس و نسرین ہے
گر بخواہد مرگ ہم شیرین شود / خار و نشتر نرگس و نسرین شود

وہ طریقت میں ہو سلطان حال سے / تجھ سا نا محرم جذب و حال سے
او بود سلطان حال اندر روش / نیم جو تو محرم از حال و کشش

حال کا پابند جو ہے آدمی / کہ کبھی افزون کبھی رہے کمی
آنکہ او موقوف حالست آدمیست / کہ بحال افزون و گاہی در کمیست

پر ہے فارغ صافی وقت و حال سے / اور مثل میں صوفی ابن الوقت ہے
لیک صافی فارغست از وقت و حال / صوفی ابن الوقت باشد در مثال

حال آتی اسکے تابع ہو بس / اسکے عیسی دم سے بس زندہ ہوا
حالہا موقوف فکر و رای او / زندہ از نفخ مسیح آسای او

حال کا عاشق ہے تو نے میرا تو ہے / حال کی امید پر مجھ سے ملے
عاشق حالی نہ عاشق بر منی / بر امید حال بر من می تنی

جو کہ ناقص کبھی کامل ہے وہ / نے ہے معبود خلیل آفل ہے وہ
آنکہ گہ ناقص گہے کامل بود / نیست معبود خلیل آفل بود

جو ہو آفل گاہ کامل گہ نہیں / کب ہو دلبر لا احب الآفلین
وانکہ آفل باشد و گہ آن و این / نیست دلبر لا احب الآفلین

جو کبھی خوش ہے کبھی ناخوش ہووے / دم میں پانی دم میں اک آتش ہووے
آنکہ او گاہی خوش و گہ ناخوش است / یک زمانی آب و یکدم آتش است

[illegible]

ماہ کا ماہ کہ ہیچ نگین سے نہیں / نقش ہستی کا ہے وصلے آگہ نہیں
ہے جو صوفی صفا ہے ابن وقت / وقت کو مثل پدر پکڑا ہے سخت
پر ہو صافی غرق عشق ذوالجلال / نہ کسی کا بیٹا نہ پابند حال
غرق نور ایسے میں لم یولد جو ہے / لم یلد لم یولد حق کی ذات ہے
عشق ایسا اگر ہے زندہ جو / ورنہ بندہ مختلف وقتوں کا تو
نیک و بد نقش اپنے کو مت دیکھ تو / دیکھ تو اپنے عشق اور مطلوب کو
دیکھ مت ہمکو حقیر اور یا ضعیف / دیکھ ہمت کو تو اپنے اے شریف
ہو رہے تو جس حال میں کر تو طلب / ڈھونڈ ہمیشہ پانی کو سدا اے خشک لب
خشک لب دیتا گواہی ہے ترا / کہ وہ چشمہ پر تو آخر جائے گا
خشکی لب آب کا پیغام ہے / کہ ملاوے تجھسے پانی تجھے
یہ طلبگاری ہے جنبش رکھے / راہ حق میں مانع کشتن کی آئی ہے
یہ طلب کنجی ہے مطلوبات کی / یہ سپہ ہے نصرت و رایات کی
یہ طلب ہے مثل نعرہ مرغ کے / کہ سحر آئی ہے چلا کر کہے
گرچہ سامان ہے نہیں پر کر طلب / حاجت سامان نہیں رکھے راہ رب
جسکو دیکھے تو طلبگار اے پسر / یار اسکا ہو رکھو آگے اسکے سر
طالبوں کے پاس سے طالب ہو تو / غالبوں کے سایہ سے غالب ہو تو
ایک چیونٹی گر سلیمانی کرے / نہ ہو نظر میں سست کوشش اسکی ہے
جو کہ مال و پیشہ رکھتا ہے اخی / نہ طلب و فکر پہلے اسکی تھی
گنج اک پائے اگر نادر ہے وہ / اور طلب سے ٹھہرے گر قادر ہو وہ
چیز کوئی ڈھونڈی جس نے پائی ہو / جو طلب کی راہ میں کوشش کرے
جو قدم رکھا طلب میں اے پسر / پایا اور حاصل ہوا وہ نتیجہ
مدت ہو اے خواجہ اک دم بھی طلب / تا تو پاوے جو کہ پایا ہے اے عجب
آخر اسکو ڈھونڈے گا جو وہ پائیگا / جو کوئی خدمت جلدی جائیگا
تو طلب میں ہیں ہو اے فتح باب / کر طلب واللہ اعلم بالصواب

حکایت اس شخص کی کہ عہد میں داؤد علیہ السلام کے رات و دن

هیچ مه باشد نگین با وصله / نقش هستی باشد و صله آگه
هست صوفی صفا جو ابن وقت / وقت را همچون پدر بگرفته سخت
هست صافی غرق عشق ذوالجلال / ابن کس نه فارغ از اوقات و حال
غرقه نوری که او لم یولد است / لم یلد لم یولد آن ایزد است
رو چنین عشقی بجو گر زنده‌ای / ورنه وقت مختلف را بنده‌ای
منگر اندر نقش زشت و خوب خویش / بنگر اندر عشق و در مطلوب خویش
منگر این را که حقیری یا ضعیف / بنگر اندر همت خود ای شریف
تو بهر حالی که باشی می‌طلب / آب می‌جو دائما ای خشک لب
کان لب خشکت گواهی می‌دهد / کو به آخر بر سر منبع رود
خشکی لب هست پیغامی ز آب / که به مات آرد یقین این اضطراب
کاین طلبکاری مبارک جنبشی است / این طلب در راه حق مانع کشی است
این طلب مفتاح مطلوبات تست / این سپاه و نصرت رایات تست
این طلب همچون خروسی در صیاح / می‌زند نعره که می‌آید صباح
گرچه آلت نیستت تو می‌طلب / نیست آلت حاجت اندر راه رب
هر کرا بینی طلبکار ای پسر / یار او شو پیش او انداز سر
کز جوار طالبان طالب شوی / وز ظلال غالبان غالب شوی
گر یکی موری سلیمانی بجست / منگر اندر جستن او سست سست
هرچه داری تو ز مال و پیشه‌ای / نی طلب بود اول و اندیشه‌ای
گر یکی گنجی بیابد نادر است / ور باشد از طلب هم قادر است
هر که چیزی جست بی‌شک یافت او / چون بجد اندر طلب بشتافت او
چون نهادی در طلب پا ای پسر / یافتی و شد میسر این ظفر
این صلاح ای خواجه یکدم در طلب / تا بیابی هرچه خواهی ای عجب
عاقبت جوینده یابنده بود / چونکه در خدمت شتابنده بود
در طلب چالاک شو ای فتح باب / هی والله اعلم بالصواب

حکایت آن مرد که در عهد داود نبی علیه السلام شب و روز

[illegible]

دعا کرتا تھا اور عہد میں داؤد کے طلب رزق حلال کی کرتا تھا بے رنج کسب کے

عہد میں داؤد کے اک آدمی ۔ پاس ہر دانا و نادانوں کے بھی
یہ دعا کرتا تھا ہر دم کہ خدا ۔ دے مجھے بے رنج ثروت تو سدا
تو نے اک کاہل مجھے پیدا کیا ۔ سست بازو زخم خوار و مبتلا
پس گدھوں پر جنکی زخمی پیٹھ ہو ۔ بوجھ اونٹوں کا نہ رکھنا چاہئے
مجھکو کاہل جو کیا پیدا سخی ۔ روزی مجھکو دے براہ کاہلی
میں ہوں کاہل سایہ پرور جسم میں ۔ سو رہا تیرے سایہ میں بخشش کے میں
کاہلوں اور سایہ پروروں کے مگر ۔ دوسری صورت پہ روزی بھیجئیو
ڈھونڈھتا ہے روزی جسکا پاؤں ہو ۔ کر تو دلسوزی نہ جو پاؤں رکھے
رزق اس غمگین کی جانب بھیج تو ۔ ہر زمین کی سمت برسا ابر کو
جو زمین کا پا نہیں تیری سخا ۔ ابر کو بھیجے ہے اسکی سو سدا
طفل کا نہیں پاؤں تو اسکی ماں ۔ دوڑ آتی ہے اگر لا اسکے ہر زبان
چاہتا روزی ہوں میں بے رنج آب ۔ کہ نہ کوشش ہے ہوں رکھتا طلب
اک بہت مدت سے کرتا تھا دعا ۔ شب تا روز و صبح تا مسا
خلق ہنستی اسکی پس گفتار پر ۔ اسکی طمع خام اور بیکار پر
کہ یہ کیا کہتا ہے احمق اچنبھا ۔ یا کسی نے بھنگ اسکو دی ہے آہ
راہ روزی کسب ہے اور رنج و تعب ۔ ہے یہ نادر ہے اگر ہو وے عجب
جسکو پیشہ اور طلب اسنے دیا ۔ کسب او محنت کے رستے دیا
اطلبوا الارزاق من اسبابہا ۔ ادخلوا الاوطان من ابوابہا
شاہ و سلطان و رسول کبریا ۔ ہے یہ جو داؤد نبی با صفا
حکم میں اسکے وحوش و طیر ہیں ۔ اسکی حکم رو ہے زمین پر سپہر
باوجود اس ناز کے جو ہیں ہے ۔ کیا مقبول لطف دوست نے
معجزے اسکے بہت اور بے عدد ۔ اور بخشش کی مدد اندر مدد
حضرت آدم سے ابتک کون ہے ۔ جو کہ آواز ارغنون سے بس رکھے

و دعا میکرد و از خدا طلب رزق حلال میخواست بی رنج کسب

آن یکی در عهد داود نبی ۔ نزد هر دانا و پیش هر غبی
این دعا میکرد دائم کای خدا ۔ ثروتی بی رنج روزی کن مرا
چون مرا تو آفریدی کاهلی ۔ زخم خوری سست جنبی منبلی
بر خران پشت ریش بی مراد ۔ بار اسپان و اشتران نتوان نهاد
کاهلم چون آفریدی ای ملی ۔ روزیم ده هم ز راه کاهلی
کاهلم من سایه خسپم در وجود ۔ خفتم اندر سایهٔ احسان و جود
کاهلان و سایه خسپان را مگر ۔ روزیی بنهادهٔ نوعی دگر
هر کرا پا هست جوید روزیی ۔ هر کرا پا نیست کن دلسوزیی
رزق را میران بسوی این حزین ۔ ابر را باران بسوی هر زمین
چون زمین را پا نباشد جود تو ۔ ابر را راند بسوی او دو تو
طفل را چون پا نباشد مادرش ۔ آید و ریزد وظیفه بر سرش
روزیی خواهم بناگه بی تعب ۔ که ندارم من ز کوشش جز طلب
مدتی بسیار میکرد این دعا ۔ روز تا شب شب همه شب تا ضحی
خلق میخندید بر گفتار او ۔ بر طمع خامی و بیکاری او
که چه میگوید عجب این سست ریش ۔ یا کسی دادست بنگ بیهشیش
راه روزی کسب و رنج است و تعب ۔ هرگز این نادر شد و رشد عجب
هر کرا او پیشه داد و طلب ۔ از ره کسب و تعب با رنج و تب
اطلبوا الارزاق من اسبابها ۔ ادخلوا الاوطان من ابوابها
شاه و سلطان و رسول حق کنون ۔ هست داود نبی ذو فنون
هست در فرمانش از وحش و طیر ۔ در زمین او راست سیر
با چنان عزی و نازی کاندروست ۔ که گزیدستش عنایتهای دوست
معجزاتش بی شمار و بی عدد ۔ موج بخششهاش مد اندر مدد
هیچکس را خود ز آدم تا کنون ۔ کی بدست آواز همچون ارغنون

لغت و سے تو اسکی اثر و شبھ باقی مال [illegible] شاہ و سلطان [illegible] پادشاہ و سلطان و رسول خدا کے جو داؤد ہی ہم با صفا حکم میں وحوش و طیور میں اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

کو بهر شغلی بپر اندر رویست	آدمی را صوت خوبش کرد لی
شیر و آهو جمع گرد آن زبان	سوی تذکیرش مغفل این اذان
کوه و مرغان هم رسائل با وش	هر دو اندر وقت دعوت محرمش
این بود چندان مر او را معجزات	نور رویش بی جهات و در جهات
با همه تمکین خدا روزی او	کرده بایسته اندر جست و جو
بی زره بافی و رنجی روزیش	می نیامد با همه پیروزیش
اینچنین مخذول واپس مانده	خانه گنده دون گردون رانده
اینچنین مدبر همی خواهد که او	گنج یابد [illegible] پیش فرو
زاحمقی خواهد که بی رنجیش زود	بی تجارت پر کند دامن ز سود
اینچنین گیجی نباید در جهان	که برآید بر فلک بی نردبان
این همی گفتش بتسخر زر بگیر	که رسید بشارت روزی در آمد بشیر
وان همی خندید ما را هم بده	زانچه یابی هدیه ای سالار ده
او ازین تشنیع مردم وین فسوس	کم نمیکرد از دعا و چاپلوس
تا که شد معروف در شهر و شهیر	کو ز انبان تهی جوید پنیر
شد مثل در خام طمعی آن گدا	او ازین خواهش نمی آمد جدا
کم نمیکرد از دعا و ابتهال	کرد اجابت سبحان ذو الجلال
گر گران و گر شتابنده بود	عاقبت جوینده یابنده بود

دو سو مردم کو جو بارے وہ غلط سے	لحن تھا اسکا اسے شایان ہے
شیر اور آہو جمع ہوویں اس زبان	سے ذکر اسکے وہ غافل خود سو ولن
اسکے دم کو پہونچے کوہ و مرغ بھی	وقت دعوت اسکے محرم وہ بھی
یہ واس سے زیادہ اسکے معجزات	نور اسکا ہے جہات و با جہات
باوجود جملہ تمکین رزق کو	جست و جو پر حق نے رکھا اسکے ہو
بے زرہ بننے کے لئے روزی بلا	باوجود اس فہمندی کے اسے
تو ہی گم کردہ اور سرگشتہ ہی تو	گمشدہ گھر مرد و گردون کا ہی تو
اسطرح بے محنت چاہے کہ آسے	گنج حاصل ہو وہ ہے پاؤن تلے
احمقی سے چاہے بے تکلیف و رنج	بے تجارت حاصل اسکو ہو وے گنج
کسکو ایسا گنج عالم مین ملا	آسمان پر کون بے سیڑھی چڑھا
بس ہنسی سے کہتے اسکو زر تو لے	ہے یہ خوشخبری کہ روزی آگئی ہے
وہ بھی ہنسکر کہتا لاؤ ہمکو دو	جیسے ہو یہ پایا تم نے اسے تمکو
اس ہنسی اور طعنہ مردم سے وہ	کم نہ کرتا تھا دعا و عجز کو
ہو گیا مشہور شہرون مین حقیر	پر ہم خالی سے وہ ڈھونڈھے ہے پنیر
طمع مین ضرب المثل وہ ہو گیا	پر نہ اس خواہش سے ہوتا تھا جدا
کم نہین کرتا تھا وہ زاری دعا	حق نے کر لی بس قبول اسکی دعا
گر کوئی دوڑے یا آہستہ چلے	پاسکے آخر کو تجسس جو کرے

دویدن گاو در خانۂ آن دعا کننده بالحاح

قال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله یحب الملحین فی الدعا

زیرا که دعا کننده عین خواسته است از حق تعالی

والحاح خواهنده را به بخشد از آنچه میخواهد آنرا از دو

قصہ آنا بیل کا بیچ گھر اس دعا و زاری کرنے والے کے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب الملحین فی الدعا

کسواسطے کہ دعا کرنیوالا عین خواستۂ خدا ہے۔ اور واسطے

زاری کرنیوالے کے موجود ہے جو کچھ چاہتا ہو اس سے

تا که روزی ناگهان در چاشتگاه	این دعا میکرد با زاری و آه
ناگهان در خانه اش گاوی دوید	شاخ زد بشکست در بند و کلید

ہان ایک دن ناگہان وہ صبح کو	یہ دعا کرتا تھا اور زاری نکو
بس گھسا بیل اسکے گھر مین ایکبار	توڑا بس زنجیر یہ سینگ مار

[illegible]

[illegible]

علم را دو پر گمان را یک پرست | ناقص آمد ظن به پرواز ابترست

علم کے دو پر [illegible] گمان ناقص اڑنے میں ابتر

در بیان آنکه علم را دو پر و گمان را یک پر است

بیان میں اسکے کہ علم کے دو پر اور گمان کا ایک پر

[illegible]

[illegible] اور دوسرے گمان کو رکھتے ہیں اور ایک پر سے آشیانہ کو جاتے ہیں علم کے دو پر گمان کا ایک پر ناقص [illegible]

[illegible]

مرغ ایسا اک پر کا جلدی گر کر	دو قدم یا کچھ سوا جو پھر اڑے	مرغ یک پر زود افتد سرنگون	باز بر پرد دو گامی یا فزون
آڑتا ہے گرتا ہے وہ مرغ گمان	ایک پر سے با امید آشیان	افت خیزان میرود مرغ گمان	با یکی پر بر امید آشیان
جو گمان سے چھٹا علم اسکو ہوا	مرغ دو پر کا ہوا وہ اور اڑا	چون ز ظن وارست علمش رو نمود	شد دو پر آن مرغ یک پر پر گشود
بعد اسکے چلتا سو یا مستقیم	نے علی وجہہ مکبا یا سقیم	بعد از آن یمشی سویا مستقیم	نی علی وجهه مکبا او سقیم
ساتھ دو پر کے اڑا ہے جوں جبرئیل	بے گمان بے مکر و بے قال و قیل	با دو پر بر می‌پرد چون جبرئیل	بی گمان و بی مگر بی قال و قیل
گر تمام عالم کہے اسکے تو ہے	راہ حق پر اور سیدھا دین پہ	گر همه عالم بگویندش تویی	بر ره یزدان و دین مستوی
اسکے گرمی سے نہیں [illegible]	جان طاق اسکی نہ اسکی جفت ہو	او نگردد گرم‌تر از گفتشان	جان طاق او نگردد جفت شان
گر کہیں سب اسکو تو گمراہ ہے	کوہ جانے خود کو تو اک کاہ ہے	ور همه گویند او را گمرهی	کوه پنداری و تو برگ کهی
پر وہ طعنوں سے گمان میں کب پڑے	اور نہ ان طعنوں سے رنجیدہ رہے	او نیفتد در گمان از طعنشان	او نگردد دردمند از ظعنشان
بلکہ گر دریا و کوہ اسکو کہیں	تو گمراہی کا جفت اور یار ہے	بلکه گر دریا و کوه آید بگفت	گویدش با گمرهی یاری و جفت
ایک ذرہ بھی خیالوں میں نہ آئے	حال وہ طعنوں [illegible] رہے	هیچ یک ذره نیفتد در خیال	بطعن مرد فن بی جدال

بیمار ہونا آدمی کا اوہام تعظیم خلق سے اور رغبت مشتریوں کی ساتھ اسکے اور حکایت لڑکوں کے معلم کی

رنجور شدن آدمی بوهم تعظیم خلق و رغبت مشتریان بوی و حکایت معلم کودکان

لڑکے اک مکتب کے لیکر استاد	رنج پاتے تھے جو کوشش تھی زیاد	کودکان مکتبی از اوستاد	رنج دیدند از ملال و اجتهاد
مشورت کی اپنی فرصت کے لیے	تا مرض میں یہ معلم بس پڑے	مشورت کردند در تعویق کار	تا معلم در فتد در اضطرار
کیوں نہیں آتا مرض اسکو [illegible]	چند مدت تا ہمیں فرصت ملے	چون نمی‌آید ورا رنجوریی	که بگیرد چند روز او دوریی
تا رہائی ہو [illegible]	جو وہ قائم ہے مثال کوہ کے	تا رهیم از حبس و تنگی و ز کار	هست او چون سنگ خارا برقرار
ایک لڑکے نے یہ تدبیر کی	کہ کہو استاد کیا حالت تری	آن یکی زیرکترین تدبیر کرد	که بگوید اوستا چونی تو زرد
خیر ہو کیوں رنگ ہے زرد آپکا	یا ہوا کا ہے اثر یا تپ کچھ	خیر باشد رنگ تو بر جای نیست	این اثر یا از هوا یا از تبیست
کچھ خیال اسکو ہو [illegible]	تم بھی امداد کرو اس طور سے	اندکی اندر خیال افتد ازین	تو برادر هم مدد کن این چنین
جو کہ مکتب میں [illegible] کہو	خیر ہے استاد [illegible] ہو	چون درآیی از در مکتب بگو	خیر باشد اوستا احوال تو
وہ خیال اسکا ذرا افزوں ہو	کیونکہ عاقل [illegible] مجنون ہو	آن خیالش اندکی افزون شود	کز خیالی عاقلی مجنون شود
تیسرا چوتھا و ایسے پانچواں	[illegible] غم کریں	آن سوم و آن چارم و پنجم چنین	در پی ما غم نمایند و حنین
تیس لڑکوں کی تواتر یہ خبر	متفق کہویں ہو قائم [illegible]	تا چو سی کودک تواتر این خبر	متفق گویند یابد مستقر

[illegible]

[illegible]

پس کہا اک نے شاباش اے ذکی | بخت ہو بیدار تیرا اے اخی
ہو گئے سب متفق اس عہد پہ | کہ نہ پھیرے بات کوئی آپ سے
بعد اسنے قسم لی سب سے کو دیا | تا نہ غمازی کرے اسکی کوئی

هر یکی گفتش که شاباش ای ذکی | باد بختت بر مناصب متّکی
متفق گشتند در عهد وثیق | که نگرداند سخن یک رفیق
بعد از آن سوگند داد او جمله را | تا که غمازی نگوید ماجرا

بیان میں اسکے کہ خلایق کی عقلوں میں فرق ہے اصل پیدائش سے اور معتزلہ کے نزدیک برابر ہے مگر فرق عقلوں میں تحصیل علم سے ہے

در بیان آنکه عقول خلق متفاوت است در اصل فطرت و نزد معتزله متساوی است و تفاوت عقول از تحصیل علم است

اے غلام سچ لڑکے کی ہو بولی | عقل انکی سب سے سبقت لیگئی
پس تفاوت عقل کا فطرت سے ہے | شاہد و نکی جیسے صورت میں ہے
اس سبب سے مصطفے نے بھی کہا | حسن انسان کا زبان میں ہے چھپا
اصل میں ہے کل اختلاف عقلوں کا | یہ مقولہ سنیوں کا جان لے
معتزل ہیں برخلاف عقل کا | کہ یہ عقل سب ہے اصل میں
تجربہ تعلیم زیادہ کم کرے | تا کہ اک کو ایک سے اعلم کرے
اس سے باطل یہ مقولہ ہو گیا | طفل کی رائے نہ دیکھے تجربا
آزمودن کی وہ کدری فکر سے | کام انکا پیچ سے عاجز کرے
طفل سے اندیشہ وہ پیدا کرے | کہ نہ بوڑھے کو پتا اسکا لگے
بہتری بہتر جو پیدائش سے ہو | اس فزونی سے کہ جو کوشش ہو
تو کہو بہتر خدا کی دین ہے | یا کہ لنگڑا اچھا جو رستہ چلے

رای آن کودک بچربید از همه | عقل او در پیش میرفت از رمه
آن تفاوت هست در عقل بشر | که میان شاهدان اندر صور
زین قبل فرمود احمد در مقال | در زبان پنهان بود حسن رجال
عقل‌ها در اصل دارد اختلاف | بر وفاق سنیان باید شنود
برخلاف قول اهل اعتزال | که عقول از اصل دارند اعتدال
تجربه و تعلیم بیش و کم کند | تا یکی را از یکی اعلم کند
باطل است این زانکه رای کودکی | که ندارد تجربه در مسلکی
بگذرد از اندیشهٔ مردان کار | عاجز آید کار شان در روزگار
بر دمید اندیشه‌ای زان طفل خرد | پیر با صد تجربه بویی نبرد
خود فزون آن به که آن از فطرت است | تا ز افزونی که جهد و فکرت است
تو بگو داده خدا بهتر بود | یا که لنگی راهوارانه رود

وہم میں ڈالنا لڑکوں کا استاد کو ساتھ مکر کے

در وهم افگندن کودکان استاد را به مکر

دن ہوا تو آگئے سب اس فکر میں | سوئے مکتب طفل خوش ہو کے چلے
سب کھڑے باہر رہے پس منتظر | تا کہ اندر آئے وہ یار مصر
جو وہ سرچشمہ ہوا اس رائے کا | پاؤں کا سر ہے ہمیشہ پیشوا
اسے مقلد مت ہو اسکا پیشوا | جو فلک کے نور سے چشمہ ہوا
آیا استا کو سلام اسنے کیا | خیر ہے کیوں زرد رو تیرا ہوا
بولا استا میں نہیں بیمار ہوں | جا تو بیٹھ اور مت بکے ایسی فضول

روز گشت و آمدند آن کودکان | بر همین فکرت ز خانه تا دکان
جمله استادند بیرون منتظر | تا درآید اول آن یار مصر
زانکه منبع او بدست این رای را | سر امام آمد همیشه پای را
ای مقلد تو مجو بیشی بر آن | کو بود منبع ز نور آسمان
او درآمد گفت استا را سلام | خیر باشد رنگ رویت زرد فام
گفت استا نیست رنجی مر مرا | تو برو بنشین مگو یاوه هلا

سو اتفاق کی ولیکن وہم کا ایک غبار اسکے دل میں در آیا ہو گیا دوسرا لڑکا آیا اور وہی اسنے کہا اسکا وہم اور تھوڑا سا بڑھ گیا اسطرح وہم بڑھتا گیا یہاں تک کہ وہ اپنے حال میں مشتبہ ہو گیا

سکے لئے لیکن غبار وہم کا	اُسکے دل میں پس ذرا سا پڑ گیا	نفی کرد آن او غبار وهم بر	اندر رسید اندر دو [illegible]
دوسرا آیا وہی اس نے کہا	وہم اسکا اور تھوڑا سا بڑھا	اندر آمد دیگری گفت اینچنین	اندکی آن وهم افزون شد بدین
وہم اسکا اسطرح بڑھتا گیا	یا اپنی حالت وہ حال [illegible]	اینچنین تا وهم او قوت گرفت	ماند اندر حال خود بس در شگفت

بیمار ہو جانا فرعون کا بسبب تعظیم مخلوق کے

رنجور شدن فرعون به وهم از تعظیم خلقان

مرد و زن اور بچے سجدہ کرنے لگا	جلد تر بیمار دل فرعون کا	سجدهٔ خلق از زن و از طفل و مرد	زد دل فرعون را رنجور کرد
[illegible] خداوند و شہا	ایسا اسکا دل وہم سے ہوا گیا	گفتن هر یک خداوند و ملک	آنچنان کردش ز وهمی منهتک
[illegible] دعوی خدائی سے دلیر	اژدہا تھا وہ نہیں ہوتا تھا سیر	که به دعوی الهی شد دلیر	اژدها گشت و نمی شد هیچ سیر
عقل جزوی [illegible] وہم و گماں	کیونکہ تاریکی میں اسکا ہے مکاں	عقل جزوی آفتش وهم است و ظن	زانکه در ظلمات شد او را وطن
گز زمین پر آدھ گز اک راہ ہو	آدمی بے وہم و خوف اس پر چلے	بر زمین گر نیم گز راهی بود	آدمی بی وهم ایمن می رود
گر بلند دیوار پر [illegible]	عرض ہو [illegible]	بر سر دیوار عالی گر روی	گر دو گز عرضش بود کژ می شوی
[illegible] لرز دل [illegible] وہم سے	وہم [illegible] فہم میں	بلکه می افتی ز لرز دل به وهم	ترس وهمی را نکو بنگر بفهم

بیمار ہو جانا استاد معلم کا بسبب وہم و خیال کے

رنجور شدن استاد معلم به وهم و خیال

[illegible]	[illegible]	کشف شد تا [illegible] از وهم [illegible]	بر چه [illegible] گشاید [illegible]
[illegible]	پہلے حال اسنے نہ پوچھا [illegible]	[illegible]	[illegible] عالم [illegible]
[illegible]	[illegible]	شو مرا آگه که از رنگ [illegible] تن	قصد دارد تا رهد از [illegible] تن
[illegible]	[illegible]	او کشیدن جامه [illegible] گشته	پیش گیرد با من [illegible]
[illegible]	[illegible]	آمد و در رایه تندی برگشاد	کودکان اندر پی آن اوستاد
[illegible]	[illegible]	گفت [illegible] چون زود آمد [illegible]	که [illegible] را [illegible]
[illegible]	[illegible]	گفت نی کودک [illegible] حال تن [illegible]	از غم [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] از بغض و نفاق	می نبینی حال من در احتراق
[illegible]	[illegible]	[illegible] نیست	وهم و ظن [illegible]
[illegible]	[illegible]	گفت ای [illegible] در لجاج	می نبینی در تغیر [illegible]
[illegible]	[illegible]	گر تو کور و کر شدی ما را چه جرم	ما درین رنج و در اندوه و گرم

بولی اے خواجہ میں لاؤں آئینہ | تاکہ جانے تو کہ میرا کب ہے کینہ
بولا جا جا کیا تو اور کیا آئینہ | اغفض کیتی میں مرا تو بھلا
جا بچھا دے تو مرا اب بسترا | تاکہ میں سوؤں رہا بھاری ہے سر
ٹھہری عورت مرد نے اسے کہا | دیر مت کر جلد لا تو بسترا

گفت ای خواجه بیارم آینه | تا بدانی کز خدا هم من کشم
گفت رو نه کوری نه آینه | دائما در بغض و کینه و سرزنشت
جامه خواب مرا زن گستران | تا بخسپم که سر من شد گران
زن توقف کرد مردش بانگ زد | کای عدو زوتر ترا این می‌سزد

لیٹ جانا بستر پر استاد کا اور رونا اسکا وہم بیماری سے

در جامه خواب افتادن استاد و نالیدن او از وهم رنجوری

لا کے بستر کو بچھایا اسنے پر | کہہ نہیں سکتی و باطن پر شرر
گر کہوں میں متہم مجھکو کرے | چپ رہوں میں ماجرا بالکل سچ ہے
فال بد بیمار انسان کو کرے | گو نہ ہو اسکو کچھ بھی کا ہوسکے
قول پیغمبر کا تو یفرض | ان تمارضتم لدینا تمرضوا
گر کہوں میں بد خیال آوے اسے | کوئی مطلب ہے جو خلوت چاہتی ہے
گھر سے باہر وہ نکالے ہے مجھے | فسق کو یہ مکر و افسون کرتی ہے
اسنے لا کے بچھایا بسترا | لیٹا استاد آہ و نالہ کرتا تھا
لڑکے اس جا آنکے بیٹھے نہاں | درس کرتے تھے کہ غم سے وہاں
ہمنے سب کچھ یہ کیا پر قید ہیں | پر بنا ہمنے بری کی کیا کریں
دوسری تدبیر کرنا چاہیے | تاکہ اس محنت سے بس چھٹکارے

جامه خواب آورد و گسترد آن عجوز | گفت امکان نی و باطن پر ز سوز
گر بگویم متهم دارد مرا | ور نگویم جد شود این ماجرا
فال بد رنجور گرداند همی | آدمی را که نبودستش غمی
قول پیغمبر قبوله یفرض | ان تمارضتم لدینا تمرضوا
گر بگویم او خیالی بر زند | فعل دارد زن که خلوت می‌کند
مر مرا از خانه بیرون می‌کند | بهر فسقی فعل و افسون می‌کند
جامه خوابش کرد و استا اوفتاد | آه آه و ناله از وی می‌بزاد
کودکان آنجا نشستند و نهان | درس می‌خواندند با صد اندهان
کین همه کردیم و ما زندانییم | بد بنایی بود ما بد بانییم
این دگر اندیشه باید نمود | تا از این محنت فرج باید نمود

دوبارہ وہم میں ڈالنا استاد کو کہ اسکو قرآن پڑھنے سے درد سر زیادہ ہو

دوم بار در وهم افگندن استاد را که او را از قرآن خواندن صداع آید و درد سر افزاید

بولا وہ لڑکا کہ اے قوم پلید | اب پڑھو قرآن باواز بلند
جو پڑھا بولا ہے لڑکو استاد | اس صدا سے پاتا ہے نقصان بہوا
درد سر استاد کو ہوا زیادہ سے | کب ہے لائق زر کی خاطر درد لے
بولا استاد سچ تو کہتا ہے بھلا | اٹھو اب درد سر افزوں ہوا
پس کیا سجدہ و بولے اے کریم | دور ہو سے رنج اور بیم
پس گھر کی جانب وہ اٹھ کے | جس طرح دانہ پہ جاتا مرغ ہے

گفت آن کودک که ای قوم پلید | درس خوانید و کنید آوا بلند
چون همی خواندند گفت ای کودکان | بانگ ما استاد را دارد زیان
درد سر افزاید استا را ز بانگ | ارزد این کو درد یابد بهر دانگ
گفت استا راست می‌گوید روید | درد سر افزون شدم بیرون شوید
سجده کردند و بگفتند ای کریم | دور بادا از تو رنجوری و بیم
پس برون جستند سوی خانه‌ها | همچو مرغان در هوای دانه‌ها

رہائی پانا لڑکوں کا مکتب سے ساتھ اس مکر کے اور سوال کرنا ماؤں کا ان سے

غرضیکہ جب گھر آئے تو ماؤں نے کہا کھیلتے ہو کیوں نہیں ہمیشہ پڑھا
وقت تحصیل علوم اب اس لیے بھاگتے ہو تم کتاب و استاد سے
عذر لائے کہ ای ماں تو سنے یہ گناہ ہم سے نہ اور تقصیر ہے
کہ قضائے آسمان سے اوستاد ہو گیا بیمار اور وہ مبتلا
بولیں مائیں جھوٹ ہے اور مکر ہے جھوٹ سو ہیں کھیلنے کے واسطے
صبح کو ہم پاس استاد کے چلیں اصل کو اس مکر کے ہم دیکھیں
بولے سب لڑکے کہ بسم اللہ چلو جب صبح کو تم ہمارے جھوٹ کو
عیادت کو جانا ماؤں کا معلم فرزندوں کے پاس صبح کو
صبح کو مائیں گئیں تو اوستاد مثل بیماروں کے تھا سویا ہوا
تھا لحاف سے پسینا بس اسے منہ چھپایا سر کو باندھا درد سے
کرتا تھا بس آہ آہ آہستہ وہ سب نے بس استغفر پڑھا لاحول کو
خیر ہے استاد نے سکو خبر جان تیری کو ہوا ہے درد سر
بولا میں بھی بے خبر بس اس سے تھا مجھ کو زادوں نے سمجھا آگہ کیا
شغل قال و قیل میں غافل تھا رنج ایسا بس مرے باطن میں تھا
آدمی مشغول ہو کسی شغل میں دیکھنے سے رنج کے اندھا ہو وہ
عورتوں سے مصر کی یوسف نے اپنی مشغولی سے وہ سب بے خبر
ہاتھ اپنے کو کیا روح والہ پیش و پس نہ جانتا
اور بہت مرد شجاع کہ جنگ میں ہاتھ پاؤں ضرب سے کٹتے ہیں
وہ انہیں ہاتھوں سے جو گیر و دار اس گمان پہ کہ درستی رکھتے ہیں
دیکھتے ہیں کہ ہاتھ اپنے پر خون جاتا ہے بہت وہ بے خبر

خلاصی کودکان از مکتب بدین مکر و سوال مادران از ایشان

مادران شان جملگی گفتند کو | روز کتاب و شما با لهو جفت
وقت تحصیل ست اکنون و شما | می گریزید از کتاب و اوستا
عذر آوردند کای مادر بایست | این گناه از ما و از تقصیر نیست
از قضای آسمان استاد ما | گشت رنجور و سقیم و مبتلا
مادران گفتند مکرست و دروغ | صد دروغ آرید بهر طمع دوغ
ما صباح آییم پیش اوستاد | تا ببینیم اصل این مکر شما
کودکان گفتند بسم الله روید | بر دروغ و صدق ما واقف شوید
بعیادت رفتن مادران علی الصباح معلم فرزندان را
بامدادان آمدند آن مادران | خفته استا همچو بیمار گران
هم عرق کرده ز بسیاری لحاف | سر ببسته رو کشیده در سحاف
آه آهی میکند آهسته او | جملگان گشتند هم لاحول گو
خیر باشد اوستا این درد سر | جان تو ما را نبود از این خبر
گفت من هم بی خبر بودم از آن | آگهم کردند این مادر غران
من بدم غافل بشغل قال و قیل | بود در باطن چنین رنجی ثقیل
چون بجد مشغول باشد آدمی | او ز دید رنج خود باشد عمی
از زنان مصر یوسف شد سمر | که ز مشغولی بشد ز ایشان خبر
پاره پاره کرده ساعدهای خویش | روح واله که نه پس دید و نه پیش
ای بسا مرد شجاع اندر حراب | که ببرد دست یا پایش ضراب
او همان دست آورد در گیر و دار | بر گمان آنکه هست او برقرار
خود ببیند دست رفته در ضرر | خون از او بسیار رفته بی خبر

بیان اسکے کہ بدن روح کو مانند لباس کے ہے اور یہ ہاتھ آستین روح کے ہاتھ کی ہے اور یہ پاؤں موزہ روح کے پاؤں کا ہے

در بیان آنکہ تن روح را چون لباسی است و این دست آستین دست روح است و این پای موزهٔ پای روح

[illegible]

چونکہ لباس آیا بدن میں مثل جو تو | پہننے والے کو نہ لباس میں کو
روح کو توحید حق سے ہے خوشنما | ہاتھ پاؤں اور ہیں اُسکے سوا
ہاتھ پاؤں خواب میں دیکھے ہے | وہ حقیقت جان تو نہ جھوٹا ہے
بے بدن کے ہے بدن تو ہی ہے | جان تن کے جامے تیری ست ہے
بے بدن کے جان کرے ہے کاروبار | مرغ ہوتا ہے قفس میں بیقرار
کٹھرا باہر قفس سے مرغ ہو | پیچ جائے سات افلاکوں کو وہ
اک حکایت کہتا ہوں گر تو سنے | تا حقیقت کا تو گرویدہ رہے

تا بدانی کہ تن آمد چون لباس | رو بجو لابس لباسی را مليس
روح را توحید الله خوشتر است | غیر ظاهر دست و پائی دیگر است
دست و پا در خواب بینی ایتلاف | آن حقیقت دان مدانش از گزاف
آن توئی کہ بی بدن داری بدن | پس مترس از جسم جان بیرون شدن
روح دارد بی بدن بس کار و بار | مرغ باشد در قفس بس بیقرار
باش تا مرغ از قفس آید برون | تا ببینی هفت چرخ او را زبون
یک حکایت گویمت بشنو تو | در حقیقت بر حقیقت بگروی

حکایت اُس درویش کی کہ پہاڑ میں خلوت اختیار کی تھی اور بیان اس قطع تعلقات اور داخل ہونا اس منقبت میں کہ انا جلیس من ذکرنی و انیس من استانس بی

گر با ہمہ چون بی ہمہ ہے | ور بے ہمہ چہ با منی با ہمہ

حکایت آن درویش کہ در کوہ خلوت کردہ بود و بیان حلاوت انقطاع و خلوت و داخل شدن در این منقبت کہ انا جلیس من ذکرنی و انیس من استانس بی

گر با ہمہ چون بی منی بی ہمہ | ور بی ہمہ چہ با منی با ہمہ

کوہ میں درویش اک بس تھا مقیم | اُسکی ہمصحبت تھی خلوت اور ندیم
جو کہ تھا اُس سے سلوک وصال | مرد و زن کے نفس سے کھتا ملال
ہو گیا جیسے ہیں آسان حضر | وہ سری ہمقدم کو آسان سفر
جیسے تو محبوب ہے جیسے سروری | خواجہ کو مرغوب ہے آہنگری
ہر کسی کو کام کے لائق کیا | ولیکن اسکے اُسکی رغبت کو رکھا
کب یہیں خواہشوں کو سست و پا | کب روا ہو جنبش خار سے ہوا
دیکھے رغبت اپنی تو سوے سما | کھول پر دولت کا وہ مثل ہما
دیکھیے رغبت اپنی تو سوے زمین | نالہ کرا اور بیٹھ تو اندوہ میں
نالہ اول سے کریں ہیں عاقلان | اور سر پیٹیں ہیں آخر جاہلان
دیکھو انجام ابتدا میں کام کے | تا آخر میں پشیماں تو رہے

بود درویشی بکہساری مقیم | خلوت او بود ہم خواب و ندیم
چون ز خالق میرسید او را شمول | بود از انفاس مرد و زن ملول
ہمچنان کہ سہل شد ما را حضر | سہل شد ہم قوم را دیگر سفر
آنچنان کہ عاشقی بر سروری | عاشق است آن خواجہ بر آہنگری
ہر کسی را بہر کاری ساختند | میل آن را در دلش انداختند
دست و پا بی میل جنبان کی شود | خار و خس بی آب و بادی کی رود
گر ببینی میل خود سوی سما | پر دولت بر گشا ہمچون ہما
ور ببینی میل خود سوی زمین | نوحہ میکن ہیچ منشین از حنین
عاقلان خود نوحہ ها پیشین کنند | جاهلان آخر بسر بر میزنند
ز ابتدای کار آخر را ببین | تا نباشی تو پشیمان یوم دین

دیکھنا زرگر کا انجام کام کو اور باتیں کرنا موقوف انجام کے ساتھ استعارہ ترازو کے

دیدن زرگر عاقبت کار را و سخن بر وفق عاقبت گفتن با مستعیر ترازو

ہر کام میں انجام دیکھو تاکہ آخر میں تو پشیمان نہ رہے یعنی حق تعالی نے ہر ایک کو ایک ایک کام کے واسطے پیدا کیا اور اسی کام کی رغبت اسکے دل میں ڈالی وہ عقلمند ہو کہ اول ہی انجام کو

آن یکی آمد به پیش زرگری — که ترازو ده که بر سنجم زری
گفت خواجه رو مرا غربال نیست — گفت میزان ده برین تسخر مه‌ایست
گفت جاروبی ندارم در دکان — گفت بس بس این مضاحک را بمان
من ترازویی که میخواهم بده — خویشتن را کر مکن هر سو مجه
گفت بشنیدم سخن کر نیستم — تا نپنداری که بی معنیستم
این شنیدم لیک پیری مرتعش — دست لرزان جسم تو نامنتعش
وان زر تو هم قراضهٔ خرد و مرد — دست لرزد پس بریزد زر خرد
پس بگویی خواجه جاروبی بیار — تا بجویم زر خود را در غبار
چون بروبی خاک را جمع آوری — گوییم غربال خواهم ای جری
من ز اول دیدم آخر را تمام — جای دیگر رو ازینجا والسلام
هر که اول بین بود اعمی بود — هر که آخر بین چه با معنی بود
هر که اول بنگرد پایان کار — اندر آخر او نگردد شرمسار
حکم چون بر عاقبت اندیشی است — پادشاهی بنده درویشی است
عاقبت بینان بوند اهل رشاد — در نگر والله اعلم بالرشاد
این سخن پایان ندارد بازگوی — قصهٔ آن مرد زاهد بازگوی
کن تمام اکنون حدیث شیخ را — کاندران کهسار بودش خوابگاه

پاس اک زرگر کے آیا اک بشر — کہ ترازو دے مجھے لوں میں زر
بولا جا چلنی نہیں میرے پاس ہے — بولا میزان دے تمسخر مت کرے
بولا ہے جھاڑو دکان پر نہ ادھر — بولا بس کر یہ مذاق اب بس کرے
میں ترازو تجھ سے چاہتا ہوں کہ دو — بہرا مت ہو اور ہر سو مت پھرے
بولا سنتا بات ہوں بہرا نہیں — تا تو جانے کہ میں بے معنی نہیں
پر سنا پر رعشہ پیری سے ترے — ہاتھ کانپے اور لاغر جسم ہے
سمجھا پیری سے تو ہے ناتوان — ہاتھ لرزی سے کانپے ہر زمان
اور وہ زر ریزہ ریزہ ہے ترا — ہاتھ کانپے زر وہ گر جاوے ترا
پس کہے تو خواجہ جھاڑو مجھ کو دے — تا کہ ڈھونڈوں زر کو اپنے خاک سے
خاک کو تو جھاڑ کر جمع کرے — پھر کہے چلنی تو لا اے مجھے
میں نے اول دیکھا آخر کو تمام — اور کہیں جا تو یہاں سے والسلام
دیکھے جو اول کو بس اندھا ہو وہ — دیکھے جو آخر کو با معنی ہے وہ
دیکھتا اول جو ہے انجام کار — ہو نہ آخر کو نہیں وہ شرمسار
حکم جو کہ آخر اندیشی پہ ہے — شاہی بس قوت درویشی پہ ہے
ہوئے آخر بین ہیں بس اہل ثواب — دیکھو تو واللہ اعلم بالصواب
بات پر بے انتہا ہے راز گو — مرد زاہد کا تو قصہ پھر کہو
بات کر شیخ مجرد کی تمام — کوہ میں رکھتا تھا وہ خوابگاہ

بقیهٔ قصهٔ آن زاهد کوهی که نذر کرده که میوهٔ کوهی از درخت باز نکنم و درخت نیفشانم و کسی را نگویم صریح و کنایت که بیفشان تا آنرا بخورم مگر آنکه باد از درخت افکنده باشد

باقی قصہ اس زاہد کوہی کا کہ عہد کیا تھا کہ میوہ درخت کوہی نہ توڑونگا اور نہ درخت کو خود ہلاؤنگا اور نہ کسی اشارہ و صراحۃً کہونگا کہ تم توڑ دو میں کھاؤں ہاں گر وہ کہ ہوا درخت سے گرا دے

اندران که بود اشجار و ثمار — سیب بود و امرود و انار بیشمار
قوت آن درویش بود آن میوه‌ها — غیر آن چیزی نخوردی دائما
گفت آن درویش یارب با تو من — عهد کردم که نچینم در زمن
خود نچینم میوه را در کل چمن — نیز نفرستم رانگویم که بچین

کوہ میں پھل کے درخت اس جا کئی — سیب انار امرود کی وہ قسمیں تھے
قوت اس درویش کا میوہ تھا وہ — اس سوا کھاتا نہ کوئی چیز کو
بولا درویش اے خدا میں اس گھڑی — عہد کرتا ہوں نہ توڑونگا کبھی
خود نہیں توڑونگا میوہ آپ سے — نے کہونگا غیر کو کہ توڑ دے

در حدیث آمد که دل همچون پری است / در بیابانی اسیر صرصری است
باد پر را هر طرف راند گزاف / گه چپ و گه راست با صد اختلاف
در حدیث دیگر این دل دان چنان / کآب جوشان ز آتش اندر قازغان
هر زمان دل را دگر رایی بود / آن نه از وی لیک از جایی بود
پس چرا ایمن شوی بر رای دل / عهد بندی تا شوی آخر خجل
این هم از تاثیر حکم است و قدر / چاه می‌بینی و نتوانی حذر
نیست خود از مرغ پران این عجب / که نبیند دام و افتد در عطب
این عجب که دام بیند هم وتد / گر بخواهد ور نخواهد می‌فتد
چشم باز و گوش باز و دام پیش / سوی دام می‌پرد با پر خویش

شہر ایران شیوہ کہ باد اندازد مرا / من ہمی ترسم از [illegible]
مدتی بر عہد خود بود وفا / تا در آمد امتحان [illegible]
زین سبب [illegible] استثنا کنید / گر خدا خواہد بہ پایان برسید
زانکہ حکم کار [illegible] / اختیار جاہلان [illegible]
ہر زمان دل را دگر میلی دگر / ہر زمان بر دل [illegible] جگر
کل اصبح لنا شان جدید / کل شی عن مرادی لا یحید

ہاں وہ شیوہ جو ہوا ہے تو دگر | [illegible] اندر دل پھرے
عہد پر اپنے کی اک مدت وفا | ہاں [illegible] امتحان حق نے کیا
انشاء اللہ کو کیا اس واسطے | عہد گر چاہے خدا پورا کرے
کام اجرا کیجو کہ ہیں ہاتھ پہ | اختیار ایک کل [illegible] میں ہے
ہر گھڑی دل کو [illegible] اور ولی | ہر گھڑی داغ جگر دل پر رکھو
کل اصبح لنا شان جدید | کل شی عن مرادی لا یحید
ہے حدیث اندر کہ دل جیسے پر ہے | قید صحرا میں ہوا کے صرصر کے ہے
ہر طرف پر کو اڑا لے جاتی ہے ہوا | گاہ اٹھا گاہ سیدھا جا بجا
ہے حدیث اندر کہ دل پر جوش ہے | جیسے پانی دیگ میں ہو آگ سے
دل کو ہر دم اور ہی اک رائے ہے | وہ نہ اس سے لیکن اور جا سے آئی ہے
کیسے بے خوف ہو دل کی رائے پر | عہد باندھو آخر ہو شرمندہ مگر
حکم حق کا یہ بھی ہے تاثیر سے | چاہ دیکھے اور بچا نہ سکے
ہے تعجب اڑنے والے مرغ سے | دام مت دیکھے بلا کے بیچ میں پڑے
یہ عجب ہے کہ دیکھے دام کو | خواہ مخواہ اس دام میں جا قید ہو
کان و آنکھیں باز اور آگے دام ہے | اڑ کے اپنے دام کی جانب گرے

تشبیه بند و دام قضا که صورتش پنهان و اثرش پیدا است

تشبیہ گوشہ دام کی سا کہ تھا صورت پنہاں اور ساتھ اثر کے عیاں ہے

بنگر اندر دلق مهتر زاده‌ای / سر برهنه در بلا افتاده‌ای
در هوای ناسزایی سوخته / اوفتاده املاک خود بفروخته
خوار گشته در میان قوم خویش / همچو نایی بینوا دل ریش [illegible]
خانمان برباد شد [illegible] / کام دشمن زو برآمد [illegible]
زاهدی بیند بگوید [illegible] / همتی [illegible]
کاندرین ادبار افتاده‌ام / مال و زر [illegible] افتاده‌ام
همتی تا بو که من زین وارهم / زین گل تیره بود که بر جهم
این دعا می‌خواهد او از عام و خاص / کالخلاص و الخلاص و الخلاص

دیکھ اک گدڑی میں مہتر زادہ کو | سر برہنہ اور بلا افتادہ کو
تھا وہ بدکاری کی خواہش میں جلا | مال املاک اپنی تمام بیچ ہوا
قوم میں اپنی ہوا تھا خوار وہ | ہمسری سے لا دوا بیمار وہ
خانماں برباد و بدنام اور خوار | [illegible] دشمن ہوا [illegible]
کوئی زاہد یا پاک [illegible] | [illegible] خدا
کہ میں اس دیار آفت میں پڑا | مال و دولت ہاتھ سے میں کھو دیا
کر دعا ہوں میں اس سے رہا | ہو وہ ان خاک تیرہ سے شاید خدا
یہ دعا چاہتا تھا وہ با عام و خاص | کالخلاص و الخلاص و الخلاص

[illegible]

ہاتھ پاؤں سب کا کچھ تھا بندھا	تے موکل سر پے زنجیر پا	دست بسته پای بسته [illegible]	بس موکل بر سرش [illegible]
تو خلاصی چاہتا کس قید سے	تو رہائی چاہتا کس قید سے	از گدایی بندگی جوئی خلاص	وز گرانی قید جوئی خلاص
قید تقدیر و قضا کے مختفی	نہ کوئی جانے بجز وا سیطفی	قید تقدیر و قضای مختفی	آن نه پیدا آن بجز [illegible] مصطفی
گرچہ وہ ظاہر نہیں پنہاں ہے	وہ بدتر زنجیر اور زندان سے	گرچه پیدا نیست آن در مکمن است	بدتر از زندان و بند آهن است
کیونکہ آہنگر [illegible]	اور نقب زن کھود کے زندان [illegible]	زانکه آهنگر مر آنرا بشکند	حفره‌گر هم خشت زندان بر کند
[illegible] قید پنہان اور گران	تو لیے ہے عاجز اس آہنگران	این عجب این بند پنهان گران	عاجز از تکسیرش آهنگران
دیکھی احمد کو ہے اس قید سے	بندھا حبل من مسد گردن [illegible]	دیدن آن بند احمد را رسد	بر گلوی بسته حبل من مسد
[illegible]	[illegible] حمال الحطب	دید بر پشت عیال بولهب	تنگ هیزم گفت حمال الحطب
[illegible]	[illegible]	حبل و هیزم را احمد دید [illegible]	که پدید آید بر او هر ناپدید
[illegible]	[illegible]	باقیانش جمله تاویلی کنند	کاین ز بی‌هوشیست و ایشان با هشند
[illegible]	[illegible]	لیک از تاثیر آن پشتش دوتو	گشته و نالان شده او پیش او
کہ دعا سے ہو [illegible]	اور [illegible] قید پنہان [illegible]	که دعا کن تا رهم [illegible]	تا رهم زین بند پنهان [illegible]
[illegible]	[illegible]	آنکه داند این علامتها پدید	چون نداند او شقی را ای عنید
[illegible]	[illegible]	داند و پوشد بامر ذوالجلال	که نباشد کشف راز حق حلال
[illegible]	[illegible]	این سخن پایان ندارد و آن فقیر	از مناجاتش [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	زاشتر بی‌فوق صبوری [illegible]
[illegible]	[illegible]	سر ز تنگی‌های مرود [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	باد آمد [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	چشم او بگشاد و گوش او [illegible]
[illegible]	راہ میں [illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ششم ہونا اس شیخ کا چوری کے ساتھ اور باہر نکلنا [illegible] ان شیخ با دزدان [illegible]

[illegible]

یعنی صدر الطریقہ گرفتار بلا ہوئے اور یہ سیری محمد تنگی کی سزا تھی حال اسکا آگے [illegible]

[illegible]

اسی نسبت سے قاضی دانا ہے | کہا سے شربت کی ہو ہاں پینے [illegible]
اسی سبب سے کہے حاجی بہشتی | جب لوٹے تو ہوئے وہ یار فسق
بیٹھے ہار دیئے اور یار دیتے ہیں | آسمان سے رہ ہیں ملتے ہیں
پانچ پیر ان [illegible] پیر گار | ہو گئے کامل نمازوں میں [illegible]
[illegible] بادشاہ [illegible] آپ [illegible] | پانی پینے کی علت [illegible]
[illegible] پانی [illegible] سال | ہو گئے [illegible] طاقت بحال
[illegible] | وہ ہوئے سلطان قطب الفقرا
[illegible] | مرد راہ [illegible]
ایسا ہوتا ہے [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
از سبب اندیشہ [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

کرامت شیخ اقطع کی اور زنبیل بنانا اسکا دو ہاتھوں سے

[illegible]

خلق میں نام [illegible] شیخ اقطع ہوا | [illegible] کو کردیا
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
بولا حکمت جانے تو اے کردگار | میں چھپا [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
یہ کرامت [illegible] آشکار | [illegible]
تا [illegible] آسمان سے بدگمان | [illegible]

کرامات شیخ اقطع و زنبیل بافتن او بدو دست

شیخ اقطع گشت و نامش پیش خلق | کرد معروفش [illegible]
در عریش او را یکی زایر بیافت | کو بهر دو دست می‌زنبیل بافت
گفت او را ای عدوّ جان خویش | در عریشم آمدی سر کرده پیش
از چه [illegible] | گفت از افراط مهر و اشتیاق
[illegible] | [illegible]
تا نمیرم من مگو این با کسی | [illegible]
بعد از آن قومی دگر از روزنش | مطلع گشتند بر بافیدنش
گفت حکمت را تو دانی کردگار | من نهان کردم تو کردی آشکار
آمد الهامش که یک چندی بدند | که درین غم بر تو منکر می‌شدند
که مگر سالوس بود او در طریق | که خدا رسواش کرد اندر فریق
من نخواهم کان رمه کافر شوند | در ضلالت در گمان بد روند
این کرامت را بکردیم آشکار | که دهیمت دست اندر وقت کار
تا که این بیچارگان بدگمان | رد نگردند از جناب آسمان

[illegible]

ای برادر این کرامتها ز پیش / خود تسلی داد جسم از ذات خویش	ہیں کے پہلے اس کرامت سو سمجھے / خود تسلی دی اپنی ذات سے
این کرامت بهر ایشان داده است / وین چراغ از بهر این بنهاده است	یہ کرامت دی تجھے انکے لیے / یہ چراغ انکے لیے بخشا ہے تجھے
تو از آن مگذر که هر گه تن / شوی از تفریق اجزا بدن	اس سے تو گذر کہ اگر ہم / تو سے تفریق ہو سے کرے
وهم تفریق اسیر پای تو رفت / [illegible]	وہم تفریق بدن تجھے گیا / [illegible]

سبب جرأت ساحران فرعون بر قطع دست و پای خود	ساحران فرعون کی بیباکی کا سبب ہاتھ پاؤں کٹنے میں
ساحران را که فرعون لعین / کرد تهدید و سیاست بر زمین	ساحروں کو دی دھمکی فرعون نے / بس سیاست اور سزا سے [illegible]
که ببرم دست و پاتان از خلاف / پس درآویزم ندارم [illegible]	دست و پا کاٹوں کہ [illegible] / [illegible]
او همی پنداشت کایشان در همان / وهم و تخویف‌اند و وسواس و گمان	[illegible]
که بوند ایشان [illegible] / از توهمها و تهدیدات نفس	[illegible]
او نمی‌دانست کایشان رسته‌اند / [illegible]	[illegible]
سایه را [illegible] دانسته‌اند / [illegible]	[illegible]
هاون گردون اگر صد بارشان / خرد کوبد اندرین گرداب‌شان	[illegible]
اصل این ترکیب را چون دیده‌اند / از فروع وهم کم ترسیده‌اند	اصل اس ترکیب [illegible]
این جهان خوابست اندر ظن مایست / گر رود در خواب دستی باک نیست	[illegible]
گر بخواب اندر سرت ببرید گاز / هم سرت بر جاست و هم عمرت دراز	خواب میں گر کاٹے سر تیرا کوئی / سر بجا ہے اور زیادہ عمر بھی
گر ببینی خواب در خود را دو نیم / تندرستی چون بخیزی نه سقیم	خواب میں دو ٹکڑے دیکھے خود کو / جب اٹھا اچھا [illegible]
حاصل اندر خواب نقصان بدن / نیست باک و نه دو صد پاره شدن	الغرض گر خواب میں نقصان تن / [illegible]
این جهان را که بصورت قایمست / گفت پیغمبر که حلم نائم است	اس جہان کو جو کہ صورت پر رکھا / [illegible] پیغمبر نے کہا
از ره تقلید تو کردی قبول / سالکان این دیده پیدا بی رسول	تو نے تقلیداً کیا اسکو قبول / سالکوں نے دیکھا [illegible] بے رسول
روز در خوابی مگو کاین خواب نیست / سایه فرع است اصل جز مهتاب نیست	خواب دن میں ہے مت کہو [illegible] / [illegible]
خواب و بیداریت آن دان ای عضد / که ببیند خفته کو در خواب شد	خواب بیداری وہ جان [illegible] / خواب میں [illegible] کوئی میں سو گیا
او گمان برده که این دم خفته‌ام / بی‌خبر زان کوست در خواب دوم	ہو گمان اسکو کہ اب میں سو گیا / بے خبر تھا خواب دوم میں گیا
کوزه‌گر گر کوزه را بشکند / چون بخواهد باز خود قایم کند	کوزہ گر اک کوزہ توڑ دے / پھر وہ چاہے اسکو قائم بس کرے
کور را هر گام باشد ترس چاه / با هزاران ترس می‌آید براه	ہر قدم پر چاہ کا اندھے کو ڈر / سیکڑوں ڈر ساتھ چلے وہ راہ پر

[illegible]

اور وہ ... [illegible]	جا تا ہے ... [illegible]
... [illegible] پاؤں کی	... [illegible]
[illegible]	غول کی آواز ... [illegible]
[illegible]	در ... [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	... فرعون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابتدای ... حضرت ... علیه السلام ... [illegible]

در ذکر ... شیخ ... علیه السلام [illegible]

[illegible]

در رفتن آن شیخ بزرگوار ... فرزندان ... [illegible]

[illegible]

اپنے سے دل اٹھ راست میں انجام کار	میں تری بخشش سے ہوں امیدوار	در جهان روز و شب چند ز مهیا	ما بگریم تو ایشان امیدوار
کہ [illegible] اور تیرا کرم ہے اس زمان	کہ کسی مجرم کو نہ ہووے امان	تو شفا ده ای [illegible] آزاد جان	کی نماند هیچ مجرم را امان
ہو دلیر [illegible] محشر میں بھلا	تو [illegible] کو چھوڑوں کیا تو اچھا ہو	گفت پیغمبر که روز رستخیز	کی گذارم مجرمان را اشک ریز
میں شفیع عاصیان ہوں کون سا	تا چھڑاؤں رنج سے انکو یہاں	من شفیع عاصیان باشم بجان	تا رهانمشان ز اشکنجه گران
دیو دل میں اہل کبائر کو بچا	عہد شکنی کی نہ ہووے تا سزا	عاصیان اهل کبائر را بجهد	وا رهانم از عتاب نقض عهد
[illegible] اتقیا	بس شفاعت سے مری روز جزا	صالحان امتم خود فارغ اند	از شفاعتهای من روز گزند
[illegible] میں شفیع عاصیان	حکم نا فرمان کی طرح آ گیا یہاں	بلکه ایشان را شفاعتها بود	گفتشان چون حکم نافذ میرود
[illegible] غیر کا	میں [illegible] سے اعلا کر دیا	هیچ وازر وزر غیری بر نداشت	من نیم وازر خدایم بر فراشت
[illegible] شیخ ہے	چون کمان [illegible] قبول [illegible]	آنکه بی وزرست شیخ است ای جوان	در قبول حق چو اندر کف کمان
شیخ کیا [illegible] مو سفید	معنی اس [illegible]	شیخ کی بود پیر یعنی مو سپید	معنی این مو بدان ای کژ امید
[illegible] ہستی اسکی [illegible]	تا [illegible]	هست آن موی سیه هستی او	تا ز هستیش نماند تای مو
[illegible]	[illegible]	چونکه هستیش نماند پیر اوست	گر سیه مو باشد او یا خود دو موست
[illegible] وصف بشر	[illegible]	هست آن موی سیه وصف بشر	نیست آن مو موی ریش و موی سر
بس کیا [illegible]	[illegible]	عیسی اندر مهد بر آرد نفیر	که جوان ناگشته ما شیخیم و پیر
[illegible] اوصاف بشر [illegible]	[illegible]	گر رهید از بعض اوصاف بشر	شیخ نبود کهل باشد ای پسر
[illegible]	[illegible]	چون یکی موی سیه کان وصف ماست	نیست شیخ و مقبول خدا است
[illegible]	[illegible]	چون بود مویش سپید ار با خودست	او نه پیرست و نه خاص ایزدست
[illegible]	اہل دنیا [illegible]	ور سر مویی ز وصفش باقیست	او نه از عرشست او آفاقیست
ہم [illegible] امید [illegible]	خوان [illegible]	ما همه امیدواران توییم	سینه چون خوان احسان توییم
[illegible] شفقت [illegible]	[illegible]	لیک با این جمله چون شفقتی	بهر فرزندان چرا بی رقتی
یا نہ شاید [illegible] دل جلتا ترا	پھر کہو اے شیخ مجھ سے ماجرا	یا مگر خود دل نمی سوزد ترا	باز گو ای شیخ مارا ماجرا

عذر کرنا شیخ کا بسبب نہ رونے فرزندوں کے

عذر کردن شیخ بهر ناگریستن بر مرگ فرزندان

شیخ نے کہا کہ مت جان تو	کہ نہ رکھتا ہوں میں مہر و رحم کو	شیخ گفت او را مپندار ای رفیق	که ندارم رحم و مهر و دل شفیق
جملہ کفاروں پہ رحمت ہے مجھے	گرچہ جان کفران نعمت کرتی ہے	بر همه کفار ما را رحمت است	گرچه جان جمله کافر نعمت است

مجھکو کتوں پر بھی آتا رحم ہے	کہ انہیں کیوں مارتے ہیں سنگ سے	بر سگانم رحمت و بخشایش است	که چرا از سنگها شان مالش است
کہ لئے جو کتا میں کرتا ہوں دعا	کہ چھڑا اس خو سے انکو اے خدا	آن سگی که میگزد گویم دعا	که از این خو وا رهانش ای خدا
اور کتوں کو بھی رکھ اس فکر میں	خلق سے نہ سنگسار اب وہ ہوں	این سگان را هم در آن اندیشه دار	که نباشند از خلایق سنگسار
اسلئے بھیجے ولی سوئے زمین	تا کریں وہ رحمة للعالمین	زان بیاورد اولیا را بر زمین	تا کندشان رحمة للعالمین
خلق کو کھینچیں سوئے درگاہ خاص	حق کو کہویں کہ زیادہ کر خلاص	خلق را خواند سوی درگاه خاص	حق را خواند که وافر کن خلاص
کرلئے خود کوشش نصیحت کیلیے	جو نہ چاہو کہویں حق در کھولدے	جهد بنماید ازین سو بهر پند	چون نشد گوید خدایا در مبند
عام کو ہوتی ہیں جزوی رحمتیں	خاص کو ہوتی ہیں کلی رحمتیں	رحمت جزوی بود مر عام را	رحمت کلی بود همام را
رحمت جز اسکی کل سے ہے ملی	رحمت اک دریا ہے ہادی راہ کی	رحمت جزوش قرین گشته به کل	رحمت دریاست هادی سبل
رحمت جزئی تو کل سے مل اس آن	رحمت کل کو تو ہادی اپنا جان	رحمت جزوی به کل پیوسته شو	رحمت کل را تو هادی بین و رو
جب تلک جزو ہے نہ جانے راہ بحر	بحر کے ہم مثل کب ہوتی ہے نہر	تا که جزوست او نداند راه بحر	هر غدیری را کند اشباه بحر
جو نہ جانے بحر کو وہ کب ملے	سوی دریا خلق کو کب لا سکے	چون نداند راه یم کی ره برد	سوی دریا خلق را چون آورد
متصل دریا کے ہو جب تب وہ	بحر سے جا ملے مثل سیل جو	متصل گردد به بحر آنگاه او	ره برد تا بحر همچون سیل و جو
گر کرے دعوت تو تقلیدی ہے وہ	نے عیان و وحی و تائیدی سے ہو	ور کند دعوت به تقلیدی بود	نز عیان و وحی تاییدی بود
بولی جو تو رحم رکھتا سب پہ ہو	گرد گلہ مثل چرواہے کے ہے	گفت پس چون رحم داری بر همه	همچو چوپانی بگرد این رمه
کیوں نہیں پھر روتا لڑکوں پہ	مارا فصاد اجل نے نشتر سے	چون نداری نوحه بر فرزند خویش	چونکه فصاد اجلشان زد به نیش
آنکھ کا آنسو گواہ رحم ہے	آنکھ بے آنسو تری پھر کس لیے	چون گواه رحم اشک دیده‌هاست	دیدهٔ تو بی نم و گریه چراست
شیخ نا خوش اسکے طعنہ سے ہوا	بحث سے اکبارگی لڑنے لگا	شیخ دانا زین عتابش گرم شد	در سخن یکباره بی آزرم شد
بولا عورت سے کہ اے پیر زال	کب بہار اب ہووے مانند خزان	رو به زن کرد و بگفتش کای عجوز	خود نباشد فصل دی همچون تموز
گروہ سب جیتے رہیں یا مر گئے	آنکھ سے پوشیدہ دل کی کب ہوئے	جمله گر مردند ایشان گر حی‌اند	غایب و پنهان ز چشم دل کی‌اند
پیش خود پاتا ہوں انکو برقرار	کیسلیے روؤں میں تجھسا زار زار	من چو بینمشان معین پیش خویش	از چه رو رو را کنم همچون تو ریش
گرچہ اس عالم سے باہر ہو گئے	پر مرے ہیں سامنے وہ کھیلتے	گرچه بیرون‌اند از دور زمان	با من‌اند و گرد من بازی‌کنان
گریہ ہوتا ہے فراق و ہجر سے	پر عزیزوں سے وصال اب ہے مجھے	گریه از هجران بود یا از فراق	با عزیزانم وصال است و عناق
خلق انکو دیکھتی ہے خواب میں	اور بیداری میں دیکھوں انکو میں	خلق اندر خواب می‌بینندشان	من به بیداری همی بینم عیان
اس جہان سے مختفی اکدم ہوں میں	اور حواسوں کو درخت جسم سے گراتا ہوں	زین جهان خود را دمی پنهان کنم	برگ حس را از درخت افشان کنم
حس ہے قیدی عقل کی او راز گو	عقل قیدی روح کی ہے جان لو	حس اسیر عقل باشد ای فلان	عقل اسیر روح باشد هم بدان

عقل کے عقدہ کو جان نے وا کیا	اور سب کاموں کو جاری کر دیا	دست بستہ عقل را جان باز کرد	کارہای بستہ را ہم ساز کرد
حس و اندیشے ہیں آب صاف پے	جس طرح خاشاک پانی پر پڑے	حسہا و اندیشہ بر آب صفا	ہمچو خس بگرفتہ روی آب را
دست عقل اس خس کو اک سو ہٹائے	آب پیش عقل پیدا ہوتا ہے	دست عقل آن خس بیکسو می برد	آب پیدا می شود پیش خرد
جمع خس تھا نہر پر مثل حباب	خس ہٹا تو ہو گیا پیدا وہ آب	خس بس انبہ بود بر جو چون حباب	خس چو یکسو رفت پیدا گشت آب
عقل کا جو ہاتھ کھولے نہ خدا	خس زیادہ آب پر کر دے ہوا	چونکہ دست عقل نگشاید خدا	خس فزاید از ہوا بر آب ما
آب کو پوشیدہ وہ ہر دم کرے	رونی اور ہنسی ہوا سے عقل ہے	آب را ہر دم کند پوشیدہ او	آن ہوا خندان و گریان عقل تو
بستہ ہوا کے دونوں ہاتھ تقوی نے	تو وہ کھولے حق کے دونوں عقل کے	چونکہ تقوی بست دو دست ہوا	حق گشاید ہر دو دست عقل را
ہوگئے تیرے مطیع حواس جو اس	عقل حاکم ہوگئی جو تیرے پاس	پس حواس چیرہ محکوم تو شد	چون خرد سالار و مخدوم تو شد
حس کو بے سوئے کے معطل کر دے	غیب سے تا ہوں تیری جان میں	حس را بی خواب خواب اندر کند	تا کہ غیبیہا ز جان سر بر زند
اور بیداری میں دیکھے خواب کو	آسمان سے کھولے دروازہ کو تو	ہم بہ بیداری ببیند خوابہا	ہم ز گردون برگشاید بابہا

قصہ پڑھنا شیخ نابینا کا قرآن کو ناظرہ اور بینا ہونا وقت پڑھنے قرآن کے بحکم خدا تعالیٰ کے

قصہ خواندن شیخ ضریر قرآن را از روی مصحف در وقت خواندن قرآن بینا شدن باذن اللہ تعالیٰ

دیکھا اُن ایام میں درویش نے	گھر میں قرآن ایک اندھے پیر کے	دید در ایام آن شیخ فقیر	مصحفی در خانہ پیری ضریر
اُسکے یاں مہمان وہ گرمی ہوا	چند روز اُسکے وہ بس باہم رہا	پیش او مہمان شد او وقت تموز	ہر دو زاہد جمع گشتہ چند روز
سوچا یاں قرآن اب ہے کس لیے	کیونکہ نابینا ہے بس درویش یہ	گفت اینجا ای عجب مصحف چراست	چونکہ نابیناست این درویش راست
الجھن کی تشویش اُسے اس فکر پر	کہ سوا اُسکے نہ یاں پر اور تھا	اندرین اندیشہ تشویشم فزود	کہ جز او را نیست اینجا باش بود
وہ ہے تنہا مصحف لٹکا ہوا	میں نہیں گستاخ اور نہ ہوں ملا	اوست تنہا مصحفی آویختہ	من نیم گستاخ یا آمیختہ
تا میں پوچھوں نہیں بس چپ رہوں	صبر سے تا کہ مراد اپنی میں لوں	تا بپرسم نی خمش صبری کنم	تا بصبری بر مرادی بر زنم
چند دن وہ صبر سے اندر حرج	کھل گیا کہ الصبر مفتاح الفرج	صبر کرد و بود چندی در حرج	کشف شد کالصبر مفتاح الفرج
صبر ہے گنج اے برادر صبر کر	تا شفا اس رنج سے پاوے مگر	صبر گنج است ای برادر صبر کن	تا شفا یابی تو زین رنج کہن
صبر کے ... کشف ...	صبر ہے تلخ اور میٹھا ہے پھل	صبر شد کشف ہر سر نہفت	صبر تلخ آمد و لیکن شکرست

صبر کرنا لقمان علیہ السلام کا سوال سے جو دیکھا کہ داؤد علیہ السلام حلقہ لوہے کا بناتے ہیں اس نیت سے کہ صبر کرنا سوال سے موجب راحت ہے

صبر کردن لقمان علیہ السلام چون دید کہ داؤد علیہ السلام حلقہا از آہن رست می کرد از سوال باز ایستاد کہ صبر از سوال موجب فرج و راحت است

[illegible]

سوی داؤد نبی لقمان گیا	دیکھا لوہے سے بناتا حلقہ ہا
ڈالتا اک دوسرے میں جکو وہ	لوہے اور پولاد سے وہ نیک خو
جو زرہ سازی نہ دیکھی تھی کبھی	ہو گیا حیران پریشانی بڑھی
کہ میں پوچھوں انسے کیا چیز اکو	ہیں بناتے حلقہ جو اوپر تلے
پھر کہا خود سے کہ بہتر صبر ہے	قصد کا زیادہ رہبر صبر ہے
جو نہ پوچھے جلد تر کھلتا ہر عجب کو	اڑتا مرغ صبر افزون سب سے جو
گر تو پوچھے دیر میں حاصل ہو وہ	سہل بے صبری سے مشکل ہو رہ
جو کیا لقمان نے صبر اس گھڑی	اور زرہ آخر تمام اسکی ہوئی
پہنی آپ نے بس بنا کرکے زرہ	آگے لقمان کے کہ تھا دانا سرہ
بولا یہ اچھا لباس [illegible] ہے	جنگ میں ہے بچاتا زخم سے
بولا لقمان صبر بھی اب خوب ہے	کہ کرے دفع غم ہر جا سے [illegible]
ساتھ حق کے صبر کو [illegible]	آخر والعصر کو پڑھ [illegible]
حق نے صد ہا کیمیا پیدا کری	کیمیا جوں صبر [illegible] نہیں

رفت لقمان سوی داؤد صفا	دید کو می کرد زآهن حلقه را
جمله را با همدگر در می فگند	ز آهن و پولاد آن شاه بلند
صنعت زراد او کم دیده بود	در عجب می ماند وسواسش فزود
کاین چه شاید بود وا پرسم ازو	که چه می سازی ز حلقه تو بتو
باز با خود گفت صبر اولی ترست	صبر تا مقصود زوتر رهبرست
چون نپرسی زودتر کشفت شود	مرغ صبر از جمله پران تر شود
ور بپرسی دیرتر حاصل شود	سهل از بی صبریت مشکل شود
چونکه لقمان تن بزد اندر زمان	شد تمام از صنعت داؤد آن
پس زره سازید و در پوشید او	پیش لقمان کریم صبر خو
گفت این نیکو لباس است ای فتی	در مصاف و جنگ دفع زخم را
گفت لقمان صبر هم نیکو دمیست	که پناه و دافع هر جا غمیست
صبر را با حق قرین کرد ای فلان	آخر والعصر را آگه بخوان
صد هزاران کیمیا حق آفرید	کیمیایی همچو صبر آدم ندید

باقی قصہ نابینا و قرآن پڑھنے اسکے کا

بقیهٔ قصهٔ نابینا و مصحف خواندن آن

صبر مہمان نے کیا تو ناگہاں	حال مشکل ہو گیا اسپر عیاں
نیم شب آواز قرآن کی آئی	خواب سے اٹھا عجائب تک گیا
کہ پڑھے اندھا صحیح قرآن کو	[illegible] حال [illegible] صبر
بولا حیرت [illegible]	[illegible] سطور
جو کہ تو پڑھتا ہے [illegible]	[illegible]
پھر [illegible] انگلی [illegible]	[illegible]
بولا جاہل [illegible]	[illegible]
میں نے حق سے کی دعا کہ مستعان	[illegible]
میں نہ حافظ ہوں مجھے [illegible]	آنکھ میں [illegible] وقت [illegible]
بخش دو نوں آنکھ مجکو اسی آن	کہ پڑھوں قرآن کو میں [illegible] عیان

مرد مهمان صبر کرد و ناگهان	کشف گشتش حال مشکل در زمان
نیم شب آواز قرآن را شنید	جست از خواب آن عجائب را بدید
که ز مصحف کور می خواند درست	گشت بی صبر و ز کور آن حال جست
گفت آیا چون ز چشم بی بصر	چون همی بینی همی خوانی سطور
آنچه می خوانی بر آن افتاده	دست بر حرف آن بنهاده
اصبعت در سیر پیدا می کند	که نظر بر حرف داری مستند
گفت ای گشته ز جهل تن جدا	این عجب می داری از صنع اله
من ز حق در خواستم کای مستعان	بر قرائت من حریصم همچو جان
نیستم حافظ مرا نوری بده	در دو دیده وقت خواندن بی گره
باز ده دو دیده ام را آن زمان	که بگیرم مصحف و خوانم عیان

[illegible]

آئی حضرت سے ندا اے مرد کار | مجھ سے ہی ہر رنج میں امیدوار
حسن ظن اور ہوشمندی ہے تجھے | کر کہوں ہر وقت تو پڑھتا رہے
جس گھڑی ہو قصد پڑھنے کا تجھے | با قرارت تو کرے قرآن سے
اس گھڑی میں تجھکو دون آنکھیں کھلا | تا پڑھے ظاہر مصحف جو رہا
ایسا ہی اس نے کیا جس وقت میں | کھول پڑھتا ہوں بس قرآن میں
وہ خبردار اور تغافل کا رہے | کردگار اور شاہ والا جاہ ہے
پھر وہ بینائی مجھے بخشش کرے | اس گھڑی جیسے چراغ اب راہ کے
تو ولی کو اعتراض اس واسطے | ہو کہ وہ پوچھے عوض کس کے وہ دے
باغ گر پھونکے ترا انگور دے | اور ماتم میں تجھے وہ خوش کرے
ہم ہوئے جسکا وہیں مست اسکو کرے | ٹوٹے جسکا ہاتھ اسکو ہاتھ دے
نا قبول و اعتراض ہے کیا | جو عوض آتا ہے مقصد سے بڑا
پہونچے جو گرمی تجھے ہے آگ سے | ہو نہیں راضی آگ گر فانی کرے
جو تجھے بے آگ دیوے دکھا | ایسا اندھا پن ہے چشم پر ضیا
روشنی جو رکھے تجھے وہ بے چراغ | کیوں فغان ہو گر گیا تجھسے چراغ

قصہ اولیا کا کہ راضی بحکم قضا ہے الٰہی ہیں اور خوشنا نہیں کرتے کہ یہ حکم پھیرے

قصہ اب ان سالکوں کا تم سنو | کہ نہ رکھے اعتراض عالم میں دو
اولیا اہل دعا ہیں دوسرے | ہیں کبھی سیتے کبھی ہیں پھاڑتے
دوسری قوم اک ولی الله سے | جا قوم انکا منہ دعا سے بند ہے
بس رضا سے کہ مطیع ہیں وہ کرام | ڈھونڈنا دفع قضا انکو حرام
ذوق پاتے ہیں قضا میں اولیا | کفر انکو ہے رہائی چاہنا
انکے دل پر حسن ظن ایسا کھلا | کہ نہ پہنے جامہ نیلا غم کا
جو کچھ آگے انکے آئے خوش ہیں وہ | آب حیوان ہو اگر آتش بھی ہو
زہر انکے حلق میں شکر سے | سنگ آنکی راہ میں گوہر بنے
نیک و بد یکسان سب انکو ہو گیا | کس سبب سے حسن ظن سے لے دلا

آمد از حضرت ندا کای مرد کار | ای بہر رنجی بما امیدوار
حسن ظن است و امیدی خوش ترا | که ترا گویم بہر دم بر ترا
ہر زمان که قصد خواندن باشدت | یا ز مصحفہا قرارت بایدت
من در آن دم وا دہم چشم ترا | تا فرو خوانی معظم جوہرا
ہمچنان کرد و ہر آنگاہی که من | وا گشایم مصحف اندر خواندن
آن خبیری که نشد غافل ز کار | آن گرامی پادشاہ کردگار
باز بخشد بینشم آن شاہ فرد | در زمان ہمچون چراغ شب نورد
زین سبب نبود ولی را اعتراض | ہر چه بستاند فرستد اعتیاض
گر بسوزد باغت انگورت دہد | در میان ماتمی سورت دہد
آن شل بی دست را دستی دہد | کان غمہا را دل مستی دہد
لا نسلم و اعتراض از ما برفت | چون عوض می آید از مفقود زفت
چونکه بی آتش مرا گرمی رسد | راضیم گر آتشم را ز کشد
چونکه بی شمعی ہمی بخشد دیدی | آتشیبن کوری ست چشمم روشنی
بی چراغی چون دہد او روشنی | گر چراغت شد چه افغان میکنی

قصهٔ اولیا که راضی با حکام قضای الٰهی و لا نکنند که این حکم بگردان

بشنو اکنون قصهٔ آن رہروان | که ندارند اعتراضی در جہان
ز اولیا اہل دعا خود دیگر اند | که ہمی دوزند و گاہی می درند
قوم دیگر می شناسم ز اولیا | که دہان شان بسته باشد از دعا
از رضا که ہست رام آن کرام | جستن دفع قضاشان شد حرام
در قضا ذوقی ہمی بینند خاص | کفرشان آید طلب کردن خلاص
حسن ظنی بر دل ایشان گشود | که نپوشند از غمی جامه کبود
ہر چه آید پیش ایشان خوش بود | آب حیوان گردد ار آتش بود
زہر در حلقوم شان شکر بود | سنگ اندر راه شان گوہر بود
جمله یکسان بود شان نیک و بد | از چه باشد این ز حسن ظن خود

کاشکی آگہ بدی زان این قضا	لغز باشد نردشان کردن دعا	کہ خدا تو کچھ ... قضا	کرنا تو دعا کا ...

سوال کردن بہلول از یک صاحب دل و جواب او

گفت بہلول آن یکی درویش را / چونی ای درویش واقف کن مرا

گفت چون باشد کسی کہ جاودان / بر مراد او رود کار جہان

سیل و جوہا بر مراد او روند / اختران زان سان کہ خواہد آن شوند

زندگی و موت سرہنگان او / بر مراد او روانہ کو بکو

ہر کجا خواہد فرستد تعزیت / ہر کجا خواہد ببخشد تہنیت

سالکان راہ ہم بر کام او / ماندگان از راہ ہم در دام او

ہیچ دندانی نخندد در جہان / بی رضا و امر آن فرمان روان

بی قضا ... / ...

بی مراد او نجنبد ہیچ رگ / ...

گفت ای شہ راست گفتی ہمچنین / در فر و سیمای تو پیدا ست این

این و صد چندینی ای صادق ولیک / شرح کن این را بیان کن نیک نیک

آنچنان کہ فاضل و مرد فضول / چون بگوش او رسد آرد قبول

آنچنانش شرح کن اندر کلام / کہ ازان ہم بہرہ یابد جان عام

ناطق کامل چو خوان باشی بود / بر سر خوانش ز ہر آشی بود

کہ نماند ہیچ مہمان بی نوا / ہر کسی یابد غذای خود جدا

ہمچو قرآن کہ بمعنی ہفت توست / خاص را و عام را مطعم دروست

گفت این باری یقین شد پیش عام / کہ جہان در امر یزدان است رام

ہیچ برگی در نیفتد از درخت / بی قضا و حکم آن سلطان بخت

از دہان لقمہ نشد سوی گلو / تا نگوید لقمہ را حق کہ ادخلوا

میل و رغبت کان زمام آدمی است / جنبش آن رام امر آن غنی است

در زمینہا و آسمانہا ذرہ / پر نجنباند نگردد پرہ

جز بفرمان قدیم نافذش / شرح نتوان کرد و جلدی نیست خوش

سوال کرنا بہلول کا ایک صاحب دل سے اور جواب پانا اسکا

بولا بہلول یک اس درویش سے / کیسا ہے درویش تو بتلا مجھے

بولا کیسا ہو وہ کہ جاودان / اسکی ہے مرضی پہ ہر کار جہان

سیل و دریا اسکی خواہش پر چلیں / اور ستارے راہ ہی جو اسکی پھریں

اسکے پیادے زندگی اور موت کے / جا بجا ہیں ہر طرف اسکی ...

چاہے جس جا پر بھیجے تعزیت / چاہے جس جا پر دے تہنیت

سالکان راہ اسکے کام میں / عاجزان راہ اسکے دام میں

دانت ہنستے ہیں کوئی جنبش کر / بے رضا و حکم آن ... کا ...

بے رضا اسکی گرے کوئی برگ / ... کوئی مرگ

بے مراد اسکی نہ ... / ...

بولا او شہ سچ کہا ایسا ہی ہے / تیری پیشانی سے ہے ...

وہ اور اس سے زیادہ اے صادق ... / شرح ...

اسطرح کر ... / ... قبول

شرح اسکی ایسی کر اندر کلام / ... عام

... کامل ... خوان کو / ...

کہ نہ مہمان کوئی محروم آ / ہر کوئی اپنی غذا اسمیں جدا

مثل قرآن کہ باطن سات ہیں / خاص عام سب کی غذا قرآن میں

بولا سب کو یقین اب ہو گیا / کہ جہان تابع ہے با امر خدا

نہیں گرتا کوئی اک پتا کہیں / بے قضا و حکم اس سلطان کے

لقمہ منہ سے نہ جاتا ہے گلو / تا نہ لقمہ کو کہے حق کہ ادخلوا

میل و رغبت آدمی کی باگ ہے / ...

بیچ زمین و آسمان میں اک ذرہ / کوئی ذرہ اور جنبش پر کرے

جز قدیمی حکم جاری اسکے / شرح نہ ممکن ... خوب ہے

که شمرد برگ درختان را تمام | بی‌نهایت کی شود در نطق رام
این قدر بشنو که چون کلی کار | می‌نگردد جز به امر کردگار
چون قضای حق رضای بنده شد | حکم او را بنده خواهنده شد
بی‌تکلف نی پی مزد و ثواب | بلکه طبع او چنین شد مستطاب
زندگی خود نخواهد بهر خود | نی پی ذوق حیات مستلذ
هر کجا امر قدم را مسلکیست | زندگی و مردگی پیشش یکیست
بهر یزدان می‌زید نه بهر گنج | بهر یزدان می‌مرد نه از خوف و رنج
هست ایمانش برای خواست او | نی برای جنت و اشجار و جو
ترک کفرش هم برای حق بود | نی ز بیم آنکه در آتش شود
این چنین آمد ز اصل آن خوی او | نی ریاضت نی به جست و جوی او
آنگهان خندد که او بیند رضا | همچو حلوای شکر او را قضا
بنده‌ای کش خوی و خلقت این بود | نی جهان بر امر و فرمانش رود
پس چرا لابه کند او یا دعا | که بگردان ای خداوند این قضا
مرگ او و مرگ فرزندان او | بهر حق پیشش چو حلوا در گلو
نزع فرزندان بر آن باوفا | چون قطایف پیش شیخ بی‌نوا
پس چرا گوید دعا الا مگر | در دعا بیند رضای دادگر
آن شفاعت و آن دعا نه از رحم خود | می‌کند آن بندهٔ صاحب رشد
رحم خود را او همان دم سوخته است | که چراغ عشق حق افروخته است
دوزخ اوصاف او عشق است و او | سوخت مر اوصاف خود را مو به مو
هر طروقی این فروقی کی شناخت | چون دقوقی کو درین دولت بتاخت

جب شمار کر نہیں سکتا ہو تو پتے تمام | بے نہایت کب ہو پابند کلام
اسقدر سن لو کہ جو کل کاروبار | ہوتا کب ہے بجز حکم کردگار
جو قضا حق کی رضا بندہ کی ہو | چاہتا بندہ وہ ہے اسکے حکم کو
بے تکلف نے ثواب اور مزد کے لیے | بل طبیعت اسکی ہے ایسی ستودہ
زندگی چاہے نہ خود اپنے لیے | اور نہ ذوق زندگی کے واسطے
جس جگہ امر قدم کی راہ ہے | جینا مرنا اسکے آگے ایک سے ہے
واسطے حق کے جیے نہ بہر گنج | واسطے حق کے مرے نہ بہر رنج
ہے اسکا ایمان خاطر حق کے لیے | نہ بہشت و نہر و نخل کے واسطے
ترک کفر اسکا ہے حق کے واسطے | اور نہیں ڈر خوف دوزخ کے لیے
ایسی عادت اسکی آئی اصل سے | بے ریاضت اور بے تلاش کے
ہنستا اس گھڑی خوش ہو جو وہ دیکھے رضا | میٹھے حلوے کی طرح اسکو قضا
خو و خصلت جو ایسی جس بندہ کی ہے | کیوں نہ عالم حکم پر اسکے چلے
کیوں خوشامد وہ کرے اور دعا | کہ خدا پھیر دے اسے یہ قضا
موت اسکی اسکے اولاد کی | واسطے حق کے ہے اسکو جیسا شیرہ
نزع فرزندوں کی نزدیک اسکے ہے | جیسے قطایف پیش شیخ گدا کے
پس وہ مانگے کس لیے حق سے دعا | پر دعا میں دیکھے اللہ کی رضا
وہ شفاعت وہ دعا نہ رحم سے | اپنی کرتا ہے وہ بندہ جان کہ
سوختہ اپنا رحم کو اسنے اسدم کیا | کہ چراغ عشق حق روشن ہوا
عشق دوزخ اسکے ہے اوصاف کا | کہ جلایا وصف اسکا مو بمو
جانا ہر سالک نے کب ایسی فرق کو | جسطرح جانا دقوقی نے [illegible]

قصهٔ دقوقی رحمه الله تعالیٰ و کراماتش

قصہ دقوقی رحمہ اللہ تعالیٰ اور کراماتکی

آن دقوقی داشت خوش دیباجه‌ای | عاشق و صاحب کرامت خواجه‌ای
در زمین می‌شد چو مه بر آسمان | شب روان را گشته زو روشن روان
در مقامی مسکنی کم ساختی | کم دو روز اندر دهی انداختی

وہ دقوقی چہرہ زیبا رکھتا تھا | عاشق و صاحب کرامت اولیا
تھا زمین پر مثل ماہ آسمان | سالکوں کی ہوئی روشن اس سے جان
ہر مقام اور پڑوہ کم ٹھہرتا | گانوں میں دو دن کم رہتا

تا ہو وے فالعبد لیا ستمان میں یعنی محبت مکان کی مانع راہ سالک ہو یا فی حال اسکے یہ فافہم ۱۲

[illegible]

کہتا وہ وہاں اک گھر میں گر رہوں دو دن / عشق اس گھر کا ہو مجھ میں پس فزوں
غرة المسکن احاذر انا / انقلی یا نفس سافر للغنا
لا اعود خلق قلبی بالمکان / کی یکون خالصا فی الامتحان
دن کو چلنا راہ کو شب کو نماز / کھولتا تھا چشم شہ پر مثل باز
خلق سے تارک تھا نہ بدخوئی سے / مرد و زن سے تھا جدا نہ دوئی سے
خلق پر مشفق و نافع مثل آب ہے / تھا شفیق اور اس کی دعا تھی مستجاب
نیک و بد پر مہرباں تھا آپ ہے / ماں سے بہتر زیادہ اور شفیق باپ ہے
بولے پیغمبر کہ میں ہوں اے بشر / میں شفیق و مہرباں جوں پدر
اس لئے کہ سب ہوا اجزا تم ہو سے / تم جدا اجزا کرتے کل سے کس لئے
جزو کل سے جو کٹے بیکار ہو / عضو تن سے جو کٹے مردار ہو
جب تلک کہ کل سے نہ پھر جا کر ملے / ہے وہ مردہ بے خبر ہو جان سے
گر ہو جنبش کچھ تو اس کا کچھ نہ ہو سند / گرچہ حرکت کرے عضو ہے تازہ کٹا
جزو اس کل سے کٹے ہو وے جدا / یہ نہ وہ کل ہے کہ ناقص ہو بھلا
قطع اور وصل میں اس کے ہو مقال / چیز ناقص کو کہا بہر مثال

گفت در یک خانه گر باشم دو روز / عشق آن منزل کند در من فروز
غرة المسکن احاذر انا / انقلی یا نفس سافر للغنا
لا اعود خلق قلبی بالمکان / کی یکون خالصا فی الامتحان
روز اندر سیر بد شب در نماز / چشم اندر شاه باز او همچو باز
منقطع از خلق نه از بدخوی / منفرد از مرد و زن نه از دوی
مشفقی بر خلق نافع همچو آب / خوش شفیعی و دعااش مستجاب
نیک و بد را مهربان و مستقر / بهتر از مادر شهی‌تر از پدر
گفت پیغمبر شما را ای مهان / چون پدر هستم شفیق و مهربان
زان سبب که جمله اجزای منید / جزو را از کل چرا بر می‌کنید
جزو از کل قطع شد بیکار شد / عضو از تن قطع شد مردار شد
تا نپیوندد به کل بار دگر / مرده باشد نبودش از جان خبر
ور بجنبد نیست آن را خود سند / عضو نو ببریده هم جنبش کند
جزو ازین کل گر برد یکسو رود / این نه آن کلیست کو ناقص شود
قطع و وصل او نیاید در مقال / چیز ناقص گفته شد بهر مثال

پھر پھرنا طرف قصہ دقوقی علیہ الرحمۃ کے

گر مثل میں شیر علی کو کہہ دیا / شیر مثل اس کے نہ ہو گرچہ کہا
چھوڑ تو فرق و مثال و مثل کو / اور پھر قصہ دقوقی کا کہو
کہ وہ فتوی میں امام خلق تھا / اور تقوی میں فرشتہ سے سوا
ماہ تھا وہ سیر میں وہ ماہ کو / رشک دینداری پہ اس کے دین کو
باوجود اس کے ہر تقوی کے سدا / رہتا تھا طالب وہ خاصان خدا
کچھ سفر میں یہ بڑی اس کی مراد / کہ کوئی دم خاص حق ہوویں شاد
یہ دعا کرتا جو چلتا تھا راہ / کہ ملا خاصوں سے مجھکو اے الہ
یا رب ان کو جانتا ہے دل مرا / جان رکھ ان کا میں بندہ ہوا
جنکو نہ پہچانوں ای یزدان جان / کر تو مجھ ناآشنا پر مہربان

باز گشتن به قصهٔ دقوقی رحمة الله علیه

مر علی را بر مثالی شیر خواند / شیر مثل او نباشد گرچه راند
از مثال و مثل و فرق آن بران / جانب قصهٔ دقوقی ای جوان
آنکه در فتوی امام خلق بود / گوی تقوی از فرشته می‌ربود
آنکه اندر سیر مه را مات کرد / هم ز دینداری او دین رشک خورد
با چنین تقوی و اوراد و قیام / طالب خاصان حق بودی مدام
در سفر معظم مرادش آن بدی / که دمی بر بندهٔ خاصی زدی
این همی گفتی چو می‌رفتی به راه / کن قرین خاصگانم ای اله
یا رب آنها را که بشناسد دلم / بنده و بسته میانم و مسلم
وانکه نشناسم تو ای یزدان جان / بر من محجوبشان کن مهربان

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	آدمی کی ... ایسے [illegible]	کیسا یہ عشق اور کیسی تشنگی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
حرص اندر عشق تو فخرست و جاه	حرص اندر غیر تو ننگ و تباه	حرص تیری عشق میں [illegible]	حرص تیری غیر میں ننگ و تباہ
شهوت و حرص نران بیشی بود	وان حرص مخنثان [illegible]	[illegible]	[illegible]
حرص مردان از ره پیشی بود	در مخنث حرص سوی پسی بود	[illegible]	اور مخنث حرص پیچھے کی طرف
آن یکی حرص از کمال مردی است	وان دگر حرص افتضاح و سردی است	حرص اک کو انتہا مردی کی ہے	دوسرے کو حرص نامردی کی ہے
آه سری هست اینجا بس نهان	که سوی خضری شود موسی روان	آہ پوشیدہ بیان پر بھید ہے	کہ گیا موسی ہو جانب خضر کے
همچو مستسقی کز آبش سیر نیست	بر هر آنچه یافتی بالله مایست	[illegible]	[illegible]
بی‌نهایت حضرت است این بارگاه	صدر را بگذار صدر تست راه	بے نہایت [illegible] یہ بارگاہ	[illegible]

سر طلب کردن موسی علیه السلام خضر را با کمال نبوت

اسرار [illegible] موسی کا خضر سے باوجود کمال نبوت و قرب [illegible]

از کلیم حق بیاموز ای کریم	بین چه می‌گوید ز مشتاقی کلیم	[illegible] اے کریم	دیکھو مشتاقی سے کیا کہتے کلیم
با چنین جاه و چنین پیغامبری	طالب خضرم ز خودبینی بری	باوجود ایسے [illegible]	خضر کا طالب ہوں خود بینی [illegible]
موسیا تو قوم خود را هشته‌ای	در پی نیکی سرگشته‌ای	[illegible] اپنی قوم کو	[illegible]
کیقبادی رسته از خوف و رجا	چند گردی چند جویی تا کجا	[illegible]	[illegible]
آن تو با تست و تو واقف بر این	آسمانا چند پیمایی زمین	[illegible]	[illegible]
گفت موسی این ملامت کم کنید	آفتاب و ماه را ره کم زنید	[illegible] ملامت کم کرو	چاند و سورج کی [illegible]
می‌روم تا مجمع البحرین من	تا شوم مصحوب سلطان زمن	مجمع البحرین تک جاتا ہوں میں	تا خضر سے [illegible] ملاقی ہوں میں
اجعل الخضر لامری سببا	ذاک او امضی و اسری حقبا	اجعل الخضر لامری سببا	ذاک او امضی و اسری حقبا
سالها پرم به پر و بالها	سالها چه بود هزاران سالها	[illegible]	[illegible]
می‌روم یعنی نمی‌ارزد بدان	عشق جانان کم مدان از عشق نان	جاتا ہوں [illegible]	[illegible]
این سخن پایان ندارد ای عمو	داستان آن دقوقی بازگو	یہ سخن بے انتہا ہے جان لو	داستان پھر اس دقوقی کی کہو

[illegible]

[illegible]

پھر حکایت دقوقی علیہ الرحمۃ کی

باز گشتن به قصهٔ دقوقی علیه الرحمه

آن دقوقی رحمة الله علیه
گفت سافرت مدی فی خافقیه

سال‌ها رفتم سفر از عشق ماه
بی‌خبر از راه و حیران در اله

پا برهنه می‌روی بر خار و سنگ
گفت من حیرانم و بی‌خویش و دنگ

تو مبین این پای‌ها را بر زمین
زانکه بر دل می‌رود عاشق یقین

از ره و منزل ز کوتاه و دراز
دل چه داند کوست مست دلنواز

آن دراز و کوته اوصاف تنست
رفتن ارواح دیگر رفتنست

تو سفر کردی ز نطفه تا به عقل
نه به گامی بود نه منزل نه نقل

سیر جان بی‌چون بود در دور و دیر
جسم ما از جان بیاموزید سیر

سیر جانان هر کسی بیند جان او
لیک جسمی باشد در عقل

سیر جسمانه رها کرد او کنون
می‌رود بی‌چون نهان در شکل چون

گفت روزی می‌شدم مشتاق‌وار
تا ببینم در بشر انوار یار

تا ببینم قلزمی در قطره‌ای
آفتابی درج اندر ذره‌ای

وہ دقوقی رحمت اللہ علیہ
بولا سافرت مدة فی خافقیہ

عشق میں ماہ کے برسوں سفر [illegible]
[illegible] حیران اور راہ سے بے خبر

پا برہنہ [illegible]
بولا میں حیران ہوں بے خود اور گم

[illegible]
[illegible] دل پر چلتا ہے عشاق [illegible]

راہ و منزل [illegible]
[illegible] دل [illegible] مست [illegible]

[illegible]
[illegible] اور یہ چال [illegible]

[illegible]
[illegible] منزل اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible] اشتیاق [illegible] یار

[illegible]
اور [illegible] ذرہ میں [illegible]

دیکھنا سات شمع کی صورت کا کنارہ دریا پر

نمودن مثال هفت شمع در ساحل

چون رسیدم سوی یک ساحل به گام
بود بیگه گشته روز و وقت شام

هفت شمع از دور دیدم ناگهان
اندر آن ساحل شتابیدم بدان

نور شعلهٔ هر یکی شمعی از آن
بر شده خوش تا عنان آسمان

خیره گشتم خیرگی هم خیره گشت
موج حیرت عقل را از سر گذشت

این چگونه شمع‌ها افروختست
کین دو دیده خلق ازین‌ها دوختست

خلق جویان چراغی گشته بود
پیش آن شمعی که بر مه می‌فزود

چشم‌بندی بد عجب بر دیده‌ها
بندشان می‌کرد یهدی من یشا

باز می‌دیدم که می‌شد هفت یک
می‌شکافد نور او جیب فلک

[illegible] گیا اور وقت [illegible]

[illegible] کنارے پر [illegible]

[illegible]

موج حیرت عقل [illegible]

[illegible]

شمع کے [illegible]

[illegible]

[illegible] آسمان [illegible]

ہو جانا ان سات شمع کا صورت ایک شمع کی

شدن آن هفت شمع بر مثال یک شمع

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ قرائت پڑھ کے تخفیف کذبوا | اس لئے کہ جانتے خود کو تھے غیب
انبیا کی جان گمان میں گئی | اشقیا کی منکری جو تھی سرکشی
جاءہم بعد التشکک نصرنا | ترک کر انکو درخت جان پا آ
کیا درست انکو کہ ہے روزی تمہیں | ہر دم و ہر لحظہ ہے تازہ دگری
خلق کہتی ہے یہ کیا آواز ہے | خالی صحرا ہے نہ اشجار ہے
تھا خبر ان سے وہ ایسا قول ہے | کہ نہ وہ باغ اور باغ ہے
[illegible] | [illegible]
اے عجب [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
ان تنازع سے ہے احمد کو عجب | [illegible]
ان عجب [illegible] | [illegible]
اے دقوقی چپ ہو [illegible] | [illegible]

این قرائت خوان که تخفیف کذب | این بود که خویش بیند محتجب
در گمان افتاد جان انبیا | ز اتفاق منکری اشقیا
جاءهم بعد التشکک نصرنا | ترکشان گو بر درخت جان برآ
می‌خور و می‌ده بدان کش روزیی | هر دم و هر لحظه نو آید ترا
خلق گویان ای عجب این بانگ چیست | چونکه صحرا از درخت و بر تهیست
گیج گشتیم از دم سوداییان | که به نزدیک شما باغست و خوان
چشم می‌مالیم اینجا باغ نیست | یا بیابانیست یا مشکل رهیست
ای عجب چندین دراز این ماجرا | چون بود بیهوده ور خود هست چرا
من همی گویم چو ایشان ای عجب | این چنین مهری چرا زد حق به لب
زین تنازع‌ها محمد در عجب | در تعجب نیز مانده بولهب
زین عجب تا آن عجب فرقیست زفت | تا چه خواهد کرد سلطان شگفت
ای دقوقی تیز رو در هین خموش | چند گویی چند چون قحطست گوش

باز درخت شدن آن هفت درخت در نظر او

ایک درخت ہونا ان سات درختوں کا [illegible]

بولا وہ آگے بڑھا میں نیکبخت | [illegible] سات جملہ ایک درخت
سات [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
اک درخت آگے تھا مثل امام | [illegible] دوسرے انکے قیام
[illegible] | [illegible]
یاد آیا قول حق کا اس زمان | والنجم [illegible]
ان درختوں [illegible] | [illegible]
آیا الہام خدا [illegible] | [illegible]

گفت راندم پیشتر من نیکبخت | باز شد آن هفت جمله یک درخت
هفت می‌شد فرد می‌شد هر دمی | من چه سان گشتم ازین حیرت همی
بعد از آن دیدم درختان در نماز | صف کشیده چون جماعت کرده ساز
یک درخت از پیش مانند امام | دیگران اندر پس او در قیام
آن قیام و آن رکوع و آن سجود | از درختان بس شگفتم می‌نمود
یاد کردم قول حق را آن زمان | گفت والنجم و شجر را یسجدان
این درختان را نه زانو نه میان | این چه ترتیب نماز است آنچنان
آمد الهام خدا کای با فروز | می عجب داری ز کار ما هنوز

سات مرد بنا ان سات درختوں کا

هفت مرد شدن آن هفت درخت

[illegible] جملہ قعدہ میں خدا کے واسطے | جمله در قعده پی یزدان فرد
[illegible] | بعد دیری گشت آنها هفت مرد

[illegible]

انکھ ملاتا ہوں کہ وہ سالو بتان — کون ہیں کیا رکھتے آثار جہان
پاس انکے راہ سے جو ہیں گیا — اور سلام انکو ادب سے بس کیا
بس دیا مجکو جواب اس قوم نے — اور فوق فخر اہل فقر کے
بولا آخر کیسے سمجھا تا تجھے — پہلے تمنے تو نہ دیکھا تھا مجھے
بس ضمیر دل سے وہ پہنچے ہو — دیکھا اکنے دوسرے کی سمت کو
یہ دیا مجکو جواب ہر ایک نے — کیا پوشیدہ سکو سمجھے ہیں سے
ایسے دل پہ کہ تجھ حق سے ہی — کب ہیں ان مخفی راز اسکے گر دو کہ
بولا میں کہ تم حقائق سے کہو — اسم سمجھی ہو جو وقت کا رہو
ہوئے گر غائب کی سے اسم ہے — ہو وہ استغراق سے بھولے ہے
بعد ان بولے ہاں ہوا آرزو — اقتدا ہمری کریں ای پاک تو
بولا میں سچ ہے ولیکن اک گھڑی — کہ مجھے مشکل ہے عالم سے اکی
تا وہ حل ہو مجھ سے جو پاک کے — گل کی صحبت سے ہو اس کا انگور
دانہ مغز کو جو خاک نے — سمجھا اپنا کیا بس جو دے
محو ہو کر خاک میں بالکل گیا — رنگ بو سے اسکے نہ باقی رہا
محویت سے فیض نے اسکا رہا — کھل گیا اور سبز بڑھنے لگا
آگئے اصل اپنی سے جو جو ہوا — چھوٹا صورت سے وہ اور معنی بڑھا
سر ملا کر کہا سچ ہے اخی — ولی گر نی سر ملانے سے بڑھی
اس گروہ کے ساتھ اک ساعت ملا — ہیچ قبا اور ہوا خود سے جدا
چھوٹی اس ساعت میں ساعت سے چھوٹا — کیونکہ ساعت بوڑھا کرتی ہے جوان
ہو گئی ان سے الگ ساعت سے — چھوٹے جو ساعت سے تکو ہیں …
جو تو اک ساعت جدا ساعت سے ہو — جو نہ رہے محرم وہ …
ساعت میں ساعتی سو بے خبر — کیونکہ حیرت کو وہاں گذر
ہر نفس کو ہر طویلہ خاص ہے — عالم تلاش میں پاتا ہے …
ہر طویلہ میں ہوا اک چارپاے — … کوئی کار
گر ہوئی اک طویلے سے وہ جدا — دو ملائک طویلے کے وہ آگئے

چشم مالیدم که آن هفت ارسلان — تا کیانند و چه دارند از جهان
چون به نزدیکی رسیدم من ز راه — کردم ایشان را سلام از انتباه
قوم گفتندم جواب آن سلام — ای دقوقی مفخر و تاج کرام
گفتم آخر چون مرا بشناختید — پیش از این بر من نظر ننداختید
از ضمیر من بدانستند زود — یکدگر را بنگریدند از فرود
پاسخم دادند خندان کای عزیز — این بپوشیده‌ست اکنون بر تو نیز
بر دلی کو در تحیر با خداست — کی شود پوشیده راز چپ و راست
گفتم ار سوی حقایق بشکفید — چون ز اسم و حرف رسمی واقفید
گفت اگر اسمی شود غیب از ولی — آن ز استغراق دان نه از جاهلی
بعد از آن گفتند ما را آرزوست — اقتدا کردن به تو ای پاک دوست
گفتم آری لیک یک ساعت که من — مشکلاتی دارم از دور زمن
تا شود آن حل به صحبتهای پاک — که به صحبت روید انگوری ز خاک
دانه پرمغز با خاک دژم — خلوتی و صحبتی کرد از کرم
خویشتن در خاک کلی محو کرد — تا نماندش رنگ و بو و سرخ و زرد
از پس آن محو قبض او نماند — پر گشاد و بسط شد مرکب براند
پیش اصل خویش چون بی‌خویش شد — رفت صورت جلوه معنیش شد
سر چنین کردند هین فرمان تراست — تف دل از سر چنین کردن بخاست
ساعتی با آن گروه مجتبی — چون مراقب گشتم و از خود جدا
هم در آن ساعت ز ساعت رست جان — زانک ساعت پیر گرداند جوان
جمله تلوینها ز ساعت خاسته‌ست — رست از تلوین که از ساعت برست
چون ز ساعت ساعتی بیرون شوی — چون نماند محرم بی‌چون شوی
ساعت از بی‌ساعتی آگاه نیست — زانکش آن سو جز تحیر راه نیست
هر نفس را در طویله‌ی خاص او — بسته‌اند اندر جهان جست و جو
منتصب بر هر طویله رائضی — جز به دستوری نیاید رافضی
از هوس از یک طویله گر رود — در طویله‌ی دیگری اندر شود

[illegible]

[illegible] (۲۰۹۳)

ور زمانی خود خیالی جست و جو / کو نشان افکار و گیر و دار و شش	اس گھڑی اور خیمہ جاری آن / یا کہ فوراً کرے دی کہ انہیں چھ اسے
حافظان را گر نبینی ای عیار / اختیارت را ببین بی اختیار	نگہبانوں کو نہ دیکھتا ہو یار / اختیار اپنے کو دیکھ بے اختیار
اختیاری می‌کنی و دست و پا / بر گشاده پس چرا حبسی چرا	اختیاری کرتا ہے تو اپنے / ہاتھ پاؤں کھول قیدی کیسے
روی در انکار حافظ برده‌ای / نام تهدیدات نفسش کرده‌ای	لیس حافظوں کا انکار کیا / نفس کی تہدید نام اسکا رکھا

پیش رفتن دقوقی با امامت آن قوم

آگے بڑھنا دقوقی کا اور ساتھ امامت اُس قوم کے

این سخن پایان ندارد تیز رو / هین نماز آمد دقوقی پیش شو	یہ سخن بے انتہا ہے جلدی چلو / اے دقوقی پڑھ نماز آگے ہو
ای یگانه هین دوگانه برگزار / تا مزین گردد از تو روزگار	اے یگانہ اس دوگانہ کو پڑھو / تاکہ رونق زمانہ تجھ سے ہو
ای امام چشم روشن در صلا / چشم روشن باید اندر پیشوا	اے امام چشم روشن آ / چشم روشن ہونا ہے پیشوا
در شریعت هست مکروه ای کیا / در امامت پیش کردن کور را	ہے شریعت میں یہ مکروہ نامدار / آگے اندھا ہو امامت میں کھڑا
گرچه حافظ باشد و چست و فقیه / چشم روشن به اگر باشد سفیه	گرچہ حافظ ہووے عالم ہووے / چشم روشن خوب گر جاہل ہو
کور را پرهیز نبود از قذر / چشم باشد اصل پرهیز و حذر	نجاست سے کوئی اندھا بچے / اور بچنے کی فقط جڑ آنکھ ہے
او پلیدی را نبیند در عبور / هیچ مؤمن را مبادا چشم کور	ناپاکی اسکو دکھائی نہ دے / کیونکہ فعل و قول اندھا وہ
کور ظاهر در نجاست ظاهر است / کور باطن در نجاسات سر است	ظاہری اندھے ہیں نجاست ظاہر / باطن اندھے ہیں نجاست باطنی
این نجاست ظاهر از آبی رود / وان نجاست باطنی افزون شود	جاتی ہے پانی سے نجاست ظاہری / اور زیادہ ہو نجاست باطنی
جز به آب چشم نتوان شستن آن / چون نجاسات بواطن شد عیان	آنسو سے دھل جاوے کہ پانی سوا / جو نجاست باطنی ہیں ہو ہویدا
چون که کافر را نجس خواندست حق / آن نجاست نیست بر ظاهر ورق	جب کہ حق نے کافر کو نجس کہا / یہ نجاست اُس میں ہو کچھ ذرا
ظاهر کافر ملوث نیست زین / آن نجس در خلق و در دین است و کین	ظاہر کافر کا نجس ہے کچھ نہیں / ہے نجس اخلاق میں دین ہو کین
این نجاست بویش آید بیست گام / وان نجاست بویش از ری تا به شام	اس نجاست کی ہو بیس گام / اس نجاست کی بو ہو تا روم و شام
بلکه بویش آسمان‌ها بر رود / بر دماغ حور و رضوان بر شود	بلکہ جاتی آسمانوں پر اسکی بو / جو پہنچے حورا اور رضوان کو
اینچه می‌گویم به قدر فهم توست / مردم اندر حسرت فهم درست	کہتا ہوں میں جو لائق فہم کے / مردم حسرت ہے جو عالی فہم کے
فهم آبست و وجود تن سبو / چون سبو بشکست ریزد آب ازو	فہم پانی اور تن کا جسم گھڑا / ٹوٹے جو گھڑا تو پانی گرے
این سبو را پنج سوراخ است ژرف / اندرو نه آب ماند خود نه برف	پانچ ہیں سوراخ اس گھڑے میں / ایسے گہرے پانی اسکے نہ برف
امر غضوا غضة ابصارکم / هم شنیدی راست ننهادی قدم	امر غضوا غضۃ ابصارکم / سنا رکھتا نہیں سیدھا قدم
از دهانت نطق فهمت را برد / گوش چون ریگست فهمت را خورد	منہ سے تیرے نطق لیجاوے فہم کو / کان مثل ریگ کے کھاتا ہے فہم کو

[illegible]

دو سمندر شور تلخ ایسے ہیں [illegible]	[illegible] پانی فہم کا [illegible]	همچنین [illegible] است و گریست	[illegible] کشا [illegible] مستورست
پانی دریا سے تو گر باہر کرے	بے عوض اس بحر کو تو [illegible] کرے	گر ز دریا آب را بیرون کنی	بی عوض آن بحر را بیرون کنی
بے جگہ ہے ورنہ کتنا حال کو	[illegible] خیال [illegible]	[illegible] حال را	[illegible]
وہ عوض اور وہ بدل [illegible]	خرچ کر [illegible]	کان عوض [illegible]	از کجا آید [illegible]
جانور صدہا وہ پیتے اس [illegible]	ابر بھی باہر [illegible]	صد هزاران جانور [illegible]	[illegible]
پھر وہ دریا عوض اسکے لیتے [illegible]	کان حق کے خاص آگاہی [illegible]	باز دریا آن عوضها می کشد	[illegible] اصحاب رشد
جلد قصہ کو شروع میں نے کیا	تا تمام مثنوی [illegible]	قصه را آغاز کردم از شتاب	[illegible] این کتاب
اے ضیاء الحق حسام الدین بیا	[illegible]	ای ضیاء الحق حسام الدین ما	ای فلک کالان چو تو شاهی نزاد
اے تو نادر آیا دل اور جان میں	ہے خجل بس تجھ سے دل اور جان [illegible]	تو بنادر آمدی در جان و دل	ای دل و جان از قدوم تو خجل
کی بہت قوم گذشتہ کی ثنا	قصد میرا اُنسے بس تو ہی تو تھا	چند کردم مدح قوم ما مضی	قصد من ز آنها تو بودی زان قضا
اپنا گھر پہچانتی ہے خود دعا	نام [illegible] تو چاہے کر ثنا	خانه خود را شناسد خود دعا	تو بنام هر که خواهی کن ثنا
[illegible] چھپانے کو لئے	ہیں حکایات و مثل اللہ نے	بهر کتمان مدیح از نامحل	حق نهادست این حکایات و مثل
وہ ثنا گرچہ خجل تجھ سے ہوئی	پر قبول اللہ کرے وہ سعی بھی	گرچه آن مدح از تو هم آمد خجل	لیک بپذیرد خدا جهد المقل
کیونکہ ہے اللہ شکستہ کو قبول	[illegible]	حق پذیرد کسره ای دارد معاف	کز دو دیده کور دو قطره کفاف
[illegible] ابہام سے آگہی	مدح مجمل کی جو اس خوش نام کی	مرغ و ماهی داند آن ابهام را	که ستودم مجمل این خوش نام را
آہ کم تا حاسدوں [illegible]	تا خیال اس کا نہ [illegible]	تا برو آه حسودان کم وزد	تا خیالش را به دندان کم گزد
کب خیال اسکو حسود [illegible]	طوطی کب [illegible]	خود خیالش را کجا یابد حسود	در وثاق موش طوطی کی غنود
مکر و حیلہ ہے [illegible] اسکے وہ خیال	بال ابرو کا ہے اسکی نہ ہلال	آن خیال او بود از احتیال	موی ابروی ویست آن نه هلال

آگے بڑھنا دقوقی کا واسطے امامت اس قوم [illegible] کے — پیش شدن دقوقی به امامت آن قوم [illegible]

پڑھنے کے پانچ اور سات [illegible]	ہیں ان [illegible] دقوقی [illegible] پڑھا	[illegible]	[illegible]
ہیں تحیات و سلام الصالحین	مدح جملہ انبیا ہے کہ یقین	در تحیات و سلام الصالحین	مدح جمله انبیا آمد عجین
[illegible] شامل سب مدح [illegible]	اک لگن میں جیسے کوزے [illegible]	مدحها شد جملگی آمیخته	کوزه ها در یک لگن در ریخته
کیونکہ ممدوح خود ہے ایک ہی	کل مذہب اس اک مذہب [illegible]	زانکه خود ممدوح جز یک بیش نیست	کیشها زین روی جز یک کیش نیست
مدح ہر اک نور حق میں جاتی ہے	عاریت [illegible] اور جسم [illegible]	دان که هر مدحی به نور حق رود	بر صور و اشخاص عاریت بود

[illegible]

باقی حال اگلے ہے [illegible]

اردو		فارسی	
جیسے ہو جو مستحق کے کب کرینا	پر یہ ہے انکی گمراہی بہ یقین	مرد جا جز مستی ایشان گشتند	لیک بر پشت گره می شوند
اور جیسے جس طرح دیوار سے	رابطہ اُس نور کو دیوار سے	همچو نوری تافته بر جا تنند	حافظه آن نور را چون ...
نور اپنی اصل سے جو پھیرے تھے	گر یہی مہ کی ہو گم ہے ہیچ ہو	لاجرم چون سایه سوی اصل راند	ضال مه گم کرد و ز استارش بماند
یا کہ عکس ماہ جو ہیں خود دیکھے	جیسا کہ گرچہ ہیں شاد اسکی کرے	یا بچاه او عکس ماهی وا نمود	سجده کرد و وانرا می ستود
ماہ کا مثل حقیقت میں تو ہو	جہل سے گو عکس کی ہیچ کرے	در حقیقت با وی ماهیست او	گرچه جهل او به عکسش کرد رو
ہیچ مہ کو جانتے عکس کو	کفر تو جو دیکھو کا کہا یا اسنے دو	هیچ او مهرا پرستید عکس را	کفر شد آن چون غلط شد ماجرا
ہیں شقاوت سو وہ گمرہ ہو گیا	ماہ اوپر تھا وہ نیچے جا پڑا تھا	کز شقاوت گشت گمره آن لئیم	مه به بالا بود و آن پنداشت زیر
خلق ان جیسے پریشان ہو گئی	مایہ شہوت سے پشیمان ہو گئی	زین بتان خلقان پریشان می شوند	شهوتی رانده پشیمان می شوند
کیونکہ شہوت بھی خیالوں آئی تھی	اور حقیقت وہ دور از بس پہ	زانکه شهوت با خیالی رانده اند	وز حقیقت دورتر وا مانده اند
مثل پر رغبت خیالوں سے تھی	تاکہ اسپر سے حقیقت تک اڑے	با خیالی میل تو چون پر بود	تا بدان پر بر حقیقت بر شود
پوری ہوتی شہوت تو پیر اگرا	پاؤں ٹوٹا تو خیالوں چھپا	چون براندی شهوتی پرت بریخت	لنگ گشتی وان خیال از تو گریخت
چھوڑ کر شہوت پر کا ہو تو پاسدار	تاکہ پر رغبت سے خیال	پر نگهدار و چنین شهوت مران	تا پر میلت برد سوی جنان
خلق جانتے ہیں کہ عشرت ہیچ تھا	ان خیالوں وہ پہ ہے توڑتا	خلق پندارند عشرت می کنند	بر خیالی پر خود بر می کنند
قرضدار اس شرح نکتہ کا ہوا	دے تو فرصت مفلسی سے چپ ہوا	وام دار شرح این نکته شدم	مهلتم ده معسرم زان تن زدم
پھیرتا ہوں جو ہوا قصہ دراز	وقت اور خلق ہے در پہ نماز	باز گردم زانکه قصه شد دراز	وقت تنگ و خلق ... نماز

مقتدی ہونا قوم کا پیچھے دقوقی کے

اقتدا کردن قوم از پس دقوقی

اردو		فارسی	
پس امام انکا دقوقی تب ہوا	مثل اطلس قوم اور وہ نقش تھا	پیش در شد آن دقوقی در نماز	قوم همچون اطلس آمد او طراز
بادشاہ کرتے تھے انھوں کی اقتدا	پیچھے اس شہ کے کہ تھا وہ مقتدا	اقتدا کردند آن شاهان قطار	در پی آن مقتدای نامدار
جبکہ وہ تکبیر سے باہم ملے	باہر اس عالم سے جوں قربان ہوئے	چونکه با تکبیرها مقرون شدند	همچو قربان از جهان بیرون شدند
معنی تکبیر یہیں ہیں اے امام	اے خدا قربان ہم تجھ پہ تمام	معنی تکبیر اینست ای امیم	کای خدا پیش تو ما قربان شدیم
وقت ذبح اللہ اکبر تو کرے	ایسے تو مارے ہیں نفس کے	وقت ذبح الله اکبر می کنی	همچنین در ذبح نفس کشتنی
کہتا اللہ اکبر واس شوم کا	کاٹ سر تا جان غم سے ہو رہا	گوی الله اکبر وین شوم را	سر ببر تا وا رهد جان از عنا
تن جوں اسمعیل جان مثل خلیل	جان کی تکبیر تن پر اے جلیل	تن چو اسمعیل جان همچون خلیل	کرد جان تکبیر بر جسم نبیل
جسم شہوت سے ہوا اندر نماز	کشتہ بسم اللہ سے اور بے نیاز	گشت کشته تن ز شهوتها و آز	شد به بسم الله بسمل در نماز

چون قیامت آگئی یہیں کھڑی ہو / اور مناجات و حساب ہو ...
آگے حق کے اشک ریزان یہیں کھڑا / جیسے ... وہ قیامت یہیں کھڑا
حق کہے کیا لایا تو ... / اتنی مہلت یہیں کردی ...
عمر اپنی کس میں آخر تو نے کی / قوت و قوت اپنی فانی کیسے کی
آنکھ کے گوہر کو کس جا ... / پانچ حس کس جا کرو ...
آنکھ کان اور ہوش گوہر عرش کے / خرچ کر کے کیا خریدا فرش سے
جوں کدال اور بیلچہ دست و پا / میں نے بخشے تھے ... خود ...
اسطرح پیغام ہیں دردناک / سیکڑوں فرماتا یزدان پاک
گفتگو ... اندر کرے / اور خجالت سے رکوع میں جھکے
... قوت نہ رہی / اس رکوع میں شرم سے تسبیح کہی
... / ... جواب اللہ کو
سر اٹھائے ... / ... انجام کار
... سر اٹھا / ...
سر اٹھا کے وہ دوبارہ شرمسار / ...
... / ...
... / ...
جو خطاب آیا ... / کیا کیا تو نے جواب اسکو ...
... / کہ خطاب ہیبتی ہے جان کو
بیٹھے قعدہ ... / ...
... / ...
... / ...

چون قیامت پیش حق صفها زده / در حساب و در مناجات آمده
ایستاده پیش یزدان اشک‌ریز / بر مثال راست‌خیز رستخیز
حق همی‌گوید چه آوردی مرا / اندرین مهلت که دادم من ترا
عمر خود را در چه پایان برده‌ای / قوت و قوت در چه فانی کرده‌ای
گوهر دیده کجا فرسوده‌ای / پنج حس را در کجا پالوده‌ای
گوش و چشم و هوش و گوهرهای عرش / خرج کردی چه خریدی تو ز فرش
دست و پا دادمت چون بیل و کلند / من ببخشیدم ز خود آن کی شدند
همچنین پیغامهای دردناک / صد هزاران آید از یزدان پاک
در قیام این گفتها دارد رجوع / وز خجالت شد دوتا اندر رکوع
قوت ایستادن از خجلت نماند / در رکوع از شرم تسبیحی بخواند
باز فرمان می‌رسد بردار سر / از رکوع و پاسخ حق برشمر
سر برآرد از رکوع آن شرمسار / باز اندر رو فتد آن خام‌کار
باز فرمان آیدش بردار سر / از سجود و واده از کرده خبر
سر برآرد او دگر ره شرمسار / اندر افتد باز در رو همچو مار
باز گوید سر برآر و باز گو / که بخواهم جست از تو مو به مو
...
چون خطاب آید دگر باره که خیز / تا چه کردی ...
قوت پا ایستادن نبودش / که خطاب هیبتی بر جان زدش
پس نشیند قعده زان بار گران / حضرتش گوید سخن گو با بیان
نعمتت دادم بگو شکرت چه بود / دادمت سرمایه هین بنمای سود
چون ... / شافعی خواهد که آرد عذر زود

بیان اشارہ سلام کا طرف داہنی ... قیامت ... ہیبت محاسبہ حق سے اور انبیا سے مدد شفاعت کا چاہنا

بیان اشارت سلام سوی دست راست در قیامت از هیبت محاسبه حق تعالی و از انبیا استعانت و شفاعت خواستن

منہ سلام اندر وہ داہنے ہاتھ کے / انبیا کی ... کی جانب کرے

رو به دست راست آرد در سلام / سوی جان انبیا و آن کرام

[illegible]

چاره آنجا بود و دست آفرید / ترک سر گو خون ما اندر مشو

مرغ بی هنگام ای بدبخت رو / رو بگردان ... دست جیب

از همه نومید گردد آن دو تا / پس برآرد هر دو دست اندر دعا

گو همه نومید گشتم ای خدا / اول و آخر توی و منتها

در نماز این خوش اشارتها ببین / تا بدانی کاین بخواهد شد یقین

بچه بیرون آر از بیضه نماز / سر مزن چون مرغ بی تعظیم و ساز

شنیدن دقوقی در میان نماز افغان اهل کشتی را و غرق شدن

سننا دقوقی کا نماز میں فریاد اہل کشتی کی غرق ہونے پر

آن دقوقی در امامت کرد ساز / اندر آن ساحل در آمد در نماز

و آن جماعت در پی او در قیام / اینت زیبا قوم و بگزیده امام

ناگهان چشمش سوی دریا فتاد / چون شنید از سوی دریا داد داد

در میان موج دید او کشتیی / در قضا و در بلا و زشتیی

هم شب و هم ابر و هم موج عظیم / این سه تاریکی و از غرقاب بیم

تند بادی همچو عزرائیل خاست / موجها آشوفت اندر چپ و راست

اهل کشتی از مهابت کاسته / نعره و واویلها برخاسته

دستها در نوحه بر سر می‌زدند / کافر و ملحد همه مخلص شدند

با خدا با صد تضرع آن زمان / عهدها و نذرها کرده بجان

سر برهنه در سجود آنها که هیچ / روی قبلهشان ندیده پیچ پیچ

گفته که بی‌فایده است این بندگی / جان در آن دم دیده بود آن زندگی

از همه امید ببریده تمام / دوستان و خال و عم بابا و مام

[illegible]

[illegible]

آنچه در هنگام جان کندن شقی	زاهد و فاسق شد اندر مشتقی	وا نہ کہ وقت جو ہیبت تھی	زاہد و فاسق تو سب باقی تھا
[illegible]	[illegible]	فیصلہ نہ تھا ان کو تب [illegible]	کہ کسی کو بھی حالت انکار نہ تھا
[illegible] شده دود سیاه	[illegible] آه	چہرہ انکا [illegible] ہوا دود [illegible]	کہ گزاری اور دعا سے [illegible]
[illegible]	[illegible]	اور کہا او سگ [illegible]	دشمنی سے دیو تب حیران ہوا
عاقبت [illegible] نفاق	[illegible] نفاق	آخر ہوتا ہے ایک وہ اہل نفاق	صورت و رنج ان اہل انکار و نفاق
[illegible] شهوت خاص	[illegible]	ہو گئے ہو دیکھ شہوت [illegible]	[illegible] سے جواب [illegible]
دست تا پایان [illegible]	تا و تا ان [illegible] روز [illegible]	حق نے پکڑا تھا [illegible]	[illegible] یار کہ ان اوقات میں
این [illegible] گوش [illegible]	[illegible]	[illegible] گوش [illegible]	دیکھو [illegible] ولیکن
قالب شاهنشاه [illegible]	[illegible] مصطفی	قالب شاہنشاہ [illegible]	مصطفیٰ نے [illegible] کہا ہے [illegible]
عاقلان [illegible] اول [illegible]	[illegible] عاقبت [illegible]	دیکھ تو اول [illegible]	[illegible]
حال اول [illegible] آخر آن [illegible]	[illegible]	حال اول [illegible]	ابتدا میں کام [illegible]
[illegible] جاهل [illegible]	اول [illegible] آخر [illegible]	[illegible] جاہل عاقل آشکار	اول اس کا مخفی اور انجام کار
[illegible]	[illegible]	سیل آیا [illegible]	[illegible] دیکھ [illegible]

تصورات مرد حازم

تصورات مرد حازم کے

[illegible] ناگهان	[illegible] در جهان	دیکھا [illegible] بلا سے ناگہان	[illegible] جہان میں [illegible]
[illegible]	آن [illegible] ناگهان [illegible]	[illegible] آگیا	[illegible] آ گیا
[illegible]	[illegible]	[illegible] جان [illegible]	[illegible]
جان [illegible] مشغول [illegible]	[illegible]	جان [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گفت یا رب منگر اندر فعلشان	دستشان گیر ای شه نیکونشان
خوش سلامتشان بساحل باز بر	ای رسیده دست تو در بحر و بر
ای کریم و ای رحیم سرمدی	در گذار از بدسگالان این بدی
ای بداده رایگان صد چشم و گوش	بی ز رشوت بخش کرده عقل و هوش
پیش از استحقاق بخشیده عطا	دیده از ما جمله کفران و خطا
ای عظیم از ما گناهان عظیم	تو توانی عفو کردن در حریم
ما ز حرص و آز خود را سوختیم	وین دعا را هم ز تو آموختیم
حرمت آن که دعا آموختی	در چنین ظلمت چراغ افروختی
دستگیر و رهنما توفیق ده	جرم بخش و عفو کن بگشا گره
همچنین می‌رفت بر لفظش دعا	آن زمان چون مادران با وفا
اشک می‌رفت از دو چشمش و آن دعا	بیخود از وی می‌برآمد بر سما
آن دعای بیخودان خود دیگرست	آن دعا زو نیست گفت داورست
آن دعا حق می‌کند چون او فناست	آن دعا و آن اجابت از خداست
واسطهٔ مخلوق نی اندر میان	بیخبر زان لابه کردن جسم و جان
بندگان حق رحیم و بردبار	خوی حق دارند در اصلاح کار
مهربان بی‌رشوتان یاری‌گران	در مقام سخت و در روز گران
هین بجو این قوم را ای مبتلا	هین غنیمت دارشان پیش از بلا
رست کشتی از دم آن پهلوان	و اهل کشتی را بجهد خود گمان
که مگر بازوی ایشان در حذر	بر هدف انداخت تیری از هنر
پا رهاند روبهان را در شکار	و آن ز دم دانند روباهان غرار
عشقها با دم خود بازند کین	می‌رهاند جان ما را در کمین
روبها پا را نگه دار از کلوخ	پا چو نبود دم چه سود ای چشم شوخ
ما چو روباهان و پای ما کرام	می‌رهاندمان ز صد گون انتقام
حیلهٔ باریک ما چون دم ماست	عشقها بازیم با دم چپ و راست

بولا یا رب مت دیکھ فعل انکو تو	دستگیری انکی کر اے شہ نیکو خو
ہم گنہگاروں پہ سلامت انکو لا	بحر و بر میں ہاتھ ہے پہنچا ترا
اے کریم اور اے رحیم سرمدی	عفو کر ان بدسگالوں کی بدی
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
اے بزرگ ہم سے گناہ [illegible]	عفو کر سکتا ہے [illegible] اے رحیم
بس جلایا [illegible]	[illegible]
اسکی برکت [illegible] دعا	شمع کو ظلمت میں [illegible]
کر دے تو توفیق [illegible]	جرم بخش اور کھول دے عقدہ [illegible]
اس طرح [illegible]	اس گھڑی جوں مادران مشفقا
[illegible]	چرخ پہ جاتی تھی [illegible] دعا
[illegible]	وہ دعا اس [illegible]
[illegible]	وہ دعا اور وہ اجابت [illegible]
[illegible] درمیان	بیخبر زاری سے [illegible]
[illegible]	عادت حق [illegible] اصلاح کار
مہربان بے رشوت اور یاری [illegible]	سخت حالوں میں اور [illegible]
[illegible] اے مبتلا	اور غنیمت جان [illegible] بلا
اسکی برکت سے [illegible] کشتی بچا	اہل کشتی کو گمان [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

دم بجنبانیم ز استدلال مکر | تا که حیران ماند از ما زید و بکر
طالب حیرانی خلقان شدیم | دست طمع اندر الوهیت زدیم
تا بافسون مالک دلها شویم | این نمی‌بینیم ما کاندر گویم
در گوی و در چهی ای قلتبان | دست وادار از سبال دیگران
چون به بستانی رسی زیبا و خوش | بعد از آن دامان خلقان گیر و کش
ای مقیم حبس چار و پنج و شش | نغز جایی دیگران را هم بکش
ای چو خربنده حریف کون خر | بوسه گاهت یافتی یارا ببر
چون نبودت بندگی دوست | میل شاهی از کجا خیزد ترا
در هوای آنکه گویندت زهی | بسته‌ای در گردن جانت زهی
روبها این دم حیلت را بهل | وقف کن دل بر خداوندان دل
در پناه شیر کم ناید کباب | روبها تو سوی جیفه کم شتاب
تو دلا منظور حق آنگه شوی | که چو جزوی سوی کل خود روی
حق همی گوید نظرمان بر دلست | نیست بر صورت که آن آب و گلست
تو همی گویی مرا دل نیز هست | دل فراز عرش باشد نی به پست
در گل تیره یقین هم آب هست | لیک زان آبت نشاید آب دست
زانکه گر آبست مغلوب گلست | پس دل خود را مگو کین هم دلست
آن دلی کز آسمانها برترست | آن دل ابدال یا پیغمبرست
پاک گشته آن ز گل صافی شده | در فزونی آمده وافی شده
ترک گل کرده سوی بحر آمده | رسته از زندان گل بحری شده
آب ما محبوس گل ماندست هین | بحر رحمت جذب کن ما را ز طین
بحر گوید من ترا در خود کشم | لیک می‌لافی که من آب خوشم
لاف تو محروم میدارد ترا | ترک آن پنداشت کن در من در آ
آب گل خواهد که در دریا رود | گل گرفته پای آب و می‌کشد
گر رهاند پای خود از دست گل | گل بماند خشک و او شد مستقل
آن کشیدن چیست از گل آب را | جذب تو نقل و شراب ناب را

دم ہلاتے ہیں ہم حیلہ و مکر سے | تاکہ حیران ہوں سب ہر اک زید و بکر
خلق کی حیرانی کے ہم ہیں طالب | اور الوہیت کی طمع رکھتے ہیں
تا کہ دلوں کے ہوں مالک افسون سے | یہ نہیں دیکھتے ہیں کہ گڑھے میں ہیں ہم
اس گڑھے اور چاہ میں ہے قلتبان | ہاتھ اٹھا مونچھ سے تو غیروں کی
جب پہنچے تو ایسا باغ میں خوشنما | کھینچ پھر خلقوں کا دامن ہاں
پانچ چار اور چھ کا ای قیدی تو | کرے ہے نادر جا میں تو کھینچ اوروں کو
مثل خربندہ کے یار کون خر | جا ملی بوسہ پا کر
جب نہ حاصل بندگی ہو دوست کی | خواہش شاہی تجھے کیسے ہوتی
طمع میں اس کی کہ اچھا کہیں | باندھی ہے رسی اپنی جان کو
اس دم حیلہ کو چھوڑ اے روباہ تو | اپنا دل کر وقف اہل اللہ کو
کم ہیں پناہ شیر میں ہم کباب | روباہ مردار کی سوچ مت شتاب
اے دلا منظور حق تو ہو جب | کہ تو جزو سا سوئے کل جاوے
حق کہے ہے نظر تو دل پہ ہے | نہیں صورت پہ کہ آب و گل ہے
تو یہ کہتا ہے کہ دل میرا بھی ہے | عرش پہ ہوتا ہے دل نہ فرش پہ
گل تیرہ میں یقین ہے آب بھی | لیک اس سے آب دست نہیں ہو سکتا
کیونکہ گر پانی ہے مغلوب گل | دل اپنا نہ کہہ یہ بھی ہے دل
جو کہ دل ہے آسمانوں سے بڑا | ہے وہ دل ابدال کا یا پیغمبر کا
پاک وہ گل سے ہوا اور صاف بھی | آیا افزونی میں اور وافی ہوا
چھوڑ کر گل کو دریا میں آیا | قید سے گل کی چھٹا دریا ہوا
ہے ہمارا پانی گل میں قید ہاں | بحر رحمت کھینچ ہم کو طین سے
بحر کہتا ہے تجھے کھینچوں اپنے میں | لیکن تو دعویٰ کرے ہے میں ہوں آب خوش
تیرا دعویٰ تجھے محروم رکھے ہے | چھوڑ کر دعویٰ مجھ میں آ
آب گل چاہے کہ دریا میں ملے | گل لئے پا اس کا روکے کھینچے ہے
گر چھڑاوے گل سے اپنے پاؤں کو | خشک رہ جاوے گل اور مستقل ہو وہ
روکنا وہ کیا ہے گل کا آب کو | نقل اور بادہ کی خواہش جذب ہے

ایسی ہی عالم میں ہر خواہش سمجھے | خواہ مال اور خواہ آب و نان سے
خواہ تیغ و ڈھال گھوڑا اور چمن | خواہ ملک خانہ اور فرزند و زن
سلطنت ان میں سے تجھے ہر ایک کرے | جو نہ پائے وہ خمار اس کا رہے
یہ خمار غم دلیل اسکا ہوا | کہ تجھے مفقود و مستی اس سے تھا
بس ضرورت کی تو مقدار اس سے لے | تا نہ ہو جاوے وہ غالب بس تجھے
تجھکو غرہ ہے کہ صاحبدل ہوں میں | غیر کی حاجت نہیں واصل ہوں میں
آب جیسے گل میں کرتا ہے غرور | آپ ہی میں ڈھونڈ مدد کیا ہے ضرور
تو نے دل جانا ہے اس آلودہ کو | اہل دل سے اس لیے بھاگے ہے تو
تو روا رکھے کہ یہی دل وہ ہے | عشق شیر اور شہد کا جو کر رکھے
لطف شیر و شہد پر تو دل کا ہے | ہر خوشی وہ فیض دل سے پائے
پس ہوا دل جوہر عالم ہے عرض | سایہ دل کا کیسے ہو دل کی غرض
ایسا دل کہ وہ ہے عاشق مال کا | یا زبون آب و گل ہے یا سیہ کا
یا خیال ایسے کہ ظلمت آنکی میں | واسطے کہنے کے رکھتے ہیں انھیں
دل نہیں اس نور کے دریا سوا | اندھا کب ہو جو نظرگاہ خدا
دل ہزاروں خاص و عام میں نہیں | ایک میں ہو گو نسا ہے کر یقین
دل کا ریزہ چھوڑ دو دل کھوج لو | اس سے ریزہ مثال کوہ ہو
دل محیط اس عالم میں ہے جسم کے | بخشتا ہے زر سخاوت و جود سے
فیض حق سے فیض کرتا ہے نثار | اہل عالم پر جو رکھے اختیار
جو کوئی دامن درست اپنا رکھے | اس نثار دل کو بس وہ لے سکے
تیرا دامن ہے نیاز اور ہے حضور | مت رکھے دامن میں وہ سنگ فجور
تا نہ پھاڑے تیرا دامن سنگ وہ | تا تو جانے نقد کو اور قلب کو
تو نے دامن سنگ عالم سے بھرا | مثل طفلاں سنگ سیم و زر رکھا
وہ خیال سیم و زر جوں زر نہ تھا | پھاڑا دامن صدق کا غم کو بڑھا
سنگ کب لڑکوں کو دکھلاتا ہے سنگ | عقل دامن کو نہ پکڑے جب تلک
عقل ہے پیر اور نہ وہ مو سفید | مو کی گنجائش نہیں یاں پر امید

ہمچنین ہر شہوتی اندر جہان | خواہ مال و خواہ آب و خواہ نان
خواہ باغ و مرکب و تیغ و چمن | خواہ ملک و خانہ و فرزند و زن
ہر یکی زینہا ترا مستی کند | چون نیابی آن خمارت می‌کند
این خمار غم دلیل آن شدست | کہ بدان مفقود مستی‌ات بدست
جز باندازہ ضرورت زین مگیر | تا نگردد غالب و بر تو امیر
سر کشیدی تو کہ من صاحبدلم | حاجت غیری ندارم واصلم
آنچنان کہ آب در گل سر کشد | کہ منم آب و چرا جویم مدد
دل تو این آلودہ را پنداشتی | لاجرم دل ز اہل دل برداشتی
خود روا داری کہ آن دل باشد این | کو بود در عشق شیر و انگبین
لطف شیر و انگبین عکس دلست | ہر خوشی را آن خوش از دل حاصلست
پس بود دل جوہر و عالم عرض | سایہ دل چون بود دل را غرض
آن دلی کو عاشق مالست و جاہ | یا زبون این گل و آبِ سیاہ
یا خیالاتی کہ در ظلمات او | می‌پرستدشان برای گفتگو
دل نباشد غیر آن دریای نور | دل نظرگاہ خدا وانگاہ کور
نہ دل اندر صد ہزاران خاص و عام | در یکی باشد کہ ہست آن کدام
ریزہ دل را بہل دل را بجو | تا شود آن ریزہ چون کوہی ازو
دل محیطست اندرین خطہ وجود | زر ہمی افشاند از احسان و جود
از سلام حق سلامتہا نثار | می‌کند بر اہل عالم اختیار
ہر کرا دامن درستست و معد | آن نثار دل بر آن کس می‌رسد
دامن تو آن نیازست و حضور | ہین منہ در دامن آن سنگ فجور
تا ندرد دامنت زان سنگہا | تا بدانی نقد را از رنگہا
سنگ پر کردی تو دامن از جہان | ہم ز سنگ سیم و زر چون کودکان
از خیال سیم و زر چون زر نبود | دامن صدقت درید و غم فزود
کی نماید کودکان را سنگ سنگ | تا نگیرد عقل دامنشان بچنگ
پیر عقل آمد نہ آن موی سپید | مو نمی‌گنجد درین جای امید

انکار کرنا اس کا عبث ہے اور پردہ اٹھانا عبث ہے ذوق کو
اور چھپانا انکا پردۂ غیب میں اور حیران ہونا
ذوق کا کہ وہ ہوا ہوگئے یا زمین میں پوشیدہ ہو

انکار کردن آن عبث است و برداشتن عبث است ذوق را
ناپدید شدن در پردۂ غیب و حیران شدن ذوق که
ایشان باد شدند یا بر زمین پنهان شدند

چھپی وہ کشتی اور آئی بکام
جھگڑا آپس میں یہ ان کے بیچ کا
پوچھتا ہر ایک تھا آپس میں کہ ہاں
بولے آپس میں ہر اک ہم سب دعا
بولا تحقیق اس امام اچھے کی
دوسرا بولا کہ اسکے یار وہ
اسکی یہ بوالفضولی دور ہے
جو نگہ کی پیچھے تا دیکھوں انہیں
ایک انہیں نہ دیکھا پھر یاں
تھے وہ دیکھے یا نہیں اور اوپر
تھے وہ ذرے گویا پانی ہوگئے
حق کو قبضہ نہیں گئے اس سے وہ
میں تھا حیران کہ اس قوم کو
اس طرح وہ چھپے آنکھ اسکی کہ
آنکھیں بیچ جستجو برسوں رہا
مست کہو کہ مرد حق پیش خدا
اس سبب تا ہے خبر تیرا یار
اس سبب سے ابتر ہوا اسکا مرد خام
تو نے وہ دیکھا کہ جو ابلیس نے
چشم ابلیسی کبھی اپنی بند کر
اے دقوقی رو کی مت مانند [illegible]

تھی نمازان سبکی [illegible] تمام
[illegible] بوالفضولی ہی ہوئی یہ ظاہر
پیچھے کے پیچھے دقوقی کے نہاں
ذکر کی باطن میں [illegible] ظاہر
بوالفضولی [illegible] دعا سے باطنی
تھا وہ کبھی ایسا دکھاتی [illegible]
اعتراض [illegible] کیا تھا [illegible]
[illegible] اہل [illegible] کیا [illegible]
[illegible] اپنی آنکھ سے وہ پنہاں
[illegible] نگاہ [illegible] پیچھے [illegible]
یہ نشان [illegible] گرد [illegible]
[illegible] کی اندر [illegible]
کیوں چھپا یا [illegible] چھپے [illegible]
جیسے مچھلی غوطہ مارے اور [illegible]
پھر بھی شوق [illegible] میں رو رہا
ذکر کیا [illegible] وہ انسان کا
[illegible] دیکھا انہیں تو نے [illegible]
[illegible] دیکھا انہیں مانند عام
بولا میں آتش سے آدم خاک سے
[illegible] دیکھے گا [illegible]
چھوڑ [illegible] امید [illegible]

چون نہان گشت آن کشتی و آمد بکام
شد نگاه آن جماعت ہم تمام
گفتگو افتاد ایشان با ہم [illegible]
[illegible] بوالفضولی [illegible]
ہر یکی با دیگری گفتند [illegible]
[illegible] پوشیده [illegible] دقوقی [illegible]
گفت ہر یک زان گروه [illegible]
[illegible] کاری [illegible] از درون [illegible]
گفت این بابا کہ با امام [illegible]
[illegible] بوالفضولی [illegible] جاتی [illegible]
گفت آن دیگر کہ ای یار [illegible]
[illegible] ہم [illegible] پایان [illegible]
از فضولی [illegible] تا انقیاد
[illegible] مطلق اعتراض
چون نگاه کردم [illegible] تا نگرم
[illegible] آن اہل کرم
یک از ایشان را [illegible] در مقام
[illegible] از مقام [illegible] تمام
[illegible] بالا [illegible]
[illegible] گشت
ذره با بودند گویا آب گشت
[illegible] ایشان [illegible] گرد [illegible]
در [illegible] حق [illegible] آمدم ہم
[illegible] [illegible]
ذر [illegible] ام کاین قوم را
چون [illegible] حق [illegible] چشم ما
آن [illegible] پنہان [illegible]
مثل غوطه [illegible] در آب [illegible]
سالہا در جستجوی ایشان [illegible]
[illegible] ایشان [illegible]
تو [illegible] مرد حق را در [illegible]
[illegible] یا خدا [illegible]
خر [illegible] از [illegible]
[illegible] ایشان [illegible]
کار [illegible] مرد خام
[illegible] دیدی تو [illegible] عام
تو [illegible] دیدی کہ ابلیس [illegible]
[illegible] من از آتش آدم از [illegible]
چشم ابلیسانه را یکدم [illegible]
[illegible] [illegible]
ای دقوقی با دو چشم [illegible]
[illegible] امید و ایشان را [illegible]

هر گشادی در دل اندر بستگیست
[illegible]

[illegible]

پھر شروع کرنا حکایت طالب روزی حلال کا بے کسب و رنج بعہد داؤد علیہ السلام اور دعا قبول ہونا

باز شرح کردن حکایت طالب روزی حلال بغیر کسب و رنج در عہد داؤد علیہ السلام

یاد آمد آن حکایت کان فقیر
روز و شب می‌کرد افغان بی زحیر

از خدا می‌خواست روزی حلال
بی شکال رنج و کسب و انتقال

پیش ازین گفتیم بعضی حال او
لیک تعویق آمد و شد پیچ تو

یاد آتی وہ حکایت کہ گدا
چاہتا تھا وہ روزی حلال

[illegible]

جانا دونوں کا آگے داؤد علیہ السلام

کش کشیدش تا به داود نبی
که بیا ای ظالم گیج غبی

حجتی بارد رها کن ای دغا
عقل در تن آور و با خویش آ

این چه می‌گویی دعا چه بود مخند
بر سر و ریش من و خویش ای لوند

گفت من با حق دعاها کرده‌ام
اندرین لابه بسی خون خورده‌ام

من یقین دارم دعا شد مستجاب
سر بزن بر سنگ ای منکر خطاب

[illegible]

بولا تو ... سلطان
مجھ بخت کو کب ... گیا تو ...
اے مسلمان مال ... دعا
ایسا گر ہوتا دعا کرتے چاہ
ایسا گر ہوتا کدا پان ...
رات دن کرتے خوشامد ہو دعا
تو نہ ... کر دیتے ... ہو وہ
کس لئے ... خوشامد دعا
قوم بولی یہ مسلمان ...
یہ دعا ... ملک ...
شیخ ... پا ... ملک ...
کس کیا ... شیخ ...
قید خانے میں تو اسکی ...
آسمان کی ... تھا الہ
اس ... کرے ... دعا
دل میں ... دعا تو ...
میں ... کرتا ... دعا
دیکھا یوسف نے کہ ...
اعتماد اسکو تھا ...
اعتماد اسکے ... تھا
اعتماد اسکو تھا ...
چاہ ... یوسف ...
کر تو ... تھا وفا
قائل ... دیکھئے
اعتماد ...

و کہ ... الحسین
... کیسی دعا
... کرے ...
... پہلان
... وہ سلطان ...
کہ ... مال دو ... خدا
... کو
... دعا
... دعا ...
... نکی
... سلامت
گاؤ ... پا ...
در ... گا ...
اے خدا ... کرم لطف ...
... دعا
... پیام
... پایا
... فوالنا
چاہ ... [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

جیسے ہوا آگ بیچ از خلیل | زمر او رگلزار ہو چون نار خلیل
جو جفا کہ انبیاؤں کو پہنچتی | اسکا و اس قوت سے وہ ہو تی خوشی
اصل حس سے ذوق آواز الست | حشر تک ہے ہر کا دل میں مست
تا نہ ہو اسکو بلا میں اعتراض | اور امر و نہی میں انقباض
تلخ لقمہ مثل شکر پاتا ہے | خار ریحان مثل گوہر ہوتا ہے
لقمہ حلق کہ تلخی رکھتا ہے | اگل شکر کی اندرا سکو دیتا ہے
اعتماد و گو شکر جب ہو | لقمہ کو انکار ہے ستہ ہو گوہ
جبکہ نہیں رہتا آب ہے ہو خوار | ہے ہو ہلاکت سے بیچ حرص و تیرا
یاد رکھو جون اشتر | ہے بکیاں اور ملال اور ذوق
جیسا کہ شعلہ کر دا ہے صدق | ہو گواہ کہ سچی دل سوز ہو
اور صدق قوت سے ہے چیز زد | بہتیر یاری کی شکم ہو
اور کسی کی شوق بان افتخر | کہ آکے شال یا لی ہے
چو سبکو خواب ہم سے اندرو | کو نہ ہو دنیا دون ہر نیا آ جو
اگر زد وہ ہوا یا ان ہو گیا | اگ گٹھری ہو شکر ہو ان کا
لاو ویرانی پر زد وہ ہے | پاؤں آگ اور [illegible]
قسم و لیا اس شرح کا ہو اور گرو | کرے شاہد ہی قسم الم نشرح شو
شرح اس کا ہو ا ہے اشنا | اندر عشق کی ہے تو ہو
اول الشیخ تیا وا ند مالس کیا | اس آنکہ سے شکل میں ان اوا
مثل از قصر دی مالسب ان کی | خیز ہو اہ کہ بیچ عشق ہی
خالق ہو ا ہے کہ طمع جا سے | مجھکو تجھے کہ تو سن اشکال کرو
اس اندر تا بیچ اند ہون کیا | دیکھتا سے خالی ہی جان کا
مثل اندر دنیا میں ہے سایہ عشق کا | حسن یوسف و چہ [illegible]
غیر حق سے اندر دنیا بینا اشر ہون | سے تقاضای عشق کیا اور خیر ہون
لقمہ بینا مت رکھو اند و کاین آنکھ | والا گو اندا ہے مت سکو
جب طرح سے دکھلتی بھی لیکو | خواب و کھلائے نہ دیکھ کر دو

چاہ شد بر دیگران بانگ جلیل | گاه شد بر خصمی چو آتش بر خلیل
مر جفا که انبیا نش می رسید | او بدان قوت ایشا دهی بکشید
همچنانکه ذوق آن بانگ الست | در دل هر مؤمنی تا حشر هست
تا نباشد در بلاشان اعتراض | نے ز امر و نهی حقشان انقباض
لقمهٔ تلخی چو شکر می شود | خار ریحان خشک گوهر می شود
لقمه حکمی که تلخی می نهد | گل شکر آن را گوارش میدهد
گل شکر آن را که نبود دست مند | لقمه انکار را و شه می کند
هر که خوابی دید از روز الست | مست باشد در ره طاعات مست
می کشد چون اشتر مستانه جوال | بی فتوری بی گمان بی ملال
کف کف تهمت اقامت بر دهانش | بر شده گواه سستی دل سوزا او
اشتر از قوت چو شیر نر شده | زیر ثقل بار اندک خور شده
ز آرزوی ناقه صد فاقه برو | می نماید کوه پیشش تار مو
در الست آنکو چنین خوابی ندید | اندرین دنیا نشد بنده و مرید
ور شد اندر تردد صد دلم | یا سر زد آن شکر سینش یا گله
پای پیش و پای پس در راه دین | می نهد با صد تردد بی یقین
دام او از شرح اینکم گرد | در شرح بیست از الم نشرح
چون نماید شرح این معنی گراں | هر نو ضرب مکه گاو را کن
گفته ام کین حرفها در زیرین حجر علا | این با بسیار قیاس آراء خدا
من چنانکه دیوانه ای می کرده ام | چیزه خالق گردنی آوردهام
کور از تمام طبع دارد زجل | من زنور کو ست به هر و شود انکه
آن که او کور زد کورات بصیر | او نیاز جان و فیلا هم بدید
کور عشق است این کوری من | حسن یوسف [illegible] ای حسن
کور هم از غیر خدا بیننده است | مقتضای عشق این باشد نکو
تو که بینایی ز کوراں مدار | دائم بر گرد نقطه این مدار
آن بینا که تو سفین صدیق را | خواب بینی بود و گوشش منکا

[illegible]

لطف نے تیرے دکھائی مجھکو خوا | وہ دعا تفصیل تھی [illegible]
خلق کب جانے مرے اسرار کو | جانے بیہودہ مری گفتار کو
حق پہ پنہاں کون جانا عیب | راز دان جو ہے وہ ہے ستار عیب
بولا دشمن سچ کہہ ادھر اودھر سچ کہو | دیکھتا ہے کس لئے افلاک کو
مکر کرکے دعوے کی بنیاد ہے تو | شیخی قربت و عشق کی لاف ہے تو
کس سے جتا جو کہ مردہ ہے تو | آسمان کی سمت منہ کرتا ہے تو
شہر میں اک غل ہوا اس بات سے | وہ مسلمان ہو زمین پر سر رکھے
ای خدا بندہ کو تو رسوا نہ کر | گر برا ہوں بد ہوں راز تو پیدا نہ کر
جانتا ہے تو کہ [illegible] شب [illegible] | پڑھتا تھا میں نیاز و آہ سے
قدر نہ اسکی ہو اگر خلق [illegible] | چون چراغ روشن ہو آگے تیرے
مانگتا ہے گاؤ [illegible] ای خدا | [illegible]

امر را لطفت تو هم خواهنده بود | آن دعا بی‌حد هم بازنده بود
می‌نداند جز خدا اسرار مرا | ژاژ می‌داند همه گفتار مرا
حق پنهان است و گر پیدا غریب | غیب علام است و ستار عیب
خصم گفتش رو بمن کن حق بگو | رو بسوی آسمان کردی چو تو
شید می‌آری غلط می‌افکنی | لاف عشق و لاف قربت می‌زنی
با کدامین روی چون دل مرده‌ای | رو بسوی آسمان‌ها کرده‌ای
غلغلی در شهر افتاده ازین | آن مسلمان می‌نهد رو بر زمین
کای خدا این بنده را رسوا مکن | گر بدم من سر من پیدا مکن
تو همی دانی و شب‌های دراز | که همی خواندم ترا با صد نیاز
پیش خلق این را اگر خود قدر نیست | پیش تو همچون چراغ روشنی است
گاو می‌خواهد ازین ای شها | چون فرستادی نگردم من خجل

سننا حضرت داؤد علیہ السلام کا ماجرا مدعی اور مدعا علیہ کا

شنیدن حضرت داود سخن خصمان را در ظاهر

ماجرا سنکے کہا داؤد نے | پیش کیا ہے قضیہ احوال کی
مدعی بولا کہ حضرت ہے جفا | گاؤ میرا اسکے گھر میں جو گیا
گاؤ مارا میرا اس سے پوچھئے | حال کو کہ گاؤ مارا کس لئے
بولے داؤد اس سے کہ اے مرد نیک | کیوں تلف کی تو نے دوسرے کی ملک
مت کہو بیہودہ اور حجت تو لا | تا کہ روشن حال ہو دعوی کا
بولا ای داؤد گذرے سات سال | رات دن کرتا دعا میں اور سوال
مانگتا تھا حق سے میں کہ ای خدا | روزی دے تو مجھکو حلال اور بے جفا
مرد و زن نالے سے واقف ہیں مرے | لڑکے [illegible] ماجرا ہیں جانتے
جس سے چاہو پوچھ لو تو یہ خبر | تا کہیں بے رنج و ایذا بے ضرر
پوچھ پوشیدہ و ظاہر خلق سے | کہ یہ کیا بکتا گدا تھا دلق سے
بعد اس جاہ دعا کے اس زمان | گاؤ گھر میں دیکھا میں نے ناگہان
قوت کی خاطر نہ تیرہ آنکھ ہوئی | ہوئی قبولیت دعا اور خوشی

چونکه داود نبی آمد برون | گفت هین چون است این احوال چون
مدعی گفتا که ای نبی الله داد | گاو من در خانهٔ او اوفتاد
کشت گاوم را بپرسش که چرا | گاو من کشت او بیان کن ماجرا
گفت داودش بگو ای بوالکرم | چون تلف کردی تو ملک محترم
هین پراکنده مگو حجت بیار | تا بیک سو گردد این دعوی و کار
گفت ای داود بودم هفت سال | روز و شب اندر دعا و اندر سؤال
این همی جستم ز یزدان کای خدا | روزیی خواهم حلال و بی عنا
مرد و زن بر نالهٔ من واقفند | کودکان این ماجرا را واصفند
تو بپرس از هر که خواهی این خبر | تا بگوید بی شکنجه بی ضرر
هم هویدا پرس و هم پنهان ز خلق | که چه می‌گفت این گدای ژنده دلق
بعد ازین جمله دعا و این فغان | گاو اندر خانه دیدم ناگهان
چشم من تاریک شد نی بهر قوت | شادی آن که قبول آمد قنوت

حکم دینا داؤد علیہ السلام کا مارنے والے گاؤ کو

[illegible] یا ایسی کہا داؤد نے
تو روا رکھے ہے بے حجت کہ میں [illegible]
[illegible]
جان تو [illegible] کسب کو
[illegible]
[illegible] گاؤ دے
[illegible]

حکم کردن داود علیہ السلام بر کشندهٔ گاو

گفت داود این سخنها را بهل / حجت شرعی درین دعوی بگو
تو روا داری که من بی حجتی / بنهم اندر شرع باطل سنتی
[illegible] / [illegible]
[illegible] / تا شده کاری و دخل بود آن تو
آنچه کاری بدروی آن زان تست / ورنه این بیداد بر تو شد درست
رو بده مال مسلمان کژ مگو / رو بجو وام و بده باطل مجو
گفت ای شه تو همین می‌گوییم / که همی گویند اصحاب ستم

[illegible] کرنا اس شخص کا خدا سے [illegible]

اے خدا تو واقف [illegible]
سجدہ کر کے لگا کہ اے خدا / وہ [illegible] دل میں [illegible]
دل [illegible] ڈال [illegible] / ڈالا تو نے [illegible] اپنے فضل سے
[illegible] داؤد کا دل [illegible]
[illegible] گاؤ [illegible]
[illegible]
[illegible] / معنی قرة عینی فی الصلوة
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تضرع کردن آن شخص از داوری داود پیش خدا

این بگفت و [illegible] / او خدا تو [illegible]
سجده کرد و گفت کای دانای راز / در دل داود انداز آن فروغ
در دلم [illegible] / اندر افگندی [illegible]
[illegible] / تا دل داود بیرون شد ز جا
گفت [illegible] / مهلتم ده این دعوی را مکاو
تا روم من سوی خلوت در نماز / پرسم این احوال از دانای راز
خوی دارم در نماز آن التفات / معنی قرة عینی فی الصلوة
روزن جانم گشاده است از صفا / می‌رسد بی واسطه نامهٔ خدا
نامه و باران و نور از روزنم / می‌فتد در خانه‌ام از معدنم
دوزخ است آن خانه کان بی روزن است / اصل دین ای بنده روزن کردن است
تیشهٔ هر بیشه کم زن بیا / تیشه زن در کندن روزن هلا
یا نمی‌دانی که نور آفتاب / عکس خورشید برون است از حجاب
[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور ہمیں ان غرق ... [illegible]

جانا قاضی ... اور ... [illegible]

[illegible]

حال بابا داؤد علیہ السلام کا قاضی ہونا ... [illegible]

رفتن بابا داؤد علیہ السلام در ... [illegible]

[illegible]

حکم کرنا داؤد علیہ السلام کا گاؤ ... [illegible]

حکم کردن داؤد علیہ السلام ... گاو ... [illegible]

... داؤد علیہ السلام

[illegible]

[illegible]

شہرہ [illegible] زمین و آسمان

[illegible]

رفت در مسجد آوازه [illegible] که [illegible] زمین و آسمان

[illegible]

یا نبی الله [illegible]

حکم کرنا داؤد علیہ السلام کا گاؤ [illegible] مال اپنا [illegible]

مال سب اپنا [illegible] کہا

اور [illegible]

[illegible]

حکم کردن داؤد علیہ السلام بر صاحب گاو که کل مال خود بوی بخش

جمله مال خویش او را بخش زود / ورنه کارت سخت گردد گفتمت

تا نگردد ظاهر از وی [illegible]

خاک بر سر کرد و جامه بر درید / که به هر دم می‌کنی ظلمی مزید

یکدمی دیگر برین تشنیع راند / باز داودش به پیش خویش خواند

گفت چون بختت نبود ای بخت کور / ظلمت آمد اندک اندک در ظهور

[illegible]

[illegible]

خلق هم اندر ملامت آمدند / [illegible]

ظالم از مظلوم کی داند کسی / کو بود سخره هوا همچون خسی

ظالم از مظلوم آنکس پی برد / که سر نفس ظلوم خود برد

ورنه آن ظالم که نفس است از درون / خصم هر مظلوم باشد از جنون

سگ هماره حمله بر مسکین کند / تا تواند زخم بر مسکین زند

شرم شیران راست نه سگ را بدان / که نگیرد صید از همسایگان

[illegible]

[illegible]

[illegible] داؤد علیہ السلام [illegible]

[illegible] داؤد علیہ السلام [illegible] تا اسرار آشکار شود بر خلائق [illegible]

گفت ای یاران زمان آن رسید | کان ز سر آتش همی گردد پدید
چلّهٔ خورشید [illegible] تا [illegible] | تا [illegible] شد [illegible]
در فلان [illegible] | تا [illegible] بسیار [illegible]
[illegible] | [illegible]
خون [illegible] | خواجه [illegible]
مال [illegible] | [illegible] غلام [illegible]
[illegible] خواجه [illegible] | [illegible]
تا کنون حلم خدا [illegible] | [illegible] ناشکری [illegible]
که عیال خواجه را روزی نبد | [illegible]
[illegible] | [illegible]
تا کنون [illegible] | [illegible]
[illegible] پرده [illegible] | [illegible]
کافر و فاسق [illegible] | [illegible]
ظلم [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

پوچھے یار وہ وقت اب آیا ہے قریب | کہ جو پنہاں راز ظاہر اسکا ہو
[illegible] تاکہ ہم [illegible] | آگہی اس راز پنہاں سے کریں
اس فلاں جا میں [illegible] | [illegible]
[illegible] | اسکی [illegible] خون [illegible]
خون ہوا اس شہر [illegible] | مار ڈالا اس [illegible] نے خواجہ کو ہے
مال اسکا سب لیا اس [illegible] | [illegible] غلام اسکا [illegible]
[illegible] خواجہ کا [illegible] | [illegible] اس [illegible]
جل حق نے آج تک مخفی رکھا | اسکی ناشکری سے ظاہر ہو گیا
کہ عیال خواجہ کو روزی نہ ہو | [illegible] اس نے کبھی
[illegible] ایک [illegible] دیا | اور [illegible] حق [illegible] یاد آ گئے کیا
[illegible] ایک [illegible] | پنج فرزندوں کو اس کو دیا ہے
اس [illegible] اٹھایا [illegible] | وہ حق نے آج تک [illegible]
اس جہاں میں فاسق و کافر کا بھی | پردہ اپنا [illegible]
ظلم [illegible] اسرار جہاں میں [illegible] | سامنے سب کے کریں ظالم عیاں
[illegible] | واسطے دوزخ کے ظاہر [illegible]

[illegible] پادشاہ [illegible] ظالم [illegible] دنیا

[illegible] ظالم کو [illegible]

[illegible] | [illegible]
چون [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

ہاتھ اور پاؤں [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] اپنا [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
اے تو کرتا ظلم [illegible] | [illegible]

[illegible]

حاجت شہر [illegible] کو	کہ [illegible] جاتے [illegible]	هست حاجت شهر [illegible]	[illegible] واقف اند
نفس [illegible]	دیکھو [illegible]	نفس [illegible] صد [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اس طرح [illegible] الحق نا آشنا	کا [illegible] خاطر [illegible] آشنا	[illegible] ظلم حق ناشناس	[illegible]
گاؤ اور [illegible]	نفس [illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک دن [illegible]	اور [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عاقلہ [illegible]	عاقلہ جان کا [illegible]	[illegible] عاقله [illegible]	عاقله [illegible]
[illegible]	دیکھ [illegible] نفس [illegible]	[illegible]	این [illegible] نفس [illegible]

باہر جانا ناصح الحق کا وقت اس کی رخصت کے	بیرون رفتن ناصح الحق بسوی آن [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تاکہ [illegible]	تاکہ ظاہر عدل [illegible] کروں	تا [illegible]	تا [illegible]
[illegible]	تو غلام خواجہ [illegible]	[illegible]	تو غلام خواجه [illegible]
مار کر خواجہ کو مال اسکا لیا	حال اسکا حق نے ظاہر کر دیا	خواجه را [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] خواجہ [illegible]	آن [illegible]	با [illegible] خواجه [illegible]
[illegible]	ملک وارث [illegible]	[illegible]	ملک وارث باشد [illegible]
[illegible] ملک [illegible] تو غلام	[illegible]	تو غلام [illegible]	[illegible]
[illegible] خواجہ کو مارا زار زار	[illegible] خواجہ [illegible]	خواجه را [illegible] زار زار	[illegible] خواجه [illegible]
اور چھری [illegible]	[illegible]	کارد را [illegible]	[illegible]
[illegible] چھری	[illegible]	[illegible] کارد [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] خواجہ [illegible]	[illegible]	کرد با خواجه [illegible]
[illegible]	وہ چھری اور سر زمین [illegible]	هم چنین کردند [illegible]	[illegible] آن کارد [illegible]
[illegible]	[illegible]	ولوله در خلق افتاد آن زمان	[illegible] از میان
اس گھڑی [illegible] آمادہ ہو	[illegible]	وانگهی سوی درخت آمد روان	گفت زین حالت [illegible]

[illegible]

شاخ چون [illegible]	[illegible]	دروبان از شاخ و برگ [illegible]	[illegible]
اے رسول حق تو [illegible]	[illegible]	کاین رسول حق [illegible]	[illegible]
خواجه اس [illegible]	[illegible]	خواجه را این [illegible]	[illegible]
[illegible] عذر خواه	[illegible]	[illegible] عذر خواه	[illegible]

قصہ اوس انبیا داود علیہ السلام کا خون [illegible]

قصہ آهن نرم شدن داود علیہ السلام [illegible]

بعده فرمایا اے [illegible]

داد لے [illegible]

بعد از آن گفتش بیا ای دادخواه

داد خود [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	در بیان آنکه نفس آدمی بجای آن گاو است که [illegible]
[illegible]	[illegible] گشته بود و آن کشنده گاو [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مثال	مثال

[illegible]

[illegible] عقل کل [illegible]

[illegible] عقل جزوی [illegible]

[illegible] مقتول [illegible]

[illegible] قرآن [illegible] تمام [illegible]

[illegible] عقل [illegible] شود [illegible]

[illegible] عقل کل کی [illegible]

[illegible]

گاؤ دالان شیخ مطیع شیر ہوا | گر دم و آر دست آگاہ ہوا
عقل غالب آئے تب اندر شکار | نفس کی سانس پر کہ جب ہو شیخ دار
نفس با شیخ [illegible] اندر آ | ور تو شیخ ... [illegible] سا دکھا
گر تو خواہی [illegible] | اسکے من کو نہ چھوڑا اور بجر
خاک ہو تو شیخ کے آگے دلا | خاک ہے شیر اسکے تا بہ پا
گاؤ ... [illegible] | اشک [illegible] اسکے لگا
اولیا کے پاس ہو کر جا سبھی | وہ زبان نفس کو تو پائے سبھی
سو زبان اور ہر زبان [illegible] | [illegible] کی کبریا ہو صفت
تندی گاؤ نفس [illegible] | [illegible] والے کے تا بہ ہیچ
[illegible] شاہ | [illegible] شد آگاہ کو
نفس را تسبیح و قرآن [illegible] | [illegible] شیر [illegible]
کیونکہ قرآن کو [illegible] | [illegible] اپنا ہم [illegible]
[illegible]

صاحب این گاؤ را ہمراہ شد | گر دم و آر دو او آگاہ شد
عقل گاہے غالب آمد در شکار | [illegible]
نفس اژدر ہاست با صد زور و فن | [illegible]
گر تو خواہی ایمنی از اژدہا | [illegible]
خاک شو در پیش شیخ باصفا | [illegible]
[illegible]

بھاگنا اس سے جیسے آیا شیر تھا اور نہ تھا اس طرف گو شیر تھا	همچنان اندر گریز آن جوان آمد شیر تو او شتابان ای دانا دلیر

بھاگنا عیسیٰ علیہ السلام کا بلندی کوہ پر اور انکے پیچھا ایک شخص کا اور سوال کرنا

گریختن عیسی علیه السلام بفراز کوه و شخصی در پے او رفتن و سوال کردن

عیسیٰ مریم تھا کہ پر بھاگتا	گویا اوس کے شیر تھا کہ مارتا	عیسی مریم بکوهی می‌گریخت	شیر گویی خون او می‌خواست ریخت
ایک انکے پیچھے دوڑا اور کہا	کون ہے پیچھے اوسکے تو ہے جو بھاگتا	آن یکی در پی دوید و گفت خیر	در پیت کس نیست چه گریزی چو طیر
اس طرح تیزی سے تھا وہ بھاگتا	کہ جواب اسکو نہ ہرگز دے سکا	با شتاب او آنچنان می‌تاخت جفت	کز شتاب خود جواب او نگفت
اک دو میدان پیچھے عیسیٰ کے گیا	زور کرکے تب عیسیٰ کو پکارا التجا	یک دو میدان در پی عیسی براند	پس بجد جد عیسی را بخواند
ٹھہرو دم بھر تو خدا کے واسطے	بھاگنے میں ہے تیرے مشکل مجھے	کز پی مرضات حق یک لحظه بیست	که مرا اندر گریزت مشکلیست
کس لئے تو بھاگتا ہے اے کریم	شیر پیچھے ہے نہ دشمن خوف و بیم	از که این سو می‌گریزی ای کریم	نه پیت شیر و نه خصم و خوف و بیم
بولے میں احمق سے بھاگوں تو نہ آ	اپنے کو چھڑاؤں اور تو نہ ہو زنجیر پا	گفت از احمق گریزانم برو	می‌رهانم خویش را بندم مشو
بولا آخر وہ مسیحا ہے نہیں تو	کہ جو اندھا بہرا تجھ سے ٹھیک ہو	گفت آخر آن مسیحا نه توی	که شود کور و کر از تو مستوی
بولے ہاں بولا وہ شہ ہے نہیں تو	کہ فسون غیب کا گھر ہے تو	گفت آری گفت آن شه نیستی	که فسون غیب را ماویستی
وہ فسون مردہ پہ جو کہ تو پڑھے	زندہ ہو اٹھے وہ جون شکاری شیر کے	چون بخوانی آن فسون بر مرده‌ای	بر جهد چون شیر صید آورده‌ای
بولے ہاں وہ میں ہوں بولا کہ تو	مرغ مٹی کے بناتا ہے خوبرو	گفت آری آن منم گفتا که تو	نه ز گل مرغان کنی ای خوبرو
پھونکتا دم اس میں تا زندہ ہو	پس ہوا میں اڑتی ہے وہ اڑ گیا	تو همی بر دمی بر کالبد تا جان شود	در هوا اندر زمان پران شود
بولے ہاں بولا اے روح پاک	جو کہ چاہے تو کرے کس سے ہے باک	گفت آری گفت پس ای روح پاک	هر چه خواهی می‌کنی از کیست باک
جو جہاں میں ایسی برہان ہو	کون ہے جو تیرا بندہ نہ ہو	با چنین برهان که باشد در جهان	که نباشد مر ترا از بندگان
بولے عیسیٰ کہ قسم ہے ذات کی	جو ہے خالق جان و تن کا ابتدا	گفت عیسی که بذات پاک حق	مبدع تن خالق جان در سبق
قسم ذات و صفات پاک کی	کہ فلک اس کے گریبان چاک ہے	حرمت ذات و صفات پاک او	که بود گردون گریبان چاک او
اس فسون اور اسم اعظم کو پڑھا	اندھے اور بہرے پر تو اچھا ہوا	کان فسون و اسم اعظم را که من	بر کر و بر کور خواندم شد حسن
کوہ سنگین پہ جو پس میں نے پڑھا	تو فسون سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا	بر که سنگین بخواندم شد شکاف	خرقه را بدرید بر خود تا بناف
جب پڑھا مردہ پہ زندہ ہو گیا	جب پڑھا لاشے پہ وہ شے بن گیا	بر تن مرده بخواندم گشت حی	بر سر لاشی بخواندم گشت شی
احمق کے دل پہ جب سو جو پڑھا	سیکڑوں بار ہی اثر کچھ نہ ہوا	خواندم آن را بر دل احمق بود	صد هزاران بار و درمانی نشد
وہ بچھی عادت وہ اور پتھر ہوا	ریگ تھا کہ کچھ نہیں اس سے اگا	سنگ خارا گشت و زان خو بر نگشت	ریگ شد کز وی نروید هیچ کشت

اندھا حرص ہے کہ دیکھے ہے بال بال / خلق کے عیب اور ہر کوچہ کو فاش کرے
اگرچہ ڈھونڈھے ہے اسکی ذرہ عیب کو / اپنی بینے دیکھے ہے گرچہ عیب جو
ننگا ڈرتا ہے کہ دامن پھاڑ ڈالینگے / ننگے کا دامن کون پھاڑ سکے
اہل دنیا مفلس اور ڈرپوک ہے / کچھ نہیں ڈرتا ہے چوروں سے
آیا وہ ننگا اور ننگا جاتا ہے / غم سے چور کے جگر خون کھاتا ہے
وقت مرنے کے کہ ہزار نوحہ ہو / جان کو اسکی ہنسی آوے اس ڈر سے
تب غنی جانے کہ نہیں ہے اسکے پاس زر / ذکی بھی جانے کہ تھا بے ہنر
ٹھیکری سے بھرا ہے لڑکے کا دامن / اس پر وہ لرزان ہے جیسے اہل مال
چھینے گر ٹھیکری کوئی رو دیوے / پھر کوئی دیوے اسکو ہنسنے لگے
چونکہ نہیں لڑکے کو دانش / رونا ہنسنا اسکا ہے بے اعتبار
عاریت کو ملک اہل جاہ نے / جانا اور تڑپا وہ جھوٹے مال پر
خواب میں دیکھے کہ میرا مال ہے / ڈرتا ہے کہ چور لیوے مال
جو جگا دیا اسکو خواب سے / پس ہنسی آوے اسے اس خوف سے
یوں ڈرتا ہے عالموں کا جی / علم و عقل جو اس عالم کا ہے
ان عاقلوں کے ہر فنون / کہا ہے قرآن میں لا یعلمون
ہر کوئی ڈرے ہے کسی کی چوری سے / اور خود کو جانے ہے بس عالم بڑا
کہتا ہے کہ وقت ہمارا لیجاتے ہیں / نہیں جانتا ہے کہ فائدہ کا وقت
کہتے ہیں کہ کام ہمارا بگاڑا / اور بیکاری میں خود ہے ڈوبا
ڈرتا ہے کہ مرد دامن بڑا / ایسے ہاتھ سے دامن کیونکر بچاوے
سو ہزار علم جانتا ہے / اپنی جان کو ظالم نہ جانے
خاصیت جانے ہر ایک جوہر کی / اپنے جوہر کے بیان میں ہے گدھا
جانتا ہے میں یجوز و لا یجوز / خود نہ جانے تو یجوزی یا عجوز
یہ روا اور ناروا جانے ولیکن / خود روا یا ناروا ہے دیکھ لے
قیمت ہر سامان کی تو جانے ہے / قیمت اپنی کو نہ جانے ہے خری
جانتا ہے سعد کو اور نحس کو / نہیں دیکھتا نیک ہے یا بد ہے تو

حرص نابینا ست بیند مو بمو / عیب خلقان و بگوید کو بکو
عیب خود یک ذره چشم کور او / می نبیند گرچه هست او عیب جو
عور می ترسد که دامانش برند / دامن مرد برهنه کی درند
مرد دنیا مفلس است و ترسناک / هیچ او را نیست از دزدانش باک
او برهنه آمد و عریان رود / وز غم دزدش جگر خون می شود
وقت مرگش که بود صد نوحه بیش / خنده آید جانش را زین ترس خویش
آن زمان داند غنی کش نیست زر / هم ذکی داند که او بود بی هنر
چون کنار کودکی پر از سفال / کو بر آن لرزان بود چون رب مال
گر ستانی پاره‌ای گریان شود / پاره گر بازش دهی خندان شود
چون نباشد طفل را دانش دثار / گریه و خنده‌اش ندارد اعتبار
محتشم چون عاریت را ملک دید / پس بر آن مال دروغین می طپید
خواب می بیند که او را هست مال / ترسد از دزدی که برباید جوال
چون ز خوابش برجهاند گوش کش / پس ز ترس خویش تسخر آیدش
همچنین لرزانی این عالمان / که بودشان عقل و علم این جهان
از پی این عاقلان ذو فنون / گفت ایزد در نبی لا یعلمون
هر یکی ترسان ز دزدی کسی / خویشتن را علم پندارد بسی
گوید او که روزگارم می برند / خود ندارد روزگار سودمند
گوید از کارم برآوردند خلق / غرق بیکاری است جانش تا به حلق
عور ترسان که منم دامن کشان / چون رهانم دامن از چنگالشان
صد هزاران فضل داند از علوم / جان خود را می نداند آن ظلوم
داند او خاصیت هر جوهری / در بیان جوهر خود چون خری
که همی دانم یجوز و لا یجوز / خود ندانی تو یجوزی یا عجوز
این روا و آن ناروا دانی ولیک / تو روا یا ناروایی بین تو نیک
قیمت هر کاله می دانی که چیست / قیمت خود را ندانی احمقی است
سعدها و نحسها دانسته‌ای / ننگری سعدی تو یا ناشسته‌ای

[illegible]

سارے علموں کی یہ جان ہے دفتر	کہ تو جانے حشر میں ہوں کون میں	جان جمله علمها اینست این	که بدانی من کیم در یوم دین
تو نے اصول دین جانا تو سہی پر	دیکھ اپنی اصل میں کیا ہے بشر	آن اصول دین بدانستی ولیک	بنگر اندر اصل خود گر هست نیک
کل اصول سے بہتر ہے علم اتنا	کہ تو جانے اصل اپنی اے فتی	از اصولینت اصول خویش به	که بدانی اصل خود ای مرد مه

قصه خوشی فخری اہل سبا کا اور ناشکری کرنا انکا

قصه فخری اہل سبا و ناشکری ایشان

اصل ذاتی کی بد تھی وہ اہل سبا	بھاگتے تھے انبیا سے وہ بھلا	اصل شان بد بود آن اہل سبا	می رمیدندی ز اصحاب لقا
[illegible]	ہر طرف تھا ان کو باغ و فراغ	داد شان چندین ضیاع و باغ و راغ	از چپ و از راست از بهر فراغ
[illegible]	[illegible]	بسکه می افتاد از پری ثمار	تنگ می شد معبر ره بر گذار
[illegible]	اور [illegible]	آن نثار میوه ره را می گرفت	از پری میوه رهرو در شگفت
[illegible]	[illegible]	سله بر سر در درختستان شان	پر شدی ناخواست از میوه فشان
[illegible]	[illegible]	باد آن میوه فشاندی پر شدی	پر شدی زان میوه دامنها بسی
[illegible]	اور [illegible]	خوشه آویخته تا زیر آمده	بر سر و روی رونده می زده
[illegible]	[illegible]	مرد گلخن تاب از پری زر	بسته بودی در میان زرین کمر
[illegible]	[illegible]	سگ کلیچه کوفتی در زیر پا	تخمه بودی گرگ صحرا از نوا
[illegible]	[illegible]	گشته آمن شهر و ده از دزد و گرگ	بز نترسیدی هم از گرگ سترگ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	گر بگویم شرح نعمتهای قوم	که زیادت می شد آن یوما فیوم
[illegible]	انبیا [illegible]	مانع آید از سخنهای مهم	انبیا بردند امر فاستقم

آنا [illegible] اہل سبا کو

آمدن پیغمبران حق به نصیحت اہل شهر سبا

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

بخشا سر تو سجدہ کا چاہے شکر وہ	بخشا پا قعدہ کا چاہے شکر وہ
شکر نعمت نعمتیں زیادہ کرے	سیکڑوں گل خار سے پیدا کرے

سر ببخشید شکر خواهد سجده‌ای	پا ببخشید شکر خواهد قعده‌ای
شکر نعمت نعمتت افزون کند	صد هزاران گل ز خاری سر زند

جواب دینا قوم کا انبیا علیہم السلام کو

قوم بولی لے گیا شکر اپنا غول	ہم ہوئے ہیں شکر و نعمت سے ملول
کیا ہے نعمت سے ہماری جان اس طرح	شکر ایسا ہو ہیں کچھ ہم اس سے بنی
نعمت اب یہ ہے محنت ہو گئی	شکر محنت کا بھی کرتا ہے کوئی
ہم عطا سے ایسے پژمردہ ہوئے	کہ نہ طاعت نہ خطا خوش ہو سکے
ہم نہیں چاہتے ہیں نعمت اور باغ	ہم نہیں چاہتے ہیں اسباب فراغ

جواب دادن قوم انبیا علیهم السلام را

قوم گفتند شکر ما را برد غول	ما شدیم از شکر و از نعمت ملول
نعمت ما را شده جان ما ازین	شکر کم گوییم بر گوییم حنین
پیش ما این نعمت آمد محنتی	شکر محنت کس نگفتست ای فتی
ما چنان پژمرده گشتیم از عطا	که نه طاعت ما خوش آید نی خطا
ما نمی‌خواهیم نعمتها و باغ	ما نمی‌خواهیم اسباب و فراغ

جواب دینا انبیا علیہم السلام کا قوم کو

انبیا بولے کہ علت دل میں ہے	جس سے آفت حق شناسی کو لگی
ساری نعمت اس سے بس علت بنی	کھانا بیمار کا کب قوت بنی
چیز خوش جو پاس تیرے آئی گر	ہو گئی ناخوش اور نفع ہو ضرر
ان خوشی جملہ کا ہے دشمن بنا تو	اس سے ناخوش ہو جو کچھ پاتا ہے تو
آشنا اور یار تیرا جو ہوا	وہ حقیر اک تیری نظروں میں ہوا
جو کوئی بیگانہ ہیں تجھ سے وہی	آگے تیرے محترم وہ ہو گیا
یہ بھی اس علت کی ہے تاثیر	زہر اس کا ہو چکا سب خلقت میں ہے
دفع علت جلد کرنا چاہیے	شکر اس سے جدا کرنا چاہیے
جو خوشی آئے تجھے ناخوش کرے	آب حیواں آئے تو آتش ہوئے
کیمیائے رنج و غم ہے وہ صفت	زندگی ہو موت اس سے عاقبت
وہ غذا کہ جس سے ہے دل زندہ ہوا	تیرے تن میں آئے وہ گندہ ہوا
جو ہوا اک ناز سے تیرا شکار	پاس تیرے وہ ہوا اب خوار زار
آشنائی عقل کی جو عقل سے	دوستی ہر دم وفا کی ہو بڑی
آشنائی نفس کی جو نفس سے	ہے یقیں کہ دم بدم ابتر ہو گئے

جواب گفتن انبیا علیهم السلام مر قوم را

انبیا گفتند در دل علتیست	که از آن در حق‌شناسی آفتیست
نعمت از وی جملگی علت شود	طعمه در بیمار کی قوت شود
چند خوش پیش تو آمد ای مصر	جمله ناخوش گشت و صافی‌اش کدر
تو عدوی این خوشیها آمدی	گشت ناخوش هر چه بر وی کف زدی
هر که او شد آشنا و یار تو	شد حقیر و خوار در دیدار تو
هر که او بیگانه باشد با تو هم	پیش تو او بس مه است و محترم
این هم از تاثیر آن بیماریست	زهر او در جمله جفتان ساریست
دفع آن علت بباید کرد زود	که شکر با آن حدث خواهد نمود
هر خوشی کاید به تو ناخوش شود	آب حیوان گر رسد آتش شود
کیمیای مرگ و جسکست آن صفت	مرگ گردد زان حیاتت عاقبت
بس غذایی که ازو دل زنده شد	چون بیامد در تن تو گنده شد
بس عزیزی که بناز اشکار شد	چون شکارت شد بر تو خوار شد
آشنایی عقل با عقل از صفا	چون شود هر دم فزون باشد ولا
آشنایی نفس با هر نفس پست	تو یقین می‌دان که دم دم کمترست

[illegible]

[illegible] وصفائی سے گذرا اسکی مثال ہے فافہم ۱۲ (۲۱۴۳)

تا که نفسش گرد علت می‌تند / معرفت را زود فاسد می‌کند
کیونکہ گرد علت کے نفس کا پھیر ہو / معرفت کو جلد تر فاسد کرے

گر نخواهی دوست را فردا نفیر / دوستی با عاقل و با عقل گیر
کل نہ نفرت دوست سے تو چاہے گر / دوستی تو عقل اور عاقل سے کر

از سموم نفس چون با علتی / هر چه گیری تو مرض را آلتی
نفس کی گرمی سے جو علت ہو / ہر مرض کا آلہ تو جو کچھ کرے

گر بگیری گوهری سنگی شود / ور بگیری مهر دل جنگی شود
گر تو اک گوہر لیوے سنگ ہو / گر محبت دل کی لیوے جنگ ہو

ور بگیری نکتهٔ بکر لطیف / بعد درکت گشت بی‌ذوق و کثیف
گر تو لیوے نکتہ نادر لطیف / ہوا گاہی بے ذوق و کثیف

که من این را بس شنیدم کهنه شد / چیز دیگر گو بجز آن ای عضد
بہت نا میں سنا ہوا ہو گیا / دوسری چیز اور کہو اے عضد

چیز دیگر تازه و نو گفته گیر / باز فردا زو شوی سیر و نفیر
جان کا اوپر ہی دو تو چیز کو / کل کو سیر اور نفرت تجھ کو اس سے ہو

دفع علت کن چو علت خوش شود / هر حدیث کهنه پیشت نو شود
دفع تو علت کر جو علت دور ہو / ہر پرانی بات تجھ کو ہووے نو

تا که از کهنه برآرد برگ نو / بشکفد کهنه برآرد خوشه گو
تا پرانی سے ہو پیدا شاخ نو / شگفتہ اس کہنہ سے ہو خوشہ تو

ما طبیبانیم شاگردان حق / بحر قلزم دید ما را فانفلق
ہم طبیب اور حق کے شاگرد ہیں / پھٹ گیا جب بحر نے دیکھا ہمیں

آن طبیبان طبیعت دیگرند / که به دل از راه نبضی بنگرند
وہ طبیبان طبیعت اور ہیں / نبض سے جو دیکھتے دل کا ہیں

ما به دل بی‌واسطه خوش بنگریم / کز فراست ما به عالی منظریم
دل کو ہم بے واسطہ دیکھیں خوشی / کہ فراست سے نظر عالی ہے یہ

آن طبیبان غذااند و ثمار / جان حیوانی بدیشان استوار
وہ طبیب اب کے غذا اور ثمار / روح حیوانی کہ وہ قائم کریں

ما طبیبان فعالیم و مقال / ملهم ما پرتو نور جلال
ہم طبیب فعل و مقال / اور حق الہام و نیا ہم کو ہے

کاین چنین فعلی ترا نافع بود / وآن چنان فعلی ز ره قاطع بود
اس طرح کا فعل نافع تجھ کو ہے / اور وہ ایسا فعل قاطع راہ ہے

این چنین قولی ترا پیش آورد / وآن چنان قولی ترا نیش آورد
قول ایسا تجھ کو پیش آئے / قول ویسا تجھ کو نیش آئے

گر تو خواهی این گواهی آن ز ما / ...
اور جو خواہی یہ گواہی ...

آن طبیبان را بود بولی دلیل / وین دلیل ما بود وحی جلیل
ان کی دلیل قارورہ ہے / اور دلیل اپنی ہے یہ وحی جلیل

دست مزدی می‌نخواهیم از کسی / دستمزد ما رسد از حق بسی
ہم کسی سے اجرت نہیں چاہتے / ہم کو مزدوری ملے اللہ سے

هین صلا بیماری ناسور را / داروی ما یک به یک رنجور را
آؤ ہم بیمار ناسوری / ایک دوا ہے ہر ایک رنجور کو

معجزه خواستن قوم از رسولان علیهم السلام

معجزہ چاہنا قوم کا پیغمبروں علیہم السلام سے

قوم گفتند ای گروه مدعی / کو گواه علم طب و نافعی
قوم بولی اے گروہ مدعی / اس علم طب کی گواہی تم دو

چون شما بستهٔ همین خواب و خورید / همچو ما باشید در ده می‌چرید
ایسے ہی کھانے سونے میں بند ہو / جیسے ہم ہیں گاؤں میں چرتے ہو

[illegible]

آفتابی در سخن آمد که خیز [illegible]

[illegible]

[illegible]

حکایت خرگوشوں کی کہ ایک خرگوش کو قاصد کر کے ہاتھی کے پاس بھیجا کہ کہو میں ہوں ایلچی چاند آسمان کا سو قاصد جو خرگوش تھا ہاتھی پاس آیا ... سو بھاگ جا چنانچہ کتاب کلیلہ و دمنہ میں آیا ہے

حکایت خرگوشان که خرگوشی را به رسالت پیش پیل فرستادند که بگو که من رسول ماه آسمانم در پیش پیل آمده ام که تو از این چشمه آب ... چنانچه در کتاب کلیله و دمنه آمده

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیان این اصطلاح که [illegible] لا نا الا [illegible]

خاص کر کار خانهٔ الهی [illegible]

در بیان آنکه [illegible] شکل [illegible]

خانه [illegible] کار خانهٔ الهی که [illegible]

[illegible]

پیش مثل لایا جو ابلیس لعین | تا کہ [illegible]
پیش مثل لایا جو قارون [illegible] | تا وہ [illegible]
پیش مثل لایا جو نمرود [illegible] | تا کہ [illegible]
پیش مثل [illegible] قوم عاد [illegible] | تا کہ ریزہ کردی [illegible]
پیش مثل لایا جو [illegible] | تا [illegible]
پیش مثل لایا جو فرعون [illegible] | تا کہ دریا [illegible]
پیش مثل لایا جو [illegible] | تا کہ [illegible]
این مثال او [illegible] | [illegible]

این مثال آورد [illegible] | تا کہ [illegible]
این مثال آورد [illegible] | تا [illegible]
این مثال آورد [illegible] | تا [illegible]
این مثال [illegible] | تا [illegible]
این مثال آورد [illegible] | تا کہ [illegible]
این مثال آورد [illegible] | تا کہ [illegible]
این مثال آورد [illegible] | تا کہ [illegible]
این مثال [illegible] | [illegible]

مثال یعنی بنا قوم نوح کی [illegible]

مثل [illegible] نوح [illegible] کشتی [illegible]

کشتی [illegible] | [illegible]
ایک کتا تھا [illegible] | [illegible]
ایک کتا تھا [illegible] | [illegible]
ایک کتا تھا [illegible] | [illegible]
ایک کتا تھا [illegible] | [illegible]
ایک کتا تھا [illegible] | [illegible]
ایک کتا تھا [illegible] | [illegible]

[illegible] | آن یکی می گفت [illegible]
[illegible] | آن یکی می گفت [illegible]
[illegible] | آن یکی می گفت [illegible]
[illegible] | آن یکی می گفت [illegible]
[illegible] | آن یکی می گفت [illegible]

حکایت [illegible]

[illegible]

[illegible]

پیل خود چه بود که حتی پیل‌ران / کوفتند آن پیلگان را استخوان
آن ضعیف مرغکان با پیل مست داد / پیل را بدرید و پرید و رفت
کیست کو نشنید آن طوفان نوح / یا مصاف لشکر فرعون و روح
روحشان بشکست و اندر آب ریخت / ذره ذره آبشان بر می‌گسیخت
کیست کو نشنید احوال ثمود / و آنکه صرصر عادیان را می‌ربود
چشم باری در چنان پیلان گشا / که بدندی پیل‌کش اندر وغا
آنچنان پیلان و شاهان ظلوم / زیر خشم دل همیشه در رجوم
تا ابد از ظلمتی در ظلمتند / می‌روند و نیست غوثی در نهم
نام نیک و بد مگر نشنیده اید / جمله دیدید و شما نادیده اید
دیده را نادیده می‌آرید لیک / چشم‌شان را واگشاید مرگ نیک
گر همه عالم پر از خورشید و نور / چون روی در ظلمتی مانند گور
بی‌نصیب آیی از آن نور عظیم / بسته روزن باشی از ماه کریم
تو درون چاه رفتستی ز کاخ / چه گنه دارد جهان‌های فراخ
جان که اندر وصف گرگی ماند او / چون ببیند روی یوسف را بگو
لحن داودی به سنگ و که رسید / گوش آن سنگین دلانش کم شنید
آفرین بر عقل و بر انصاف باد / هر زمان والله اعلم بالرشاد

کیا اول ہاتھی ہیں آخر ہے / ہاتھیوں کو کہ ناچیز کر دی
ان ہاتھیوں عاجز ہے / بچارے ہاتھی کہ [illegible]
کون ہے کہ نہ سنا طوفان نوح / یا جنگ لشکر فرعون روح
روح نے توڑا پانی میں کیا / ریزہ ریزہ ان کو پانی نے کیا
کون کہ نہ سنا احوال ثمود / عادیوں کا [illegible] صرصر
کھول [illegible] / مارتے تھے جنگ میں [illegible]
ایسے ہاتھی اور شاہ ظالم کا / خشم دل سے تھے ہمیشہ [illegible]
تا ابد ظلمات [illegible] / جاتے ہیں [illegible]
نام نیک و بد کا شاید سنا / [illegible]
[illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]
چاہ میں آیا [illegible] / کیا گناہ [illegible]
جان [illegible] گرگ [illegible] / [illegible]
سنگ [illegible] داودی سنا / [illegible] سنگدل [illegible]
آفرین [illegible] / ہر [illegible] واللہ اعلم بالرشاد

صد قبول است لاکرا ما یا سبا / صد قبول و [illegible] یا [illegible]
[illegible] / [illegible]
صد قبول هم [illegible] شمس [illegible] / او [illegible] مجازی [illegible]
[illegible] / [illegible]
صد قبول [illegible] / قبل آن یلقوکم بالساحر
[illegible] / [illegible]
صد قبول هم مصابیح الدجی / اکرموهم هم مفاتیح الدجی
[illegible] / [illegible]
صد قبول آن [illegible] / لا اله الا [illegible]
پارسی گوییم [illegible] / [illegible] آن ترک باش [illegible]

[illegible]

بیان معنی حزم و مثال مرد حازم کے

[illegible]

بیان معنی حزم و مثال مرد حازم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تا چنان خدمت کنم احسان کنم	غالب اندر دیده شیطان کنم	ایسے ہم احسان اور خدمت کرین	غالب ہم شیطان کی آنکھ میں
چون خلاصت داد او از امتحان	تا نماند شبهه که بودی همچنان	امتحان سے چھوڑا جب اس نے	ہو سکے پھر ویسے ہی جیسے کہ تھے
چون ترا یار کرد تو فراموش کردیش	جان خود را بسته بیش کردیش	جو کہ چھوڑا تو تم بھولے اسے	[illegible]

حکایت تعهد کردن سگان در زمستان که چون تابستان آید خانه بسازیم از بهر زمستان

حکایت عہد کرنا کتوں کا جاڑے کے دنوں میں کہ جب گرمی آئے [illegible]

سگ زمستان جمع گردد استخوانش	زخم سرما خرد گرداند چنانش	کتا جاڑے میں سمٹ کر ایک گولا	جاڑے کی شدت سے چھوٹا کر دیا
کو بگوید کین قدر تن که منست	خانه‌ای از سنگ باید کردنم	کہتا وہ کہ اس قدر تن جو مرا	[illegible]
چونکه تابستان بیاید من به چنگ	بهر سرما خانه‌ای سازم ز سنگ	[illegible]	[illegible]
چونکه تابستان بیاید از گشاد	استخوانها پهن گردد پوست شاد	[illegible]	[illegible]
زفت گردد پا کشد در سایه‌ای	کاهلی سیری غری خودرایه‌ای	[illegible]	[illegible]
گوید او چون زفت بیند خویش را	در کدامین خانه گنجم ای کیا	[illegible]	[illegible]
گویدش دل خانه‌ای ساز ای عمو	گوید او در خانه کی گنجم بگو	[illegible]	[illegible]
استخوان حرص تو در وقت درد	درهم آید خرد گردد در نورد	[illegible]	[illegible]
گویی از توبه بسازم خانه‌ای	در زمستان باشدم استانه‌ای	[illegible]	[illegible]
چون بشد درد و شدت آن حرص زفت	همچو سگ سودای خانه از تو رفت	[illegible]	[illegible]
شکر نعمت خوشتر از نعمت بود	شکرباره کی سوی نعمت رود	[illegible]	[illegible]
شکر جان نعمت و نعمت چو پوست	ز آنکه شکر آرد ترا تا کوی دوست	[illegible]	[illegible]
نعمت آرد غفلت و شکر انتباه	صید نعمت کن بدام شکر شاه	[illegible]	[illegible]
نعمت شکرت کند پرچشم و میر	تا کنی صد نعمت ایثار فقیر	[illegible]	[illegible]
سیر نوشی از طعام و نقل حق	تا رود از تو شکم‌خواری و دق	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

منع کردن منکران انبیا علیهم السلام را از نصیحت کردن و حجت آوردن ایشان [illegible]

منع کرنا [illegible] کا انبیا علیہم السلام کو نصیحت کرنے سے اور حجت لانا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible] چکیا [illegible] گروہ [illegible]	[illegible] اسی [illegible]
[illegible]	[illegible]	کون تھا [illegible] قاتل [illegible]	قتل عشق [illegible] دل [illegible] کر دیا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	آں [illegible] اپنا کیا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

سالها گفتند زین سان انبیا / ...
گر دوا را این مرض قابل بدی / آخر از دارو ... زائل شدی
سده چون شد آب ناید در گلو / گر خوری دریا رود جای دگر
لاجرم آماس گیرد پشت و پا / تشنگی با آن شکم را نی شفا
انبیا گفتند نومیدی بد است / فضل و رحمتهای باری بی حد است
از چنین محسن نشاید ناامید / دست در فتراک این رحمت زنید

اس مرض کو ... دوا ... / ... ہوتا تو ... انکا سوا
... قابل ... دوا ... ہوتا تو ... / ... ذرا کبھی اس سے کچھ ہوتا اگر
... پانی ... / اگر پئے دریا تو جا ئے اور جا
... گر ... / تشنگی ... ہوتا نہ اسکا ...
انبیا نے یہ کہا نومیدی ... / فضل و رحمت ہے خدا کی بے حد
... / اور پکڑ رحمت کی اس فتراک کو

باز جواب انبیا علیهم السلام مر ...

... انبیا ... / ... اہل ... کا جواب ... کہ

ای بسا کارا که اول صعب گشت / بعد از آن بگشاده شد سختی گذشت
بعد نومیدی بسی امیدهاست / از پس ظلمت بسی خورشیدهاست
خود گرفتم که شما سنگین شدید / قفلها بر گوش و بر دل بر زدید
هیچ ما را با قبولی کار نیست / کار ما تسلیم و فرمان کردنیست
او بفرمودست ما این بندگی / نیست ما را از خود این گویندگی
جان برای امر او داریم ما / گر به ریگی گوید او کاریم ما
امر حق را ما گرویم ای سبا / تا رساندیم این رسالت با شما
غیر حق جان نبی را یار نیست / با قبول و رد خلقش کار نیست
مزد تبلیغ رسالاتش از اوست / زشت و دشمن رو شدیم از بهر دوست
ما بدین ره گر ملولی نیستیم / تا بهر جایی که ره بر جا نیستیم
دل فرو بستن و ملول آن کس بود / کز فراق یار در محبس بود
دلبر و مطلوب با ما حاضرست / در نثار رحمتش جان شاکرست
در دل ما لاله زار و گلشنیست / پیری و پژمردگی را راه نیست
دایما تر و جوانیم و لطیف / تازه و شیرین و خندان و ظریف
پیش ما صد سال و یک ساعت یکیست / که دراز و کوته از ما منفکیست
آن دراز و کوتهی در جسمهاست / خود دراز و کوته اندر جان کجاست
سیصد و نه سال آن اصحاب کهف / پیششان یک روز بی اندوه و لهف

... / ... مشکل ... نہ رکھو
... ظلمت ... / ... ہیں ...
... / قفل اپنے کان اور دل پر دیے
... / حکم کی تعمیل ہے تو کام ہے
... / ہم ... یہ جو کچھ کہی
... / ریگ میں گر کہو ... تو بوئیں ہم
... / ... رسالت ... پہنچائی ...
... جان نبی کا ... / خلق کی مقبولی ... کار
اس رسالت کا ... / یار کے ہم واسطے دشمن ہوئے
... / دور ... کے ...
وہ ملول اور ... / جو فراق یار میں زندان ... ہو
دلبر و مطلوب ... اس ... / شکر اسکی رحمتوں کا جان کرے
... گلشن ... / پیری و پژمردگی کب ...
ہم سدا تر ... / اور شیریں اور خنداں اور ظریف
... / کہ دراز و کوتہ ... جدا
... دراز و کوتہ ... / خود دراز و کوتہ اندر جان کے
... / ان صحابۂ کہف کو اک روز ...

دولتی نه خود شان یکروزه هم	کی بود تن باز آمد ارواح از عدم
چون نباشد روز و شب یا ماه و سال	کی بود سیری و پیری و ملال
در گلستان عدم چون بیخودیست	مستی از سغراق لطف ایزدیست
لم یذق لم یدر هر کس کو نخورد	کی بوهم آرد جعل انفاس ورد
نیست موهوم ار بدی موهوم آن	همچو موهومان شدی معدوم آن
دوزخ اندر وهم چون آرد بهشت	هیچ تابد روی خوب از خوک زشت
هین گلوی خود مبر هان ای مهان	این چنین لقمه رسیده تا دهان
راههای صعب پایان برده‌ایم	ره بر اهل خویش آسان کرده‌ایم
هین مکن ... از انجم سعد راه	زانکه در ظلمات در پرید ...
مصر را گشت پیر و باز رست	از عذاب نار و در جنت نشست
وانکه گفتید از شقاوت بیره‌ها	در عذاب چاه و دالان شد تباه

اس ... تھی ... اگر ... کیا	... چین آتی جان کا ...
رات دن ہو جو نہ سال و ماہ کو	کب ملال اور پیری اور سیری کو
جو ہے بستان عدم میں بیخودی	لطف حق کے جام کی ...
لم یذق لم یدر جس نے نہ چکھا	کب جعل اس پھول کی بو پا سکا
[illegible]	[illegible]
دوزخ ... [illegible]	[illegible]
مت گلا کاٹو ...	[illegible]
سخت رہ کو ہم نے آسان کر دیا	سہل اپنی اہل پر اسکو کیا
دوستان حق سے ...	... چاہ اور ظلمت ...
[illegible]	... دوزخ سے ... جنت ...
[illegible]	وہ عذاب چاہ و دالان ...

مکرر کردن قوم اعتراض خود را بر انبیا علیهم السلام

دوبارہ کرنا قوم کا اعتراض جو کہا انبیا علیہم السلام نے

قوم گفتند ار شما سعد خودید	نحس مایید و ضدید و مرتدید
جان ما فارغ بد از اندیشه‌ها	در غم افکندید ما را و عنا
ذوق جمعیت که بود و اتفاق	شد ز فال زشتتان صد افتراق
طوطی نقل و شکر بودیم ما	مرغ مرگ اندیش گشتیم از شما
هر کجا افسانهٔ غم گستریست	هر کجا آوازهٔ مستنکریست
هر کجا اندر جهان فال بدیست	هر کجا مسخی نکالی ماحقیست
در مثال قصه و فال شماست	در غم انگیزی شما را مشتهاست

قوم بولی نیک ہو اپنے لئے	نحس ہو ہم پر ...
جان ہمارا فارغ اندیشہ ...	[illegible]
ذوق جمعیت کہ تھا اور اتفاق	فال بد سے ہو گیا ...
[illegible]	مرغ مرگ اندیش ...
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

باز گفتن انبیا علیهم السلام ایشان را

پھر جواب دینا انبیا علیہم السلام کا انکو

انبیا گفتند فال زشت و بد	از میان جانتان دارد مدد
گر تو جای خفته باشی با خطر	اژدها در قصد تو آید ز سر
مهربانی مر ترا آگاه کرد	که بجه زود ار نه اژدرهات خورد

انبیا بولے کہ فال زشت و بد	جان سے تمہاری ہے پاتا مدد
پر خطر جا میں اگر سوتا ہے تو	اژدہا اک آوے تیری قصد کو
ایک مشفق نے ... اگر کہا	اٹھ تو بھاگ اب ... اژدہا

تو کہیگا فال بد تو کیون [illegible]

فال [illegible]

[illegible]

اگر [illegible]

تو کہیگا فال بد کیون [illegible]

اگر [illegible]

کیونکہ [illegible] اچھا نہین [illegible]

[illegible]

کافران کارند در نعمت جفا / باز در دوزخ نداشان ربنا
که لئیمان در جفا صافی شوند / چون وفا بینند خود جافی شوند

کرتے ہیں کفار نعمت میں جفا / پھر پکارا دوزخ میں انکی ربنا
ہوں لئیم اسی صاف جب دیکھیں جفا / اور ظالم تر ہوں جب دیکھیں وفا

حکمت دیگر فزیدن دوزخ و زندان جهان
در جهان تا مسجد منکران گردد که ایشان طوعا نکردیا

حکمت پیدا کرنے میں دوزخ کے اس جہاں میں اور زندانوں کی
اس جہاں میں تا عبادتگاہ منکروں کی ہو کہ انہوں نے طوعا نہ کریگا

مسجد طاعاتشان پس دوزخ است / پای بند مرغ بیگانه فخ است
هست زندان صومعهٔ دزد و لئیم / کاندرو ذاکر شود حق را مقیم
چون عبادت بود مقصود از بشر / شد عبادتگاه گردنکش سقر
آدمی را هست در هر کار دست / لیک ازو مقصود این خدمت بدست
ما خلقت الجن و الانس این بخوان / جز عبادت نیست مقصود از جهان
گرچه مقصود از کتاب آن فن بود / گر تواش بالش کنی هم می‌شود
لیک ازو مقصود این بالش نبود / علم بود و دانش و ارشاد و سود
گر تو میخی ساختی شمشیر را / برگزیدی بر ظفر ادبیر را
گرچه مقصود از بشر علم و هدیست / لیک هر یک آدمی را معبدیست
معبد مرد کریم اکرمته / معبد مرد لئیم اسقمته
مر لئیمان را بزن تا سر نهند / مر کریمان را بده تا بر دهند
لاجرم حق هر دو مسجد آفرید / دوزخ آنها را و اینها را مزید

دوزخ انکی مسجد طاعات ہے / پاسے بندی مرغ کی پھندا ہے
ہے عبادتگاہ زندان چور کی / کہ کرے اس میں وہ حق کی بندگی
جو عبادت تھی غرض انسان کی / ہوئی عبادتگہ سقر کفار کے
اختیار انسان کو ہے ہر کام میں / پر غرض اس سے یہی طاعات ہیں
ما خلقت الجن والانس اسے پڑھو / جز عبادت کی غرض عالم سے ہو
جو کتاب ہے غرض اس فن کا ہے / گر کرے تکیہ تو اسکو ہو سکے
پر غرض انکی نہ اس تکیہ سے تھی / علم کی تھی اور غرض ارشاد کی
میخ تو نے گر کیا تلوار کو / ترک ظفر پہ لیا ادبار کو
گرچہ انسان سے غرض علم و ہدیٰ / پر ہر ایک انسان کا ہے معبد جدا
ہے عبادت معبد مرد کریم / ہے شقاوت معبد مرد لئیم
دے لئیموں کو سزا تا کہ جھکیں / دے کریموں کو سخا تا دیں ثمر
اسلئے ناچار دونوں مسجدیں / دوزخ انکو وانکو جنت دیں

بیان آنکه حق تعالی صورت ملوک را سبب مسخر کردن جباران که مسخر حق نیند ساخت چنانکه موسی علیه السلام باب صغیر ساخت بر بیت المقدس جهت رکوع جباران بنی اسرائیل که در آمدن فروتنی کنند کما قال ادخلوا الباب سجدا و قولوا حطة الی آخره

بیان اس بات کا کہ حق تعالی نے صورت بادشاہوں کی واسطے مطیع کرنے سرکشوں کے کہ مطیع حق کے نہیں ہیں بنائی جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام نے دروازہ چھوٹا بیت المقدس کا بنایا واسطے رکوع کے بنی اسرائیل کے کہ تا وہ انکو جھکو کر ادخلوا الباب سجدا و قولوا حطة الی آخرہ

قدس کا در تنگ موسیٰ نے کیا — سر جھکے تا کہ گمراہ قوم کا
کیونکہ وہ سرکش تھے اور گردن فراز — دوزخ انکی تنگ در ہے اور نیاز
بس ہے یہی گوشت سے اللہ نے — تنگ دروازہ بنا ہے شاہ کی
اہل دنیا انکو تا سجدہ کریں — دشمنی تو سجدہ حق سے رکھیں
انکی محرابوں کو سرگین دان کیا — نام رکھا شاہ اس محراب کا
کم نہیں لائق [illegible] درگاہ کی — نقشہائے پاک اور تم خالی ہو
ان سگوں کے آگے یہ عاجز خر — شیر گیری کار انکا گر [illegible]
ہے وہ گربہ موش خو کی کوتوال — شیر سے وہ موش کو کب ہو ملال
ان سگان حق سے [illegible] — [illegible]
رب اعلیٰ ہے [illegible] — رب ادنیٰ [illegible]
موش [illegible] — [illegible]
[illegible] — کہہ خداوند جہان شاہان کو
[illegible] — شاہ [illegible]
اس یہ حال ہوا [illegible] کریم — تو لئیموں کو [illegible] لئیم
جو لئیم نفس پہ احسان کرے — جوں لئیم آخر کو وہ کفران کرے
اہل محنت اس سبب شاکر ہوئے — اہل نعمت [illegible]
بس ہوا طاغی سحر زرین قبا — بس ہے شاکر خستہ دل کو [illegible]
شکر کب ہوتا ہے ملک و مال سے — شکر ہو تا رنج اور اشکال سے

ساخت موسی قدس در باب صغیر — تا فرود آرند سر قوم زحیر
زانکه جباران بدند و سرفراز — دوزخ آن باب صغیر است و نیاز
آنچنانکه حق ز لحم و استخوان — از شهان باب صغیری ساخته
اهل دنیا سجده ایشان کنند — چونکه سجده کبریا را دشمن‌اند
ساخته سرگین دانی محرابشان — نام آن محراب میر و پهلوان
لایق این حضرت پاکی نه‌اند — [illegible]
آن سگان را این خران خاضع شده — شیرگیر کار ست [illegible]
گربه باشد شحنه هر موش خو — موش کی بود تا ز شیران ترسد او
خوف ایشان از کلاب حق بود — خوفشان کی ز آفتاب حق بود
رب الاعلی است در قرآن بیان — رب ادنی در خور این ابلهان
موش کی ترسد ز شیران مصاف — بلکه آن آهو دگان [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
حال آن آمد که بد کن ای کریم — با لئیمان تا نهد گردن لئیم
با لئیم نفس چون احسان کند — چون لئیم آن نفس بد کفران کند
زین سبب بد که اهل محنت شاکرند — اهل نعمت طاغی‌اند و ماکرند
هست طاغی بصری زرین قبا — هست مضطر شاکر خسته عبا
شکر کی روید ز املاک و نعم — شکر می‌روید ز بلوی و سقم

قصہ شوق صوفی کا خالی دسترخوان کے واسطے

در قصه عشق صوفی بر سفره تهی از خورش

صوفی کو کھونٹی پر دسترخوان دکھا — ناچنا اور اپنے کپڑے پھاڑتا
کہتا یہ سامان ہے بے سامان کا — قحط کی اور درد کی ہے یہ دوا
درد و شور اسکا ہوا جب بے شمار — جو کہ صوفی تھا ہو وہ اسکا یار
[illegible] — [illegible]
بس کہا صوفی سے اک نادان نے — خالی روٹی سے یہ دسترخوان ہے

صوفیی بر میخ روزی سفره دید — چرخ می‌زد جامه‌ها را می‌درید
بانگ می‌زد نک نوای بی‌نوا — قحط‌ها و دردها را نک دوا
چونکه دود و شور او بسیار شد — هر که صوفی بود با او یار شد
کخ کخی و هایهویی می‌زدند — تا که چندی مست و بیخود می‌شدند
بوالفضولی گفت صوفی را که چیست — سفره آویخته از نان تهیست

[illegible]

کیوں لا جا جا نقش بے معنی ہو تو	نہ ہے عاشق بے خبر اپنے سے تو
عشق نان بن نان غذا عاشق کی ہے	نہ ہے ہستی کی سب بھلا صادق کی ہے
عاشقوں کو تن سے پیشہ ہوتا ہے کام	عاشقوں کو سود بے پونجی تمام
پنچتن اور دیگر ہو عالم اُسے ہے پرین	[illegible]
[illegible]	[illegible]
جو عدم میں عاشقان خیمہ کیے	[illegible]
ذوق کھانے کا نہ جانے شیرخوار	اور پری کو غذا ہے بو [illegible]
پائے کب بو آدمی بو اُسکی ہے	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
ہو گلستان نار ابراہیم کے	ہو وہی نمرود کے آفات سے
اور سمندر کو ہے آتش خانہ گھر	[illegible]
عاشقوں پر درد و غم حلوا ہے	[illegible]

گفت [illegible]	بیخبر از خویش [illegible]
عشق نان بی نان غذای عاشق است	بند هستی نیست هر کو صادق است
عاشقان را کار نبود با وجود	عاشقان را هست بی سرمایه سود
بال نی و گرد عالم می‌پرند	دست نی و گو ز میدان می‌برند
آن فقیری کو ز معنی بوی یافت	دست ببریده همی زنبیل بافت
عاشقان اندر عدم خیمه زدند	چون عدم یک‌رنگ و نفس واحدند
شیرخواره کی شناسد ذوق لوت	مر پری را بوی باشد لوت و پوت
آدمی کی بو برد از بوی او	چونکه خوی او ندارد خوی او
[illegible]	آب باشد [illegible]
چاه باشد [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
گلستان باشد براهیم را نار	لیک بر نمرود باشد زهر مار
بر سمندر باشد آتش خانه‌اش	[illegible]
نزد عاشق درد و غم حلوا بود	[illegible]

خاص ہونا یعقوب علیہ السلام کا جام عشق [illegible]
بیچ رخ یوسف علیہ السلام سے اور پانا حضرت کو [illegible]
[illegible]

مخصوص بودن یعقوب علیه السلام [illegible]
از روی یوسف علیه السلام [illegible]
[illegible]

جو رخ یوسف کو کیں یعقوب نے	دیکھا اور پایا [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

آنچه یعقوب از رخ یوسف بدید	خاص او بد آن به اخوان کی رسید
این ز عشقش خویش در چه می‌کند	وآن بکین از بهر او چه می‌کند
سفرهٔ او پیش این از نان تهی	پیش یعقوب است پر کز مشتهی
روی ناشسته نبیند روی حور	لا صلاة گفت الا بالطهور
عشق باشد لوت و پوت جان‌ها	جوع ازین روی است قوت جان‌ها

[illegible]

[illegible]

حکایت ... [illegible]

[illegible]

حکایت ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] انبیا علیهم السلام [illegible]

[illegible] قوله تعالی حتی اذا استیأس الرسل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حکایت [illegible]

[illegible]

قصہ فریاد کرنے [illegible] رسول علیہ السلام [illegible]

[illegible] پانی [illegible] پیاس [illegible]

[illegible]

151

[illegible]

معجزہ [illegible] اور [illegible] پیغمبر [illegible]

ایک جنگل میں عرب کا اک گروہ | قحط باراں سے تھا تشنہ آب جو

اس بیاباں میں [illegible] اک قافلہ | تشنگی [illegible]

[illegible] امان فریاد رس [illegible] | مصطفیٰ آئے [illegible]

دیکھا دور [illegible] | [illegible]

آنکھ [illegible] | [illegible]

حکم [illegible] | [illegible]

اور [illegible] اک مشک [illegible] | [illegible]

اس شتربان [illegible] | [illegible]

سمت [illegible] | [illegible]

اور [illegible] حبشی غلام اک جا [illegible] | مشک پانی کی بھری [illegible]

پس کہا اس کو بلاتے ہیں تجھے | اس طرف فخر بشر خیر الوریٰ

بولا میں جانتا وہ کون ہے | بولا وہ خورشید [illegible]

سید و سرور محمد نور جاں | [illegible]

[illegible] تعریف کی انکی [illegible] | بولا وہ [illegible] ساحر [illegible]

[illegible] گروہ [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible] پانی [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

جوش [illegible] پانی [illegible] | وہ [illegible] پانی [illegible]

[illegible] بارکشہای ایشان [illegible]

اندر آن وادی گروه [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ال علاوہ اس علم سحاب کے | آپ کو کون لایا غیب سے
جو شخص سحاب بازلی ہے دیکھے | جہل ہے سحاب کا [illegible]
اور سبب جو لاتا سحاب ہے | [illegible]
ہوگئے سحاب سب [illegible] | [illegible]
[illegible] کہ جانتے تو | [illegible]
اور لا [illegible] شیرا ہو | [illegible]
وہ [illegible] دوا شیرا کا | [illegible]
پرندہ وہ دیکھوں میں اور حیرت کروں | [illegible]
عقد [illegible] دیکھوں میں کرتا ہوں [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
کرو یار و [illegible] مشکل [illegible] | [illegible]

اس غلام کو [illegible] پرنا [illegible] | [illegible]
[illegible] اور [illegible] اس غلام [illegible] | [illegible]

ای غلام [illegible] | [illegible]
عاشقی [illegible] | [illegible]
دیکھا [illegible] چشمہ [illegible] | [illegible]
اس [illegible] چشمہ [illegible] | [illegible]
چشم [illegible] اگر [illegible] | [illegible]
ہاتھ پاؤں [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گرچه از شیرین من [illegible]

فارغ از رنگ و ز ارکان ما

رنگ هم رنگ شد ولیکن جان پاک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... رسول اللہ علیہ السلام

... رسول اللہ علیہ السلام

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول علیه السلام [illegible]

[illegible] سیاه افتادن

[illegible]

[illegible]

لاجرم کرمنا شد آدم ز اختیار — نیم زنبور عسل شد نیم مار
مومنان کان عسل زنبور وار — کافران خود کان زہری ہمچو مار
زانکہ مومن خورد بگزیدہ نبات — تا چو نحلی گشت ریق او حیات
باز کافر خورد شربت از صدید — ہم ز قوتش زہر شد در وی پدید
اہل الہام خدا عین الحیات — اہل تسویل ہوا سم الممات
در جہان این مدح و شاباش و زہی — ز اختیار است و حفاظ و آگہی
جملہ رندان چونکہ در زندان بوند — متقی و زاہد و حق خوان شوند
چونکہ قدرت رفت کاسد شد عمل — ہین کہ تا سرمایہ نستاند اجل
قدرتت سرمایہ سود است ہین — وقت قدرت را نگہ دار و ببین
آدمی بر خنگ کرمنا سوار — در کف درکش عنان اختیار
باز موسی داد پندش او بمہر — کہ مرادت زرد خواہد کرد چہر
ترک این سودا بگو وز حق بترس — دیو دادستت برای مکر درس
این برو و در رو خود کم طلب — تا این مراد [illegible]
گفت باری نطق سگ کو بر در است — نطق مرغ خانگی کاہل پر است

جو ہوا کرمنا آدم ز اختیار — آدھا ہو زنبور شہد آدھا ہو مار
کان عسل شہد کے زنبور وار — کان کا فر زہر کے مانند مار
کھاتی ہے مومن جو ہے بہتر نبات — تھوک جوں زنبور ہوا آب حیات
کھایا جو کافر نے گندہ آب — قوت اسکا زہر کہ ورد ہے
اہل الہام خدا چشمۂ حیات — اہل تاویل ہوا ہے سم ممات
یہ جہاں کی مدح اور شاباش ہے — اختیار و حق سے ہی اور آگہی
جاتے ہیں جب رند سب زندان میں — متقی و زاہد و حق ہوتے ہیں
ہو گئی قدرت ہوا کھوٹا عمل — تا نہ پونجی میری لیجاوے اجل
فائدہ کی پونجی قدرت ہے تری — وقت قدرت کو نگہ رکھ او غنی
اسپ کرمنا پہ انسان ہے سوار — رکھ درکف اسکا عنان اختیار
نصیحت اسکو موسی نے کری — زرد وہ کر دے تمنا یہ تیری
حق سے ڈر اور چھوڑ اس کو تو — وسوسہ شیطان نے دیا انسان کو
[illegible] — یہ تمنا بیچ میں ڈالے تجھے
بولا کتے کی زبان بتلا مجھے — مرغ خانہ کی زبان سکھلا مجھے

قانع شدن آن طالب بتعلیم زبان مرغ خانگی و سگ و اجابت کردن موسی علیہ السلام او را

قناعت کرنا اس طالب کا تعلیم زبان مرغ خانگی و سگ پر اور قبول کرنا موسی علیہ السلام کا اسکو

گفت موسی ہین تو دانی رو رسید — نطق این ہر دو شود بر تو پدید
بامدادان از برای امتحان — ایستاد او منتظر بر آستان
خادمہ سفرہ بیفشاند و فتاد — پارۂ نان بیات آثار زاد
در ربود آن را خروسی چون گرو — گفت سگ کردی تو بر ما ظلم رو
دانۂ گندم توانی خورد و من — عاجزم در دانہ خوردن در وطن
گندم و جو را و باقی حبوب — تو توانی خورد و من نی ای طروب
این لب نانی کہ قسم ماست آن — می‌ربایی این قدر را از سگان

بولے موسی اب تجھکو آجائیگی — یہ زبان دونوں کی ظاہر ہو گئی
صبح کو وہ امتحان کے واسطے — منتظر در پہ کھڑا خود آن کے
خادمہ نے جھاڑا دستر خوان کو — ٹکڑے روٹی کے گرے کل باسی جو
مرغ نے ٹکڑا وہ جھٹ لے لیا — بولا کتا ظلم یہ تو نے کیا
تو ادس کھا لیگا دانہ گیہوں کے — اور میں عاجز ہوں کھانے گیہوں کا
گیہوں اور جو اور باقی دانے سب — کھا سکے تو اور نہ میں اے بلا و بے
ٹکڑا روٹی کا یہ قسمت میں — جبکہ تو لے گیا بس یہی کار ہے

جواب خروس سگ را

جواب دینا مرغ کا کتے کو

[illegible]

پیران ... مولوی معنوی

[illegible]

مرغ بولا صبر کر اور غم نہ کھا | کہ عوض بہتر دے حق اسکے سوا
گھوڑا اس خواجہ کا کل مر جائیگا | سیر ہو کر کھائیو تو خوب سا
عید کتوں کو ہو مرنا اسپ کا | کیونکہ بے کوشش کے کھانا پائیگا
گھوڑا بیچا مرد نے جو یہ سنا | مرغ بس شرمندہ کتے سے ہوا
دوسرے دن روٹی لی پھر مرغ نے | کتا چیخا بولا کہ بولا مرغ سے
اے فریبی مرغ جھوٹ اسقدر | ہے تو ظالم اور جھوٹا بیشتر
ہاں کہاں جو گھوڑا مرنے کا کہا | تو بخت سے اندھا اور محروم ہوا
باخبر اس مرغ نے اس سے کہا | گھوڑا اسکا مر گیا پس اور جا
جا بجا اس نے بیچ ڈالا اسپ وہ | وہ زیاں اپنا دیا ہے اور کو
لیکن اسکا اونٹ کل مر جائیگا | ہوئی نعمت خاص کتوں کو بھلا
جلد بیچا اونٹ اوس حریص جا | غم سے اس نقصان کے رستہ ہوا
تیسرے دن کتا بولا مرغ سے | اب کہو ڈھول نقارے بن کے
کب تلک کہو گے دروغ اے بے فروغ | تو ہے اک اہل دروغ
بولا اسنے اونٹ بیچا جلد یاں | پر غلام اسکا کل مر جائیگا
جو غلام اسکا مرے تو روٹیاں | دینگے کتوں کو اہل خاندان
یہ سنا تو بیچا اپنا وہ غلام | بس ہوا نقصان سے فارغ تمام
شکر کرتا اور خوشی ہوتا کہ میں | تین صدموں سے بچا اس وقت میں
سیکھی جب سے مرغ و کتے کی زبان | بد قضا کی آنکھ میں نے کی نہاں

آن خروسش گفت تن زن غم مخور | که عوض بدهد خدا زینت دگر
اسپ این خواجه سقط خواهد شدن | روز فردا سیر خور کم کن حزن
مرگ اسپ آمد سگان را عید باد | روزی وافر بود بی جهد و کد
اسپ را بفروخت چون بشنید مرد | پیش سگ شرمنده گشت آن مرغ زرد
روز دیگر همچنان نان را ربود | آن خروس و سگ بر او لب برگشود
کای خروس عشوه‌ده چند این دروغ | ظالمی و کاذبی و بی فروغ
اسپ کش گفتی سقط گردد کجاست | کور اختر گوی و محرومی ز راست
گفت او را آن خروس با خبر | که سقط شد اسپ او جای دگر
اسپ را بفروخت و جست او از زیان | آن زیان انداخت او بر دیگران
لیک فردا استرش گردد سقط | هر سگان را بس بود آن خوش نشاط
زود استر را فروشید آن حریص | یافت از غم و زیان آن دم محیص
روز ثالث گفت سگ با آن خروس | ای امیر کاذبان با طبل و کوس
تا بکی گویی دروغ ای بی فروغ | وه چه کاذب مرغکی ای بی فروغ
گفت او بفروخت استر را شتاب | لیک فردا اش غلام آید مصاب
چون غلام او بمیرد نوحه ها | بر سگان و خواهنده ریزد قرصها
این شنید و آن غلامش را فروخت | رست از خسران و رخ را برفروخت
شکرها می کرد و شادیها که من | رستم از سه واقعه اندر زمن
تا زبان مرغ و سگ آموختم | دیدهٔ سوء القضا را دوختم

شرمندہ ہونا مرغ کا آگے کتے کے بسبب جھوٹ ہونے تین وعدوں کے

خجل شدن آن خروس پیش سگ به سبب دروغ شدن سه وعده

دوسرے دن بولا وہ کتا کہ ہاں | مرغ بیہودہ گو کل ہو دن کہاں
کب تلک جھوٹ بکے آخر ترا | آشیان سے ... جھوٹ اور اڑا
بولا حاشا میں نہیں اس جنس سے | جو بکے ہم جھوٹ ہم کب ... سے
جوں مؤذن مرغ ہیں ہم راستگو | ہیں رقیب آفتاب و وقت جو
پاسبان خورشید کے ہم ہیں ... | گرچہ بادیں ہم کو اوندھا طشت میں

روز دیگر آن سگ محروم گفت | کای خروس ژاژخا کو طاق و جفت
چند چند آخر دروغ و مکر تو | خود نپرد جز دروغ از وکر تو
گفت حاشا از من و از جنس من | که بگردیم از دروغ ممتحن
ما خروسان چون مؤذن راستگو | هم رقیب آفتاب و وقت جو
پاسبان آفتابیم از درون | گر کنی بالای ما طشتی نگون

[illegible]

پاسبان آفتاب اند اولیا	در بشر واقف ز اسرار خدا	پاسبان صبح کے ہیں اولیا	ہیں بشر میں جانتے بھید خدا
اصل ما را حق پی بانگ نماز	داد هدیه آدمی را در جهاز	ہم کو ہدیہ ہے واسطے بانگ نماز	تحفہ انسان کو دیا از بہر جہاز
گر بنا هنگام سهوا مان رود	در اذان آن مقتل ما می‌شود	ہم سے گر بے وقت ہو جاوے اذان	سہو سے تو قتل کر دیں ہم کو ان
گفت نا هنگام حی علی الفلاح	خون ما را می‌کند خوار و مباح	بولنا بے ہنگام حی علی الفلاح	خون ہمارا کرتا ہے خوار و مباح
آنکه معصوم آمد و پاک از غلط	و آن خروس جان وحی آمد فقط	جو کہ معصوم اور غلط سے پاک ہے	وحی جان کا مرغ وہ بیباک ہے
آن غلامش مرد پیش مشتری	شد زیان مشتری آن یکسری	مشتری کے پاس جا کر وہ غلام	مر گیا نقصان ہوا اسکا تمام
او گریزانید مالش را ولیک	خون خود را ریخت اندر یاب نیک	مال اپنے کو بچایا اوس نے پر	کشتہ اپنے کو کیا ہے نفع پر
یک زیان دفع زیانها می‌شدی	جسم و مال ماست جانها را فدی	ایک نقصان دفع نقصانوں کا	اپنی جان پر مال و تن قربان کر
پیش شاهان در سیاست گستری	می‌دهی تو مال و سر را می‌خری	بادشاہوں کی سیاست میں تو	مال دیکر چھوڑاتا ہے جان کو
اعجمی چون گشته اندر قضا	می‌گریزانی ز داور مال را	کیوں قضا میں ہوا نادان بنا	مال کو دور سے رکھتا ہے بچا

خبر دادن خروس از مرگ خواجه		**خبر دینا مرغ کا مرگ خواجه سے**	
لیک فردا خواهد او مردن یقین	گاو خواهد کشت وارث در حنین	یہ مریگا ذرا کل کو یقین	گاؤ اوس کی ہم میں بٹیگی وارثین
صاحب خانه بخواهد مرد و رفت	روز فردا نک رسیدت لوت زفت	صاحب خانہ ہی کل مر جائیگا	اور بہت کھانا یہاں پر آئیگا
پاره‌های نان و لالنگ و طعام	در میان کوی یابد خاص و عام	پارہ نان اور کھانا اور طعام	ہر گلی کوچہ میں پائیں خاص و عام
گاو قربانی و نانهای تنک	بر سگان و سائلان ریزد سبک	گاؤ قربانی خمیری نان بھی	[illegible] اور سائلوں [illegible]
مرگ اسپ و اشتر و مرگ غلام	بد قضا گردان این مغرور خام	مرگ گھوڑا اوشتر اور مرگ غلام	تھی قضا اک [illegible] خام
از زیان مال و درد آن گریخت	مال افزون کرد و خون خویش ریخت	مال کے نقصان سے [illegible]	مال کو زیادہ کیا جان کو دیا
این ریاضتهای درویشان چراست	کان بلا بر تن بقای جانهاست	[illegible]	کہ بلا تن پر ہے جان باقی رہے
تا بقای خود نیابد سالکی	چون کند تن را سقیم و هالکی	[illegible]	[illegible]
دست کی جنبد به ایثار و عمل	تا نبیند داده را جانش بدل	[illegible]	[illegible]
آنکه بدهد بی امید سودها	آن خدایست آن خدایست آن خدا	[illegible]	[illegible]
یا ولی حق که خوی حق گرفت	نور گشت و تابش مطلق گرفت	یا ولی اللہ کہ [illegible]	نور ہو کر [illegible] مطلق کی لے
کو غنی است و جز او جمله فقیر	کی فقیری بی عوض گوید که گیر	[illegible]	[illegible]
تا نبیند کودکی که سیب هست	او پیاز گنده را ندهد ز دست	[illegible]	[illegible]

سب بازاری غرض کا ہے سلام | پہنچنے دکان پر غرض کے واسطے
عمدہ وہ سامان کو بتلاتے ہیں | اور دل سے غرض و طمع رکھتے ہیں
ایک سلام الگ تو سنتا ہے مرد دیں | کہ جو وہ آخر کو پکڑے نہ آستین
نہ سنا بے طمع سلام خاص و عام | بے طمع کے اے برادر والسلام
جز سلام حق آدمی کو ڈھونڈھ تو | گھر بگھر اور جا بجا اور کو بکو
آدمی کے منہ سے جو ہے خوش کلام | سنی پیام حق سنا اور سنی سلام
باقیوں کا یہ سلام امید پہ | سنتا ہوں میں دل میں خوشتر جان سے
کہ سلام انکا سلام حق ہوا | آگ ہے جو دودمان انکا جلا
خود سے مردہ اور زندہ حق سے ہے | اس لئے راز حق کے انکے لب میں ہیں
تن پاتا ہے ریاضت سے زندگی | رنج تن ہے جان کو پایندگی
کان رکھتا تھا وہ لعین مرد خبیث | مرغ سے سنتا تھا اپنی یہ حدیث

این بهانه مر ایشان را عرض | بهر کالا نشسته بهر غرض
صد متاع خوب عرضه می‌کنند | واندرون دل طمع‌ها می‌تنند
یک سلامی نشنوی ای مرد دین | که نگیرد آخرش آن آستین
بی‌طمع نشنیده‌ام از خاص و عام | من سلامی ای برادر والسلام
جز سلام حق هین آن را بجو | خانه خانه جا بجا و کو بکو
از دهان آدمی خوش‌مشام | هم پیام حق شنیدم هم سلام
وین سلام باقیان بر بوی آن | من همی نوشم به دل خوشتر ز جان
زان سلام او سلام حق شده است | کآتش اندر دودمان خود زده است
مرده است از خود شده زنده به رب | زان بود اسرار حقش در دو لب
مردن تن در ریاضت زندگیست | رنج این تن روح را پایندگیست
گوش بنهاده بد آن مرد خبیث | می‌شنود او از خروسش این حدیث

دوڑنا اس شخص کا طرف حضرت موسی علیہ السلام کے واسطے پناہ کے جو خبر مرگ اپنی کی سنی

دویدن آن شخص بسوی موسی علیه السلام بزنهار چون خبر مرگ خود شنود

جو سنا یہ تو گیا وہ دوڑ کر | پس بدر موسی کلیم اللہ کے
خاک پر ملتا تھا منہ وہ خوف سے | کہ تو فریاد کو حق کے لئے
بولے بیچ اپنے کو جا تو چھوٹ جا | جو ہوا استاد چاہ سے ہو جدا
تو مسلمانوں کو اب دے تو زیاں | اور کیسے ہمیانی بھی دو چند کر
اینٹ میں میں نے دیکھی ہے یہ قضا | کہ تو آئینہ میں دیکھے برملا
عاقل اول دیکھے آخر کا بدل | احمق آخر دیکھے ہے [illegible]
پھر کیے زاری کہ ای نیکو خصال | مت مجھے [illegible] اور یوں نہ مل
مجھ سے وہ آیا کہ نالائق ہوں میں | نالائقی کی تو جزا [illegible]
بولے چھوٹا تیر ہاتھ سے اے پسر | نہیں ہے یہ دستور کہ وہ پلٹے ادھر
پر میں اب چاہتا ہوں داور سے نکو | تاکہ ایمان اس گھڑی لیجاوے تو
جو کہ ایمان لیگیا زندہ ہے تو | جو کہ با ایمان گیا پایندہ ہے تو

چون شنید اینها دوان شد تیز تاز | بر در موسی کلیم الله باز
رو همی مالید بر خاک او ز بیم | که مرا فریاد رس زین ای کلیم
گفت رو بفروش خود را وارهان | چونکه استا گشته‌ای بر جه ز چاه
بر مسلمانان زیان انداز تو | کیسه‌ها و همیانها را کن دوتو
من درون خشت دیدم این قضا | که در آیینه عیان شد مر ترا
عاقل اول بیند آخر را به دل | اندر آخر بیند از دانش مقل
باز زاری کرد کای نیکو خصال | مر مرا در سر مزن در رو ممال
از من آن آمد که بودم ناسزا | ناسزایم را تو ده حسن الجزا
گفت تیری جست از شست ای پسر | نیست سنت کآید آن واپس بسر
لیک درخواهم ز نیکو داوری | تا که ایمان آن زمان با خود بری
چونکه ایمان برده باشی زنده‌ای | چونکه با ایمان روی پاینده‌ای

[illegible] مثنوی مولوی [illegible]

[illegible]

دعا کردن موسی علیه السلام [illegible]

[illegible]

[illegible] کردن [illegible] دعای موسی علیه السلام را

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حکایت [illegible]

[illegible]

[illegible]

منتظر می‌باشد آن پست از دو پوست | دست تن با دل همی در آن دوا
منتظر آخر که وا ره آخر آدمی | باید او را آشنا طالب گرد انی همی

منتظر رہتی ہوئی سو ہنر پوست سے | مفت سے وہ دست اور تن پاسے
منتظر اور سبکے آخر آدمی | گر بھی اس میں ... کیا ایک گھڑی

در آمدن حمزه رضی الله عنه در حرب بی زره

جانا امیر المؤمنین حمزه رضی الله عنه کا لڑائی میں بے زره کے

در جوانی حمزه عم مصطفی | با زره می شد دائم اندر وغا
اندر آخر حمزه چون در صف شدی | بی زره سرمست در غزو آمدی
سینه باز و تن برهنه پیش پیش | در فگندی در صف شمشیر خویش
خلق پرسیدند کای عم رسول | ای هژبر صف شکن شاه فحول
نه تو لا تلقوا بایدیکم الی | تهلکه خواندی ز پیغام خدا
پس چرا تو خویش را در تهلکه | می در اندازی چنین در معرکه
چون جوان بودی و زفت و سخت زه | تو نمی رفتی سوی صف بی زره
چون شدی پیر و ضعیف و منحنی | پرده‌های لاابالی می زنی
لاابالی وار با تیغ و سنان | می نتابی در وغا گیر و عنان
تیغ حرمت می ندارد پیر را | کی بود تمییز تیغ و تیر را
گشته گر دو در دست برد عدو | کی روا باشد که شیر همچو تو
زین نسق غمخوارگان بی خبر | پند می‌دادند او را از غیر

بازره حمزه عم مصطفیٰ تھا | جاتے تھے جوانی میں سدا
حمزه آخر میں جو لڑنے جاتے تھے | بے زره ... غزا میں آتے تھے
تن برہنہ سینہ کھولے بڑھ کے وہ | بارسے ... صف میں تیغ و تیر کو
خلق نے پوچھا اے عم مصطفیٰ | اے دلیر صف شکن شیر وغا
ہے کہ لا تلقوا بایدیکم اسے | تہلکہ تونے پڑھا قول خدا
تہلکہ میں کس لیے تو آپ کو | ڈالتا ہے معرکہ میں جان کو
تھا جوان اور سخت بازو جبکہ تو | بے زره جاتا نہیں تھا جنگ کو
جب ہوا بوڑھا ضعیف اور ناتوان | لاابالی کرتا ہے حرکت عیاں
لاابالی کی طرح تیغ و سنان | لیکے جاتا ہے شجاعت امتحان
تیغ عزت نہ رکھے گی پیر کو | کب تمیز تیغ کو اور تیر کو
کب روا ہووے کہ تجھ سے شیر خو | بار ڈالے دست دشمن اور عدو
اس طرح غمخوار جو نادان تھے | پس نصیحت کرتے یا عبرت

جواب دادن امیر المؤمنین حمزه رضی الله عنه آن خلق را

جواب دینا امیر المؤمنین حمزه رضی الله عنه کا اس مخلوق کو

گفت حمزه چونکه بودم من جوان | مرگ می دیدم وداع این جهان
سوی مردن کس برغبت کی رود | پیش اژدرها برهنه کی شود
لیک از نور محمد من کنون | نیستم این شهر فانی را زبون
از برون حس لشکرگاه شاه | پر همی بینم ز نور حق سپاه
خیمه در خیمه طناب اندر طناب | شکر آنکه کرد بیدارم ز خواب
آنکه مردن پیش چشمش تهلکه است | امر لا تلقوا بگیرد او بدست
آنکه مردن پیش او شد فتح باب | سارعوا آید مر او را در خطاب

بولے حمزه جبکہ میں تھا جوان | دیکھتا تھا مرگ ... جہان
کون جاتا مرگ کو رغبت سے ہے | کب برہنہ اژدہا کے سامنے
لیک اب نور محمد سے ولے | شہر فانی کا نہیں ... زبون
لشکر گاه ... باہر شاه کے | نور حق سے پر سپاه ... ہے
خیمه خیمه میں طناب اندر طناب | شکر ہے کہ کر دیا بیدار خواب
جسکو مرنا تہلکہ ... | امر لا تلقوا ... ہے
جسکے آگے ... مرنا فتح باب | سارعوا کا ... خطاب

[illegible]

الحمد لله ... [illegible]

جس ... [illegible] ... ان کی

سوت ... [illegible]

پیش ... [illegible]

سیانا ... [illegible]

[illegible]

گر ... [illegible]

زندگی ... [illegible]

[illegible]

وہ ... [illegible]

[illegible]

گر ... [illegible]

[illegible]

اُس ... [illegible]

پارسا ... [illegible]

[illegible]

مرغ کی ... [illegible]

ہاتھ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

این ... آن اثرها را نماند | ... [illegible]

[illegible]

آگ ہے تو شعلہ ہے آب تاک کی | اصل جو ہے نسل فرزندوں کی دو
پاس اُن مرغابیوں کو تو بٹھا | آپ جیسوں کا سکھا تجھ کو [illegible]
مرغابی کی ہیچ آبی ہم مثال | پر دو تو مرغابی آبی کی مثال
ہم رواں ہے ایک سا پانی اوپر | نام ان کا ہم سلیمان کی [illegible]
جس طرح جنّ و انس اور [illegible] | دونوں ان منقول ہیں لیکن [illegible]
دونوں ان دلاّل بازار [illegible] | لیکن ہیں سالا [illegible]
گر تو ہے حیران دل کا [illegible] | فرق کر دو فکر میں دلاّل سالان
گر تو ہو دو فکر [illegible] با گمان | لا تخالا [illegible]
تا اگر [illegible] جان [illegible] | [illegible]

آب و آتش را کشد آتش بجو | می شود نسل فرزندان او
سوی آن مرغابیان [illegible] | تا تو از [illegible]
مرغ خاکی مرغ آبی [illegible] | لیک [illegible]
[illegible] | اختیار [illegible]
[illegible] | [illegible] لیکن فرق [illegible]
[illegible] | [illegible]
کرد [illegible] فکرت شناس | فرق [illegible] فکرت چون [illegible]
[illegible] فکرت الکمان | لا تخالا [illegible]
تا [illegible] | [illegible] در خیال تو

حکایت [illegible] | حکایت [illegible] در [illegible]

اگر [illegible] | لیکن [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
کہ تا [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
تاکہ [illegible] | [illegible]
اور [illegible] | [illegible]
[illegible] قادر [illegible] | [illegible]
[illegible] | کرتا ہو چالیس سال [illegible]
گر چہ قادر تھا [illegible] | دو سو [illegible]
الیاس [illegible] | [illegible]
خالق [illegible] | [illegible] خالق [illegible]
پیچتا [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] قادر [illegible] | [illegible]
[illegible] | تا چہل سال [illegible]
گرچہ قادر بود [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible]

چھوٹا نالہ کہ سدا جاری رہے | نے نجس ہووے اور نہ گندہ ہووے

اس تانی سے ہے اقبال و سرور | یہ تانی بیضہ دولت ہے ضرور

[illegible] | [illegible]

گرچہ بیضہ پاس کا ہم شکل ہے | بیضہ پکے سے فرق [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

خاک [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | اس بلال [illegible] کو

جویکی کوچک که دائم می‌رود | نی نجس گردد نه گنده می‌شود

زین تانی زاید اقبال و سرور | این تانی بیضه دولت چو مرغ

باش تا اجزای تو چون بیضه‌ها | مرغ‌ها زایند اندر انتها

بیضه [illegible] ماند [illegible] | بیضه گنجشک را دور است ره

[illegible] | در نهشتن لیک اندر [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

خاک دریا [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible] کار او

وفات پانا بلال رضی اللہ عنہ کا ساتھ خوشی کے

وفات یافتن بلال رضی اللہ عنہ با شادی

جب بلال آزار سے [illegible] ہلال | [illegible] وبال

دیکھ زوجہ نے کہا وا حسرتا | پس بلال [illegible] وا فرحتا

اب تلک [illegible] | [illegible]

[illegible] | نرگس و گل لالہ [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | مردم دیدہ [illegible]

مردم نادیدہ [illegible] رو سیاہ | مردم دیدہ ہے [illegible] ماہ

[illegible] مردم دیدہ [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | مردم دیدہ [illegible]

[illegible] خوش خصال | [illegible] الوصال و الوصال

[illegible] | [illegible]

چون بلال از ضعف شد همچون هلال | رنگ مرگ افتاد بر روی بلال

جفت او دیدش بگفتا وا حرب | پس بلالش گفت نه نه وا طرب

تا کنون اندر حرب بودم ز زیست | تو چه دانی مرگ چون عیشست و چیست

این همی گفت و رخش در عین گفت | نرگس و گلبرگ و لاله می‌شکفت

تاب رو و چشم پر انوار او | می‌گواهی داد بر گفتار او

هر سیه دل می‌سیه دیدی ورا | مردم دیده سیاه آمد چرا

مردم نادیده باشد رو سیاه | مردم دیده بود مرآت ماه

خود که بیند مردم دیده ترا | در جهان جز مردم دیده فزا

چون بغیر مردم دیده‌اش ندید | پس بغیر او که در رنگش رسید

پس جز او جمله مقلد آمدند | در صفات مردم دیده بلند

گفت جفتش الفراق ای خوش خصال | گفت نه نه الوصالست الوصال

گفت جفت امشب غریبی می‌روی | از تبار و خویش غایب می‌شوی

[illegible]

[illegible]

حکمت ویران ہو جانے جہان کی بسبب [illegible]

حکمت ویران شدن این جہان بسبب [illegible]

[illegible]

یا کہ چھپے تنگ تو بس جو تیان	ہو تو صحرائے فراخی اندر روان	یا که نقش تنگ پوشی یا عوی	در بیابان فسحت امیری را
وہ فراخی بیابان تنگ ہو	تجھ پہ زندان ہو وہ کا سنگ ہو	آن فراخی بیابان تنگ گشت	بر تو زندان آمد آن صحرا و دشت
جسنے دیکھا دور سے تجھکو کہا	کہ گل و لالہ ہوا یہ بس کھلا	هر که دیدی مر ترا از دور گفت	کو در آن صحرا چو لاله بر شکفت
وہ نہ جانے کہ تو مثل ظالمان	تھا باہر گلشن میں باطن میں فغان	او نداند که تو همچون ظالمان	از برون در گلشنی جان در فغان
خواب سے جو ہی نہ پیدا کرنا ترا	ہو گئی تیری جان قید سے رہا	خواب تو آن نقش بیرون کرد و بست	که زبانی جانت از زندان برست
اولیا کی بادشاہی خواب ہے اے فلان	جسطرح اصحاب کہف اندر جہان	اولیا را خواب ملک است ای فلان	همچو آن اصحاب کهف اندر جهان
خواب دیکھیں وہاں پر خواب نہ	در عدم میں جاتے ہیں واں باب نہ	خواب می‌بینند و آنجا خواب نه	در عدم در می‌روند و باب نه
تنگ سا گھر اور تیرا جان چنگلوک	کر دیا ویرانہ تا محل ہو اک بنے	خانه تنگ و درون جان چنگلوک	کرد ویران تا کند قصر ملوک
میرا جان جیسے جنین ہو چنگلوک	نو مہینے ہو گئے نکلوں جو اب	چنگلوکم چون جنین اندر رحم	نه مهه گشتم شده نقلان مهم
گر نہ ہو درد زہ مادر کے	ہو جنین اس زندان میں اندر آگ کے	گر نباشد درد زه بر مادرم	من درین زندان میان آذرم
طبع کی مادر میری درد مرگ سے	درد زہ کرتی کہ بچہ سے	مادر طبعم ز درد زه بهر او دوم	می‌کند زه تا رهد بره ز میش
تا وہ بچہ سبزہ زار میں چرے	بچہ موٹا ہے رحم تو کھولئے	تا چرد آن بره در صحرای سبز	هین رحم بگشا که گشت این بره گبز
حاملہ پر درد زہ ہے گر بلا	بچہ پر ہے قید سے وہ چھوٹتا	درد زه گر رنج آبستن بود	بر جنین اشکستن زندان بود
درد زہ سے حاملہ ماتم کا	در جنین بچہ بلا سے ہنس رہا	حامله گریان ز زه کالامان	وان جنین خندان که پیش آمد خلاص
جسقدر مادر ہیں نیچے چرخ کے	بس نباتات اور بس جماد و حیوان	هر چه زیر چرخ هستند امهات	از جماد و از بهیمه وز نبات
غیر کے ہر ایک غافل درد کا	سوا انسان دانشمند کے	هر یکی از درد غیری غافلند	جز کسانی که بصیر و عاقلند
جو کہ کوسہ جانتا گھر کسکے	ریش والا کب خبر رکھے	آنچه کوسه داند از خانهٔ کسان	بلبله آن کی داند از خود خویش کسی
اہل دل جو جانتے ہیں تیرا حال	تو نہیں جو جانتا ہے اپنا حال	آنچه صاحب دل بداند حال تو	تو ز حال خود ندانی ای عمو
جو نہیں ہیں اہل دل دیکھے ہے	کہ تو دیکھے خود میں اور جانی	آنچه ... اهل دل	که ببینی در خود آن از خود خجل

بیان اس بات کا کہ جو کچھ غفلت کاہلی تاریکی ہے تن سے ہے

بیان آنکه هر چه غفلت کاهلی و تاریکی است از تن است

تن سے ہے بس غفلت جو تن جان ہو	دیکھ لے اسرار کو تو بر ملا	غفلت از تن بود چون تن روح شد	بیند او اسرار را بی هیچ بد
جو زمین اٹھ گیا جو فلک سے	نے شب اور نے سایہ ہے	چون زمین برخاست از جو فلک	نی شب و نی سایه ماند ای ملک
جس جگہ پر سایہ ہو اور رات ہے	وہ زمین سے ہے نہ ماہ و خورشید سے	هر کجا سایه است و شب یا سایگه	از زمین باشد نه از افلاک و مه
بس دھواں لکڑی سے ہوتا ہمیشہ	آتش روشن سے کب ہوئے عیان	دود پیوسته هم از هیزم بود	نی ز آتش‌های مستنجم بود

[illegible]

دیکھ آتا ہے خطا و شش میں / ہوتی مشہوری ہے [illegible]
وهم افتد در خطا و در غلط / عقل باشد در اصابتها فقط

ہر کثافت اور سستی ہے تن سے / جان ازو ہر جملہ خفت ہے
هر گرانی و کسل خود از تن است / جان ز خفت جمله در پریدن است

سرخ منہ ہو زیادتی خون سے / زرد منہ جنبش صفرا سے ہو
روی سرخ از غلبهٔ خونها بود / روی زرد از جنبش صفرا بود

منہ سپید ہے قوت بلغم سے / منہ سیہ سودا کی [illegible]
رو سپید از قوت بلغم بود / باشد از سودا که رو ... بود

در حقیقت خالق آثار وہ / پر بجز علت نہ دیکھیں اہل پوست
در حقیقت خالق آثار اوست / لیک جز علت نبیند اهل پوست

پوست چھوڑ کر مغز کے ہمراہ ہے / [illegible]
مغز کو از پوستها آواره نیست / [illegible]

دوسری بار آدمی پیدا ہوا / سر پہ علت کے قدم اسنے رکھا
چون دوم بار آدمیزاده بزاد / پای خود بر فرق علتها نهاد

علت اولی نہ ہو دین اسکا / علت آخر [illegible]
علت اولی نباشد دین او / علت جزوی ندارد کین او

وہ افق میں جا ہو جون آفتاب / ساتھ عروس صدق [illegible]
می پرد چون آفتاب اندر افق / با عروس صدق و صورت چون تُتُق

بلکہ باہر وہ افق اور چرخ سے / بے مکاں [illegible]
بلکه بیرون از افق وز چرخها / بی مکان باشد چو ارواح نهی

بلکہ سب عقلیں ہماری سایہ دار / اسکے پاؤں پر گرے ہو کر نثار
بل عقول ماست سایه های او / می فتد چون سایه ها در پای او

تشبیہ کرنا نص مطلق کو کہ [illegible] سے ساتھ قیاس کے
تشبیه کردن نص مطلق که [illegible] او با قیاس

مجتہد جب دیکھتا نص کو جان لے / نہ قیاس اس حال میں [illegible]
مجتهد هرگه که باشد نص شناس / اندر آن صورت نیندیشد قیاس

جو نہیں نص پائیگا وہ مجتہد / تو قیاس اس [illegible]
چون نیابد نص اندر صورتی / از قیاس آنجا نماید عبرتی

نص کو وحی روح قدسی کا سمجھ / تابع جان اسکا قیاس عقل کو
نص وحی روح قدسی دان یقین / وان قیاس عقل جزوی تحت این

عقل کو ادراک ہے جان سے ملا / کب ہے جان [illegible] زیر نظر اسکے بھلا
عقل از جان گشت با ادراک و فر / روح او را کی شود زیر نظر

عقل میں پر جان تاثیر کرے ہے / اس اثر سے عقل تدبیر [illegible]
لیک جان در عقل تأثیری کند / زان اثر آن عقل تدبیری کند

نوح ساں گر [illegible] روح / کہاں [illegible] کشتی و کہاں طوفان نوح
نوح وار ار صدقی زد در تو روح / کو یم و کشتی و کو طوفان نوح

عقل اثر کو روح جانے ہے ولے / نور خور کا قرص خور سے دور ہے
عقل اثر را روح پندارد ولیک / نور خور از قرص خور دورست نیک

قرص [illegible] سالک ہو خوش اسواسطے / قرص کی جانب گیا ہو نور سے
زان به قرصی سالک خرسند شد / تا ز نورش سوی قرص افکنده شد

کیونکہ ایسی ہیں جو کہ نور سے / رات دن خالی ہو [illegible] قائم [illegible]
زانکه این نور است اندر سافلی / نیست دائم روز و شب شد آفلی

جو کہ اندر قرص کے رکھے قیام / غرق اس نور میں [illegible] مدام
وانکه اندر قرص دارد باش و جا / غرقهٔ آن نور باشد دائما

حاجب اسکا [illegible] / وہ فراق [illegible]
نی سحابش ره زند خود نی غروب / وا رهید او از فراق سینه کوب

اصل ایسی [illegible] افلاک سے / یا ہوئی تبدیل گر تھا خاک سے
این چنین کس اصلش از افلاک بود / یا مبدل گشت اگر از خاک بود

[illegible]

کیونکہ خاکی کو نہیں طاقت ہے وہ	کہ شعاع مہر ہمیشہ دے اسے وہ
خاک پر گر نور ڈالے شمس ہا	بس جلا ایسی نہ پیدا ہو گیا
آب میں مچھلی کا دائم کام ہے	مار کب ہمراہی اسکا ہو سکے
مار پر فن ہیں لیکن کوہ میں	مچھلیاں دریا میں دکھلا کر تیز
مکر انکا خلق کو شیدا کرے	بحر سے جدائی پر رسوا کرے
مچھلیاں فن میں ہیں اس بحر کی	سحر سے وہ مار کو مچھلی کریں
مار گر ہے پاس مچھلی کے ہو	مثل مچھلی تار دوان دریا میں ہو
بحر حق کی مچھلیوں کو ہے کمال	ہو سکھایا بحر نے سحر حلال
ہوگیا حال انکے پرتو سے محال	نحس واں جا کر ہوا ایسا نیک فال
زہر واں جا کر کے شکر ہو گیا	سنگ واں جا کر کے گوہر ہو گیا
خاک زر ہوتی سنگ گوہر پاؤں سر	جز بہشت دیکھے نہیں چشم بشر
تا قیامت گر کہوں میں یہ کلام	سو قیامت گذریں نہ ہووے تمام

زانکه خاکی را نباشد بادبان	گر زند تیر شعاعی جاودان
گر زند بر خاک دائم نور شد	آنچنان سوزد که ناید در شمر
دائم اندر آب کار ماهی است	مار را با او کجا همراهی است
لیک در کُه مارهای پُرفنند	اندرین بحر ماهی می‌کنند
مکرشان گر خلق را شیدا کند	هم ز دریا تششان رسوا کند
واندرین بحر ماهیان پُرفنند	مار را از سحر ماهی می‌کنند
گر تو ماری سوی قعر ماهیان	تا شوی چون ماهیان در بحر را
ماهیان قعر دریای جلال	بحرشان آموخته سحر حلال
پس محال از تابشان حال شد	نحس آنجا رفت نیکوفال شد
زهر آنجا رفت و شکر شد یقین	سنگ آنجا رفت و شد در ثمین
خاک زر شد سنگ گوهر پای سر	می نه بیند جز بهشت و چشم بشر
تا قیامت گر بگویم زین کلام	صد قیامت بگذرد وین ناتمام

آداب سننے والوں پیرن کا وقت فیض حکمت کے زبان شیخ

آداب المستمعین والمریدین عند فیض الحکمة من لسان الشیخ

ہیں ملول اسکو فضول ان جانتے	پیر نزدیک عمر دوبارہ ہے
شمع روشن ہو مکرر برق سے	تاب دوبارہ سے مٹی زر بنے
سیکڑوں طالب ہیں اور ہو اک ملول	باز رہتا ہے رسالت سے رسول
یہ رسولان ضمیر راز گو	وہ نہ چاہیں مستمع والے اسرافیل خو
کبر نخوت رکھتے ہیں مثل شہان	چاہتے ہیں خدمت کریں اہل جہاں
تا ادب انکا ادا تو نہ کرے	کب تو فائدہ لے رسالت سے انکی
کب دیں پہنچا امانت کو تجھے	جب تلک آگے نہ ہو انکے تو جھکے
ہر ادب انکا پسند آتا ہے کب	کہ بلند ایوان سے آئے ہیں سب
نہ گدا ہیں کہ ہر اک خدمت سے وہ	تجھ سے اے مکار لیں احسان کو
دل کی بے رغبتی سے اے امین	صدقہ سلطان کا دو روکو نہیں
گھوڑا اپنا اے رسول کبریا	نے ملولوں پر نظر رکھ اور گرا

پیش ما طولان این مکرر کردن رواست	نزد من عمر مکرر بردن است
شمع از برق مکرر بر شود	خاک از تاب مکرر زر شود
گر هزاران طالب‌اند و یک ملول	از رسالت باز می‌ماند رسول
این رسولان ضمیر رازگو	مستمع خواهند اسرافیل خو
نخوتی دارند و کبری چون شهان	چاکری خواهند از اهل جهان
تا ادبهاشان بجا گه ناوری	از رسالتشان چگونه بر خوری
کی رسانند آن امانت را به تو	تا نباشی پیششان راکع دوتو
هر ادبشان کی همی آید پسند	کامدند ایشان ز ایوان بلند
نه گدایانند کز هر خدمتی	از تو دارند ای مزور منتی
لیک با بی‌رغبتیها ای ضمیر	صدقه سلطان بیفشان وا مگیر
اسپ خود را ای رسول آسمان	در ملولان منگر و اندر رهان

[illegible]

وہ سیاہی اچھا ہوا تارہ ہو	آگ کے شعلہ سی ہیں کھو دیا ۔۔۔	فرح آن ۔۔۔ کہ آتش ۔۔۔	آتش اندر ۔۔۔ آتش ۔۔۔
گر ہر کردی ۔۔۔	آسمان ۔۔۔	گرم گردانہ فرس را ۔۔۔	کر کند ۔۔۔ آسمان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

رحمت بیچون کو جان ایسی پسر	وہ ہمیشہ ہے نہاں ہستی اور اثر	رحمتی بیچون چنین دان ای پسر	ناپدید اندر وجود و هم اثر
اسکی رحمت کا اثر ہے برملا	کون جانے ماہیت اسکی سوا	ظاهر است آثار میوه رحمتش	لیک کی داند جز او ماهیتش

فرق ہے درمیان جاننے اس چیز کے کہ مثال و تقلید سے ہو اور جاننے ماہیت اس چیز کے کہ تحقیق سے ہو

فرق میان دانستن چیزی که مثال و تقلید باشد و دانستن ماهیت آن چیز که به تحقیق بود

ماہیت اوصاف کمال کی کبھی	بجز مثال و آثار جانے کوئی	هیچ ماهیات اوصاف کمال	کس نداند جز به آثار و مثال
ماہیت لڑکا جماع کی کیا سمجھے	تو کہے وہ مثل حلوا کے ہے	طفل ماهیت نداند طمث را	جز که گویی هست چون حلوا ترا
نہ جانے طفل کو ...	تو تو کہے ... چون شکر	طفل را نبود ز وطی زن خبر	جز که گویی هست آن همچون شکر
اس جماع کی ماہیت کا شوق ...	مثل ماہیات حلوا ...	کی بود ماهیت ذوق جماع	مثل ماهیات حلوا ای مطاع
ساتھ تیرے نسبت عاقل کرے	تو ہے لڑکا تاکہ ہو تجھکو خوشی	لیک نسبت کرد از روی خوشی	با تو آن عاقل که تو کودک وشی
اس مثال سے کہ لڑکا جان لے	نہ سمجھے ماہیت ... حال	تا بداند کودک آن را از مثال	گر نداند ماهیت یا عین حال
گر کہے تو جانتا ہوں ...	گر کہے نہ جانتا ہوں ...	پس اگر گویی بدانم دور نیست	ور بگویی کی بدانم ...
گر کوئی کہوے کہ جانے نوح کو	اس رسول حق اور نور روح کو	گر کسی گوید که داند نوح را	آن رسول حق و نور روح را
گر کہے تو کیون نہ جانون وہ قمر	جاند اور سورج سے ہے مشہورتر	گر بگویی چون ندانم کان قمر	هست از خورشید و مه مشهورتر
سارے لڑکے چھوٹے مکتب بیچ ہیں	اور امام اکثر محرابوں بیچ ہیں	کودکان خرد در کتابها	و آن امامان جمله در محرابها
نام انکا پڑھتے ہیں قرآن میں	اور کہتے ہیں قصہ انکا ...	نام او خوانند در قرآن صریح	قصه‌اش گویند از ماضی فصیح
جانا سچا تجھکو وہ ...	ماہیت نہ ہوئی نوح کی گرچہ کشف	راستگو دانستی او را ز وصف	گرچه ماهیت نشد از نوح کشف
گر کہے تو میں نہ جانوں نوح کو	جانے اسکو جو کہ ہو مثل اسکے ہو	ور بگویی من چه دانم نوح را	همچو اویی داند او را ای فتی
چیونٹی لنگڑی ہوں جانوں فیل کو	جانے کب مچھر ہے اسرافیل کو	مور لنگم من چه دانم فیل را	پشه‌ای کی داند اسرافیل را
اس سخن بھی سچ ہے یہ کہنا ترا	تو نہ جانے ماہیت اسکی بھلا	این سخن هم راست است از روی آن	که به ماهیت ندانیش ای فلان
ماہیت کو درک سے عاجز ہیں ...	عام کی حالت ہے ... مت کہو	عجز از ادراک ماهیت عمو	حالت عامه بود مطلق مگو
کیونکہ وہ ماہیت اور سر نہاں	آنکھ میں کاملوں کے ہے عیاں	زانکه ماهیات و سر سر آن	پیش چشم کاملان باشد عیان
ذات و سر حق بیچ ...	وہم و بینائی سے دور ...	در وجود از سر حق و ذات او	دورتر از فهم و استبصار کو
جبکہ مخفی وہ نہوا محرمان	ذات و صفی کیا ہے جو ہو پنہان	چونکه آن مخفی نماند از محرمان	ذات و وصفی چیست کان ماند نهان
کہوے عقل بحثی یہ دور ہے	بے کئے تاویل ...	عقل بحثی گوید این دور است و گو	بی ز تأویلی محالی کم شنو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آنچه فوق حال تست آید محال	قال [illegible] مرتبہ [illegible] قال	[illegible] دور از عقل [illegible] خیال	سمجھو گے یہ مطلب کہ آئی [illegible] حال
[illegible] اول [illegible] حالات [illegible]	[illegible]	[illegible] کہ اول ہے وہ مشکل [illegible]	واقعات [illegible] کہ میں سمجھ سکے
[illegible]	چون [illegible]	[illegible]	[illegible] چھوڑا [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	سہل [illegible]	[illegible]	سہل [illegible] مشکل [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] کی طرف [illegible]
[illegible]	[illegible] اثبات [illegible]	[illegible]	نسبت اثبات [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نفی اور اثبات [illegible]

جمع و توفیق در میان نفی و اثبات یک چیز از روی نسبت و اختلاف جہت

نفی و اثبات است ہر دو مثبت است	ما رمیت اذ رمیت از نسبت است	نفی اور اثبات دونوں ان کو ہے	ما رمیت اور رمیت ایک نسبت
تو نہ افکندی کہ حق بنمود زو	آن تو افکندی کہ بر دست تو بود	پھینکا نے تو نے مگر اللہ نے	تو نے پھینکا جو ترے تھا ہاتھ میں
مشت خاکی کی شکست لشکری شود	زور آدم زاد را حدی بود	[illegible] خاک سے	زور آدم زاد کا اک حد ہے
زین دو نسبت نفی و اثباتش رواست	مشت مشت تست افکندن ز ما	یہ دو نسبت نفی اور اثبات سے	تیری مٹھی مٹھی پھینکا [illegible]
مثل ما لا یشتبہ اولادہم	یعرفونہ الانبیا اضدادہم	مثل ما لا یشتبہ اولادہم	یعرفونہ الانبیا اضدادہم
منکران با صد دلیل و صد نشان	ہمچو فرزندان خود دانندشان	سو نشان اور سو دلیل [illegible]	جانتے فرزند ساں [illegible]
خویشتن را بر ندانستن زنند	لیک از رشک و حسد پنہان کنند	[illegible]	[illegible] پنہاں کریں
[illegible]	پس چو [illegible]	[illegible]	[illegible]
جز کہ یزدانشان نداند ز آزمون	انہم تحت قبابی کامنون	[illegible]	[illegible]
کہ بدانی و ندانی نوح را	ہم بنسبت گیر این معکوس را	کہ تو جانے اور نہ جانے نوح کو	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بیان فنا و بقا درویش کامل

بیان فنا اور بقا درویش کامل کا

ور بود درویش آن درویش نیست	گفت قائل در جہان درویش نیست	گر وہ ہے درویش تو درویش [illegible]	بولا اک عالم میں نہیں درویش ہے

۱۷۹

[illegible]

ہست از رو بقا سے اسکی ذات | ہیں صفات حق میں لا اسکی صفات
جیسے شعلہ شمع پیش آفتاب | نیست ہے اور ہست از رو حساب
ہست ہے ذات اسکی ظاہر جو اگر | رکھے پنبہ تو جلا دے وہ شرر
نیست ہے روشنی اس سے نہیں | کہ دیا خورشید نے اسکو فنا
ایک اوقیہ سرکہ سو من شہد میں | جبکہ ڈالیں اور اسکو حل کریں
نیست ہے سرکہ کا مزہ جو چکھے | اور زیادہ وزن ہو جو تولے اسے
شیر کے آگے ہرن بیخود ہوا | اسکی ہستی اسکی ہستی میں فنا
یہ قیاس ناقص اندر کار رب | جوش عشق ہے اور نہیں ترک ادب
نبض عاشق بے ادب کودے ہے | کیونکہ خود کو شہ کا ہم پلہ رکھے
بے ادب تر نہیں جہاں میں اس سوا | با ادب تر نہیں نہاں اس سوا
جان تو نسبت سے ان دونوں کی | با ادب اور بے ادب ہیں باہمی
بے ادب ہے جو کہ ظاہر دیکھ تو | کہ ہے دعوی عشق کا اس شخص کو
دیکھے جو باطن میں دعوی کہاں | وہ دعوی آگے اس شہ کے فنا
مات زید زید فاعل گرچہ ہے | پر نہیں فاعل ہے بیکار ہی کہے
لفظ نحوی کے سبب فاعل ہے | ورنہ قاتل موت وہ مقتول ہے
فاعلی کیا وہ تو خود مقہور ہے | اس سے جملہ فاعلی بس دور ہے

هست از روی بقا آن افنا | نیست گشته وصف او در وصف هو
چون زبانهٔ شمع پیش آفتاب | نیست باشد هست باشد در حساب
هست باشد ذات او تا تو اگر | بر نهی پنبه بسوزد زان شرر
نیست باشد روشنی ندهد ترا | کرده باشد آفتاب او را فنا
در دو صد من شهد یک اوقیه خل | چون در افکندی و در وی گشت حل
نیست باشد طعم خل چون می‌چشی | هست اوقیه فزون چون برکشی
پیش شیری آهوی بیهوش شد | هستیش در هست او روپوش شد
این قیاسات و قیاسات (?) برکار رب | جوشش عشق است نز ترک ادب
نبض عاشق بی‌ادب بر می‌جهد | خویش را در کفهٔ شه می‌نهد
بی‌ادب‌تر نیست کس زو در جهان | با ادب‌تر نیست کس زو در نهان
هم به نسبت دان وفاق ای منتجب | این دو ضد با ادب با بی‌ادب
بی‌ادب باشد چو ظاهر بنگری | که بود دعوی عشقش همسری
چون به باطن بنگری دعوی کجاست | او و دعوی پیش آن سلطان فناست
مات زید زید اگر فاعل بود | لیک فاعل نیست کو عاطل بود
او ز روی لفظ نحوی فاعل است | ورنه او مفعول و موتش قاتل است
فاعلی چه کو چنان مقهور شد | فاعلیها جمله از وی دور شد

قصہ وکیل صدر جہان کا کہ متہم ہو کر بسبب وہم جان کو بخارا سے بھاگا پھر عشق اسکا کھینچ لایا کہ کام جان کا واسطے جانان کے آسان ہوتا ہے

قصهٔ وکیل صدر جهان که متهم شد و از بخارا گریخت از بیم جان باز عشقش کشان کشان آورد که کار جان پیش جانان سهل باشد

متہم ہو بندہ صدر جہان | ہو گیا وہ پس بخارا سے نہان
دس برس تک پس وہ سرگردان رہا | گہ خراسان گاہ کوہستان رہا
دس برس کے بعد پس شوق سے | ہو گیا بیتاب فرقت سے وہ
بولا اب تاب فرقت کی رہی | صبر کب فرقت سے آزاد گی
خاک اس فرقت سے ہوتی شور ہی | پانی گندہ زرد اور گندہ سے

در بخارا بندهٔ صدر جهان | متهم شد گشت از صدرش نهان
مدت ده سال سرگردان بگشت | گه خراسان گه کهستان گاه دشت
از پس ده سال او از اشتیاق | گشت بی‌طاقت ز ایام فراق
گفت تاب فرقتم زین پس نماند | صبر کی داند خلاعت را نشاند
از فراق این خاکها شوره بود | آب زرد و گنده و تیره بود

[illegible]

[illegible]

باد فرحت بخش وبا ہو گیا	آگ [illegible] ہو گیا	باد جان افزا وخم گردد وبا	آتشی خاکستری گردد هبا
باغ جو مثل جنت [illegible]	[illegible]	باغ چون جنت شود دار المرض	زرد و ریزان برگ او اندر حرض
عقل جنگی فرقت احباب سے	[illegible] کمان ٹوٹی ہوئی	عقل جنگی از فراق دوستان	همچو تیرانداز اشکسته کمان
دوزخ بھی فرقت سے [illegible]	[illegible] فرقت سے [illegible] لرزان	دوزخ از فرقت چنان سوزان شده ست	پیر از فرقت چنان لرزان شده ست
گر کہوں میں فرقت کی [illegible]	تا قیامت ایک [illegible]	گر بگویم از فراق چون شرار	تا قیامت یک بود از صد هزار
اسکی شرح سوز سے تو دم [illegible]	رب سلم رب سلم کہہ تو بار بار	پس ز شرح سوز او کم زن نفس	رب سلم رب سلم گوی و بس
خوش جو ہوتا ہے تو [illegible] اندر جہان	اسکی فرقت سوچ [illegible]	هر چه از وی شاد گردی در جهان	از فراق او بیندیش آن زمان
خوش ہوا تو جس سے [illegible]	آخر [illegible] مثل باد کے	زانچه گشتی شاد بس کس شاد شد	آخر از وی جست و همچون باد شد
تجھ سے بھی بھاگے [illegible]	بھاگ اس سے [illegible]	از تو هم بجهد تو دل بر وی منه	پیش از آن کو بجهد از وی تو بجه
مثل مریم کے تو پیش از فوت ملک	نفس کو کا [illegible] بالرحمن پناہ	همچو مریم گو تو پیش از فوت ملک	نقش را کالعوذ بالرحمن منک

ظاہر ہونا روح القدس کا بتصویر آدمی پاس مریم کے بوقت [illegible] اور پناہ لینا اسکا ساتھ [illegible]

پیدا شدن روح القدس بتصویر آدمی بر مریم بوقت غسل و برهنگی و پناه گرفتن بحق تعالی

مثل مریم کے [illegible]	غسل خانہ میں [illegible]	دید مریم صورتی بس جانفزا	جانفزایی دلربایی در خلا
نکلا [illegible]	[illegible] روح الامین	پیش او بر رست از روی زمین	چون مه و خورشید آن روح الامین
[illegible]	[illegible]	از برهنه بود و ترسید از فساد	[illegible]
[illegible]	[illegible]	صورتی که یوسف ار دیدی عیان	دست از حیرت بریدی چون زنان
[illegible]	[illegible]	همچو گل پیشش بروییدی ز گل	چون خیالی که بر آرد سر ز دل
بیخود و بیہوش مریم ہو گئی	بیخودی میں [illegible] پناہ [illegible]	گشت بی‌خود مریم و در بی‌خودی	گفت بجهم در پناه ایزدی
[illegible]	[illegible]	زانکه عادت کرده بود آن پاک‌جیب	در هزیمت رخت بردن سوی غیب
جو جہان کو دیکھا [illegible]	[illegible]	چون جهان را دید ملکی بی‌قرار	حازمانه ساخت ز آن حضرت حصار
[illegible]	[illegible]	تا به گاه مرگ حصنی باشدش	که نیابد خصم راه مقصدش
[illegible]	[illegible]	از پناه حق حصاری به ندید	یورتگه نزدیک آن دز برگزید
[illegible]	[illegible]	چون بدید آن غمزه‌های عقل‌سوز	که از او می‌شد جگرها تیردوز

[illegible]

شاہ و لشکر اسکے سب حلقہ بگوش | شہریاران عقل کو اس سے ہے ہوش
سیکڑوں شہر ملک اسکے ہیں غلام | بدر صد ہا کو کفایت دو تمام
زہرہ کو طاقت نہیں کہ مارے دم | عقل کل کیجیے جو اسکو ہو وہ گم
کیا کہوں میں جو مجھے گھائل کیا | حلق عقل حلق سب اسنے جلا
شمع جون اسکا ہوں میں میری دلیل | سب ہیں باطل اس سے نہیں جو دلیل
کہ نہیں خورشید کی ہے خود دلیل | بس ہے اسی نور خود کا اسے دلیل
سایہ کیا شے ہے کہ اسکا ہو دلیل | بس یہی لائق ہے کہ اسکا ہو ذلیل
برتری اسکی دلیلوں میں ہے اب | کہ وہ پہلے سبھی ہیں ادراک سب
سب ہیں ادراک اسپ پا لنگ پے | وہ سوار باد پا چون تیر کے
بھاگے گر پائے نہ کوئی گرد شاہ | بھاگے گر اس سے کوئی وہ روکے راہ
جملہ ادراکوں کو نہیں آرام ہے | جنگ کا ہے وقت وقت جام ہے
وہم اک مثل ہما اسکے اڑے | ایک کاٹے خود کو جون تیغ کو
دوسرا جون کشتی با بادبان | تیسرا ہو لوٹتے میں ہر زمان
جو شکار انکو دکھائی دے ہے دور | وہ پرند حملہ کرین سب صید پر
جو کہ ناپیدا ہو حیران ہوں وہ | جا ہیں مثل جغد ہر ویران کو
منتظر اک آنکھ میچ اور ایک باز | تا کہ پیدا ہو وہ صید ناز
دیر ہو تو کہیں از رہ ملال | صید تھا یا وہ عجب تھا اک خیال
ہے صلاح یہ اک گھڑی اور ٹھہر کے | زور اور قوت کو لیں آرام سے
شب نہ ہوتی خلق جملہ حرص سے | بس جلاتی خود کو یہ کیے دوڑ کو
لیں ہوس حرص سے ہوا سے فائدہ | ہر کوئی دیتا بدن اپنا جلا
گنج راحت کی طرح شب آئی ہے | اک گھڑی تا چھوٹیں اپنی حرص سے
قبض ای سالک تجھے جب آئے جو | تیری اصلاح ہے نہ تو مایوس ہو
کیونکہ پہنچے خرچ میں اس بسط کے | چاہیے آمد کہ خرچ جمع سے
فصل گرمی کی اگر رہتی مدام | دھوپ کی تیزی سے جلتے بستان تمام
پھر کبھی سبزہ کو وہ جڑ پیڑ سے | کر نہ سکتا سرسبز ہو تا جان لے

شاه و لشکر حلقه در گوشش بهم | شهریاران عقل بهر هوشش هم
صد هزاران شاه مملوکش برق | صد هزاران پیر ساده بدق
زهره نی زهره را تا دم زند | عقل کلّش چون ببیند کم زند
من چه گویم چون مرا بردوخت است | وهم را و فکر را او سوخت است
دود آن نارم و لیلا من بود | دور از آن شه باطل ما عبر او
خود نباشد آفتابی را دلیل | جز که نور آفتاب مستطیل
سایه که بود تا دلیل او بود | این بسستش که ذلیل او بود
این جلالت در دلالت صادق است | جمله ادراکات پس او سابق است
جمله ادراکات بر خرهای لنگ | او سوار باد پران چون خدنگ
گر گریزد کس نیابد گرد شه | ور گریزند او بگیرد پیش ره
جمله ادراکات را آرام نی | وقت میدان است وقت جام نی
آن یکی وهمی چو بازی می‌پرد | وان دگر چون تیغ معبر می‌درد
وان دگر چون کشتی با بادبان | وان دگر اندر تراجع هر زمان
چون شکاری می‌نمایدشان ز دور | جمله حمله می‌نمایند آن طیور
چونکه ناپیدا شود حیران شوند | همچو جغدان سوی هر ویران شوند
منتظر چشمی بهم یک چشم باز | تا که پیدا گردد آن صید بناز
چون بماند دیر گویند از ملال | صید بود آن خود عجب یا خود خیال
مصلحت آنست تا یک ساعتی | قوتی گیرند و زور از راحتی
گر نبودی شب همه خلقان ز آز | خویشتن را سوختندی ز اهتزاز
از هوس وز حرص سود اندوختن | هر کسی دادی بدن را سوختن
شب پدید آید چو گنج رحمتی | تا رهند از حرص خود یک ساعتی
چونکه قبضی آیدت ای راه‌رو | آن صلاح تست آیس دل مشو
زانکه در خرجی در آن بسط و گشاد | خرج را دخلی بباید ز اعتداد
گر همیشه فصل تابستان بدی | سوزش خورشید در بستان شدی
منبتش را سوختی از بیخ و بن | که دگر تازه نگشتی آن کهن

[illegible]

مشتری گر ہو کوئی ترش مشتری سمجھی ہے | گر یہی خوش ہے تو سب شور و شر ہے
قبض آئے تو دیکھ اس میں بسط کو | خوش رہو اور ماتھے پر نہ لاؤ شکن
طفل خوش ہوا اور ہو سنجیدہ بڑا | غم جگر کو ہے سبب ہے خوشی [illegible]
چشم کودک جوں طویلہ میں خر | چشم عاقل کی ہے آخر بین نگہ
گھاس کو وہ دیکھے طویلہ میں ہرا | دیکھے وہ قصاب سے انجام یہ
گھاس ہے کڑوی جو دی قصاب نے | گوشت کی خاطر ترازو وہ رکھے
جا تو کھا حکمت کی گھاس [illegible] | وہ خوشی سے کو دیا ہے [illegible]
روٹی سمجھی اور نہ حکمت اے رہی | جو کہا حق نے کلوا من رزقہ
مرتبہ میں رزق حکمت ہے بڑا | کہ گلا پکڑے نہ آخر کو ترا
بند اس منہ کو کیا دو منہ کھلا | کر وہ کھائے رزق و لقمہ راز کا
گر چھڑا دے تن کو شیر دیو سے | اس چھٹ جانے میں [illegible]
ترک جوش کا [illegible] جوش نیم خام | سن حکیم غزنوی سے تو تمام
در الہی نامہ میں شرح و بیان | [illegible] حکیم غیب [illegible]
غم تو کھا غمگین کی روٹی تو نہ کھا | طفل شکر کھائے عاقل غم سدا
قند شادی میوہ باغ غم ہوا | یہ خوشی زخم اور غم مرہم ہوا
غم جو دیکھے عشق سے [illegible] | [illegible]
دیکھے عاقل بادہ کو انگور میں | دیکھتا معدوم [illegible] عاشق [illegible]
[illegible]

گر ز شیر و لیست آن دم خوشتر است | صبر تلخ [illegible]
چونک قبض آید تو در وی بسط بین | تازه باش و چین میفکن در جبین
کودکان خندان و دانایان ترش | غم جگر را باشد و شادی ز شش
چشم کودک همچو خر در آخرست | چشم عاقل در حساب آخرست
او در آخر چرب می‌بیند علف | وین ز قصاب آخرش بیند تلف
آن علف تلخست کین قصاب داد | بهر لحم ما ترازویی نهاد
رو ز حکمت خور علف کان را خدا | بی غرض دادست از محض عطا
فهم نان کردی نه حکمت ای رهی | زانچ حق گفتا کلوا من رزقه
رزق حق حکمت بود در مرتبت | کان گلوگیرت نباشد عاقبت
این دهان بستی دهانی باز شد | که خورندهٔ لقمه‌های راز شد
گر ز شیر دیو تن را وابری | در فطام او بسی نعمت خوری
ترک جوشش شرح کردم نیم خام | از حکیم غزنوی بشنو تمام
در الهی نامه گوید شرح این | آن حکیم غیب و فخر العارفین
غم خور و نان غم افزایان مخور | زانک عاقل غم خورد کودک شکر
قند شادی میوهٔ باغ غمست | این فرح زخمست و آن غم مرهمست
غم چو بینی در کنارش کش به عشق | از سر ربوه نظر کن در دمشق
عاقل از انگور می بیند همی | عاشق از معدوم شی بیند همی
جنگ می‌کردند حمالان پریر | تو مکش تا من کشم حملش چو شیر
زانک زان رنجش همی دیدند سود | حمل را هر یک ز دیگر می‌ربود
مزد حق کو مزد آن بی‌مایه کو | این دهد گنجیت مزد و آن تسو
گنج زر کو چون تو زیر ریگ‌ها | با تو باشد آن نماند مرده ریگ
پیش پیش آن جنازه‌ات می‌دود | مونس گور و غریبی می‌شود
بهر روز مرگ این دم مرده باش | تا شوی با عشق سرمد خواجه‌تاش
صبر می‌بیند ز پردهٔ اجتهاد | روی چون گلنار و زلفین مراد
غم چو آیینه‌ست پیش مجتهد | کاندرین ضد می‌نماید روی ضد

[illegible]

بعد ضد ہیچ کے سند و منبر ہوا / مسند بے ملا سے ہیچ منبر کچھ لیے تھا
دیکھ یہ دو وصف اپنے پاس ہے / ... شی سمجھ کر یہ ... سے کہا
وہ ہیں گو ہمی کو ہو وہ سکے دایا / یا ہو بالکل ایسا ہی سے وہ تھا
کہا ان دو وصف کا پاس مال / ہو ان پر مرغ اسکے لازم ہو حال

لیک شد رسم آن منسد گر / روز و ... آشنا و کر و شدم
این دو وصف از ... / ... ابسط آیتین
... اگر ... باشد و ... / ... و ...
زین دو وصف کار ... / چون ... زین حال ...

کہنا روح القدس کا مریم علیہا السلام کو کہ میں رسول حق ہوں مجھ سے مت ڈر دست بھاگ

گفتن روح القدس مریم را علیہا السلام کہ من رسول حقم آشفتہ مشو پنہان از من مشو

چونکہ ایکدم مضطرب مریم ہوئی / جیسے بجلی خاک پر تڑپے پڑی
دی اسے آواز جلوہ ... / کہ امین حق ہوں ... مت ڈر تو
اور سرفرازان حق سے مت کھنچ / ایسے اچھے محرمان سے مت کھنچ
یہی کہتا تھا وہ شعلہ نور کا / دم بدم منہ سے فلک پر پہونچتا
تو عدم کو بھاگے میرے خوف سے / میں عدم میں بھی تو ہوں صاحب علم
نیستی میں ہے لشکر و سامان میرے / ہاں وہ ادنیٰ نقش تیرے سامنے
دیکھ مریم نقش اک مشکل ہوں میں / ہم ہلال و ہم خیال اندر دل ہوں
جب خیال آکر دل میں آ اور رہا / جس جگہ تو جائے تیرے ساتھ ہے
نہ خیالے عارضی ناروا / کہ مثال صبح کاذب ہے فنا
صبح صادق سا ہوں نور اللہ کا / جس کو کوئی شب نہ ... باشکہ
... کہ لا حول کو / آیا یا ان لا حول ہوں ...
اصل میری اور غذا لاحول تھا / نور اول قول سے لاحول کا
ساتھ حق کے مجھ سے لیتی ہے پناہ / میں پناہ کو دیتا ہوں پہلے پناہ
وہ پناہ میں ہوں کہ تیری ہے پناہ / تو پکڑتی وہ خود ہوں میں پناہ
ناشناسی سی نہیں آفت ہے سوا / یار پاس اور عشق سے تو بیگانہ
یار کو اغیار تو سمجھ جانتی / نام شادی کا تو رکھتی ہے غمی
ایسا یار کہتا ہے ہمارا / کیا لگی ہے اس سے تو اے بیوفا
نخل ایسا کہ ہرا ہے قد یار / تو جو ہم چور ہیں وہ نخل دار

چونکہ مریم مضطرب شد یکزمان / همچنانکه بر زمین بر ماهیان
بانگ بر وی زد نمودار کرم / که امین حضرتم از من مرم
از سرافرازان عزت سر مکش / از چنین خوش محرمان خود در مکش
این همی گفت و ذبالهٔ نور پاک / از لبش می‌شد پیاپی بر سماک
از وجودم می‌گریزی در عدم / در عدم من شاهم و صاحب علم
خود بنه و بنگه من در نیستی است / یک سواره نقش من پیش ستی است
مریما بنگر که نقش مشکلم / هم هلالم هم خیال اندر دلم
چون خیالی در دلت آمد نشست / هر کجا که می‌گریزی با تو است
جز خیالی عارضی باطلی / کو بود آن چون صبح کاذب آفلی
من چو صبح صادقم از نور رب / که نگردد گرد روزم هیچ شب
هین مکن لا حول عمران زاده‌ام / که ز لا حول این طرف افتاده‌ام
مر مرا اصل و غذا لا حول بود / نور لا حولی که پیش از قول بود
تو همی گیری پناه از من به حق / من نگاریده پناهم در سبق
آن پناهم من که مخلص‌هات بود / تو اعوذ آری و من خود آن اعوذ
آفتی نبود بتر از ناشناخت / تو بر یار و ندانی عشق باخت
یار را اغیار پنداری همی / شادیی را نام بنهادی غمی
همچنین لطفی که دارد یار ما / تو گریزانی ازو ای بیوفا
اینچنین نخلی که لطف یار ماست / چونکه ما دزدیم نخلش دار ماست

[illegible]

[illegible]

ایسی شکل ہی کہ وہ زلف [illegible] | جو کہ ہم [illegible] متصل دو زنجیر
[illegible] ایسا جاری [illegible] | جہاں کہ [illegible] خون [illegible]
خون [illegible] | [illegible]
تو [illegible] جا کہ یار [illegible] | جو تو دشمن [illegible]
[illegible] | [illegible] قائم [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible]

الا وہ کہنا اس کی لیل کا بسبب عشق کے [illegible]

تو ہم کردان ان کو لیل [illegible]

[illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	آسکے عاشق کے ... الوطن	شاہ کا ... جان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

منع کرنا دوستوں کا سیر جانے سے بخارا کے

منع کردن دوستان او را از رفتن به بخارا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لاابالی کہنا عاشق ... [illegible]

[illegible]

اتفاق ... [illegible]

[illegible]

چپ رہو یوں ہیں یار کرتا ہی خطاب | اس لیے واللہ اعلم بالصواب
توبہ عاشق نے کی ہے اب ڈر تو | کہ کیا چوروں نے دار درس لیے
گرچہ وہ عاشق بخارا جاتا ہے | نے پئے درس اور کسی استاد کے
خوبی دلدار اور خود ہے تو بڑا ہے | اور سبق ہم میں دیدۂ یار ہے
عاشقوں کا ہے مدرس حسن یار | آنکہ پر ہے ان کی کتب روئے نگار
چپ ہیں وہ اور ہے ان کے نعرۂ تکرار | باقی ہے تا عرش و تخت پادشاہ
درس انکا وجد و حال و زلزلہ | نے زیادات ہے نہ باب سلسلہ
سلسلہ اس قوم کا زلف نگار | مسئلہ ہے دور کا پر دور یار
تجھ سے پوچھے مسئلہ گر کیس کا | کہہ نہ کیسہ میں سمائے گنج خدا
ذکر گر خلع و مبارا کا رہے | بد نہ کہ ذکر بخارا ہوتا ہے
ذکر ہر اک چیز کا دے خاصیت | کیونکہ رکھتا ہے ہر صفت ماہیت
گر بخارا میں ہنرمندی ہے بالغ | جبکہ خواری پا فارغ اس سے ہو
اس بخاری کو نہ دانش سے اثر | تھی بینش پر وہ رکھتا تھا نظر
جس کو خلوت میں ہوئی بینش کی راہ | وہ نہیں دانش سے ڈھونڈے دستگاہ
جو جمال جاں سے ہے ہم پیالہ ہو | اس کو اخبار و دانش سے ملال
دید جو دانش پہ غالب ہے [illegible] | عام کو دنیا [illegible]
دیکھتے ہیں کیونکہ دنیا کو عین | جانتے ہیں اس جہاں کو [illegible]
اس جہاں کو دیکھتے ہیں [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

لیک کم گو [illegible] | کو تمنی شد [illegible] والله اعلم بالصواب
چونکه عاشق توبه کرد اکنون بترس | کو چو عیاران کند بر دار درس
گر چه آن عاشق بخارا می‌رود | نه به درس و نه به استا می‌رود
عاشقان را شد مدرس حسن دوست | دفتر و درس و سبقشان روی اوست
خامشند و نعرهٔ تکرارشان | می‌رود تا عرش و تخت یارشان
درسشان آشوب و چرخ و زلزله | نه زیادات است و باب سلسله
سلسلهٔ این قوم جعد مشکبار | مسئلهٔ دور است لیکن دور یار
مسئلهٔ کیس ار بپرسد کس ترا | گو نگنجد گنج حق در کیسه‌ها
گر دم خلع و مبارا می‌رود | بد مبین ذکر بخارا می‌رود
ذکر هر چیزی دهد خاصیتی | زانکه دارد هر صفت ماهیتی
در بخارا در هنرها بالغی | چون بخواری رو نهی زان فارغی
آن بخاری غصهٔ دانش نداشت | چشم بر خورشید بینش می‌گماشت
هر که در خلوت به بینش یافت راه | او ز دانشها نجوید دستگاه
با جمال جان چو شد هم‌کاسه‌ای | باشدش ز اخبار و دانش تاسه‌ای
دید بر دانش بود غالب فرا | زان همی دنیا بچربد عامه را
زانکه دنیا را همی‌بینند عین | وان جهانی را همی‌دانند دین
بار زد [illegible] آن جهان | گر بجود در جهان شد ناتوان

متوجہ ہونا اس عاشق کا طرف بخارا کے

رو نهادن آن عاشق سوی بخارا

وہ ہوا متوجہ عاشق اشکبار | دل طپاں سوئے بخارا گرم و تیز
ریگ آموں اسکے آگے جوں حریر | آب جیحوں اسکے آگے جوں غدیر
وہ بیاباں اسکے آگے جوں چمن | گرتا تھا ہنسی سے وہ خندہ زناں
قند ہوا اندر سمرقند اسکا لب | لے بخارا سے ہی مذہب تھا اب

رو نهاد آن عاشق خونابه ریز | دل طپان سوی بخارا گرم و تیز
ریگ آمون پیش او همچون حریر | آب جیحون پیش او چون آبگیر
آن بیابان پیش او چون گلستان | می‌فتاد از خنده او چون گلستان
در سمرقند است قند اما لبش | از بخارا یافت و شد مذهبش

[illegible]

اوسکا نام اسکندر تھا	عقل و دین کو جس نے لے لیا	اسے سکندر عقل افسانہ بود	پیکر آن عقل و دین برده
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھپا رہا کوئی [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک ساعت [illegible]	[illegible]	ساعتے [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] گلستان [illegible]	[illegible]	گلستانے [illegible] دیده بود	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بات [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] عاشق [illegible] | در آمدہ آن عاشق [illegible]

[illegible] | [illegible]

وہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

چھوڑ دینا عاشق کا ماتم سے الوان و رنگ و بو کو

چھوڑ دادن عاشق الوان و شہد و شکر کان را

ہوا مستی سے جون میں بھول کر آپ	اگر چہ میں ہا فران کرتا ہے جہان آپ
کوئی مستی نہ بہا کر آپ	گرو وہ مر یا ہر کیا ہے وہ کے
ہاتھ پاؤں میں چہ گر سے چھین	عشق پانی کا تھا کچھ
سے ہاتھ جوں چھپے	کاش ہوتا ہے جو [illegible]
مشک میری سے پیشانی	اگر دل تو رنگ میری
جس کو [illegible]	رنگ آتا ہے میں ہوتا اس کی جا
ہاتھ جون و ہیں	وصول کو دن عشق پانی
خون دل جو ہے	قطرہ قطرہ [illegible]
جون [illegible]	چھپے عاشق
اگر میں پر [illegible]	خون دل میں
ہم دل پنہان	کیوں مراد [illegible]
کیوں [illegible]	عید قربان وہ عاشق
گاؤ گر شور [illegible]	پالا [illegible]
گاؤ موسی جون	[illegible]
گاؤ موسی کا تھا	اس کا گوشت حیات
اس کا [illegible]	آخر [illegible]
[illegible]	الرحمن [illegible]
میں جمادی سے مرا نامی ہوا	اور نامی سے مرا حیوان بنا
میں جو حیوان سے مرا آدم ہوا	کیوں ڈروں [illegible]
پھر دوبارہ جو [illegible]	تا ملک [illegible]
اور ملک سے بھی جانا	کل شیء ہالک الا وجہہ
پھر ملک سے جو قربان ہو	[illegible]
پس عدم ہو جاؤں	کہہ انا الیہ راجعون

گر چہ [illegible]	گفت [illegible]
[illegible]	[illegible]
عشق آب [illegible]	[illegible]
کاشکے [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
لعل عشق آب [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
تا کہ عاشق [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
از جمادی مردم و نامی شدم	وز نما مردم بحیوان سر زدم
مردم از حیوانی و آدم شدم	پس چہ ترسم کی ز مردن کم شدم
حملہ دیگر بمیرم از بشر	تا برآرم از ملائک بال و پر
وز ملک ہم بایدم جستن ز جو	کل شیء ہالک الا وجہہ
بار دیگر از ملک قربان شوم	آنچہ اندر وہم ناید آن شوم
پس عدم گردم عدم چون ارغنون	گویدم کانا الیہ راجعون

[illegible]

اتفاقاً تھا کہ وہ مر گیا | اپنے جیون سے کہ ظلمت ہی میں تھا
نیل فرما دیتے ساحل سے تو با | مثل تیغ تیز تو ہو با آب کا
مرگ اس کی آپ وہ خود ہی بنا | پیٹتا ہے سر وہ اپنا [illegible]
[illegible] عاشق [illegible] | [illegible]
اس کی تیغ عشق کی [illegible] | دیکھ [illegible] ہزار [illegible]
پس [illegible] | [illegible]
شہر [illegible] | [illegible]
وصف [illegible] | [illegible]
خود کو [illegible] | [illegible]
[illegible] گنبد کی [illegible] | [illegible]
زعفران سا زرد [illegible] | رو گیا عاشق [illegible]

[illegible] آن [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] عاشق [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
همچو گویی سجده کن بر رو و سر | جانب آن صدر شد با چشم تر
[illegible] | [illegible]

پہنچا اس عاشق کا پاس معشوق کے [illegible]

رسیدن آن عاشق به معشوق خویش چون دست از جان بشست

وہ [illegible] تھا ہم [illegible] تیغ [illegible] | [illegible] عاشق [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] عشق کا [illegible] | [illegible]
نور دیکھا شمع کا پروانہ سا | [illegible] جان [illegible]
[illegible] شمع عشق [illegible] | روشنی میں روشنی [illegible]
آتشی شمعوں [illegible] عکس ہے | [illegible] آتش [illegible]

هم کشنده هم [illegible] اندر دست او | [illegible]
[illegible] | [illegible]
آن زمان [illegible] | [illegible]
همچو پروانه [illegible] | [illegible]
لیک شمع عشق چون آن شمع نیست | روشن اندر روشن اندر روشنیست
او بعکس شمعهای آتشیست | می نماید آتش و جمله خوشیست

حکایت اس مسجد کی کہ مہمان کش تھی اور اس عاشق کی

حکایت آن مسجد که مهمان کش بود و آن عاشق

ایک حکایت تم سنو [illegible] | ایک مسجد تھی کنار شہر [illegible]
کوئی اس میں [illegible] شب [illegible] | [illegible] ہو گئے
[illegible] سا [illegible] گیا | صبحدم [illegible] اختر [illegible]
خود کو اس سے خوب [illegible] کر | صبح آئی خواب کو کوتاہ کر

یک حکایت گوش کن ای نیک پی | مسجدی بد بر کنار شهر ری
هیچ کس در وی نخفتی شب ز بیم | که نه فرزندش شدی آن شب یتیم
بس که اندر وی غریب عور رفت | صبحدم چون اختران در گور رفت
خویشتن را نیک ازین آگاه کن | صبح آمد خواب را کوتاه کن

[illegible]

۱۹۱

[illegible]

ہر کوئی کہتا کہ پریاں آتش ہیں	تیغ سے وہ قتل مہماں کو کریں	هر کسی گفتی که پریانند تند	اندر او مهمان کشان با تیغ کند
دوسرا کہتا [illegible]	[illegible]	وان دگر گفتی که سحرست و طلسم	کین رصد باشد عدو جان و خصم
دوسرا کہتا کہ در پہ لکھو	کہ یہاں مہمان ہرگز [illegible]	آن دگر گفتی که بر نه نقش فاش	بر درش کای میهمان اینجا مباش
یاں نہ سو شب کو جو چاہو جان کی	ورنہ یاں پر [illegible]	شب مخسپ اینجا اگر جان بایدت	ورنه مرگ اینجا کمین بگشایدت
دوسرا کہتا کہ قفل اک ڈال دو	کوئی غافل [illegible]	وان دگر گفتی که قفلی بر نهید	غافلی کاید شما کم ره دهید

آنا ایک مہمان کا اس مسجد مہمان کش میں — آمدن مهمان در آن مسجد مهمان کش

تا کہ اک مہمان آیا وقت شب	کہ سنی تھی اس نے شہرت [illegible]	تا یکی مهمان در آمد وقت شب	کو شنیده بود آن صیت عجب
آزمانا [illegible]	کیونکہ تھا وہ مرد [illegible]	از برای آزمون می‌آزمود	زانکه بس مردانه و جانباز بود
[illegible]	[illegible]	گفت کم گیرم سر و اشکمبه‌ای	رفته گیر از گنج جان یک حبه‌ای
[illegible]	[illegible]	صورت تن گو برو من کیستم	نقش کم ناید چو من باقیستم
[illegible]	نفخ حق ہوں [illegible]	چون نفخت بودم از لطف خدا	نفخ حق باشم ز نای تن جدا
[illegible]	[illegible]	تا نیفتد بانگ نفخش این طرف	تا رهد آن گوهر از تنگین صدف
[illegible]	[illegible]	چون تمنوا موت گفت ای صادقین	صادقم جان را بر افشانم برین

ملامت کرنا اہل مسجد کا مہمان عاشق کو [illegible] — ملامت کردن اهل مسجد مهمان عاشق را از شب خفتن در آنجا

قوم بولی [illegible]	[illegible]	قوم گفتندش که هین اینجا مخسپ	تا نکوبد جانستانت همچو کسپ
[illegible]	[illegible]	که غریبی و نمی‌دانی تو حال	کاندر اینجا هر که خفت آمد زوال
اتفاقی [illegible]	[illegible]	اتفاقی نیست این ما بارها	دیده‌ایم و جمله اصحاب نهی
[illegible]	[illegible]	هر که آن مسجد شبی مسکن شدش	نیم شب مرگ هلاهل آمدش
[illegible]	[illegible]	از یکی تا صد این را دیده‌ایم	نه به تقلید از کسی بشنیده‌ایم
[illegible]	[illegible]	گفت الدین النصیحه آن رسول	آن نصیحت در لغت ضد غلول
[illegible]	[illegible]	این نصیحت راستی در دوستی	در غلولی خائنی و سگ‌پوستی
[illegible]	[illegible]	بی خیانت این نصیحت از وداد	می‌نماییمت مگرد از عقل و داد

[illegible] — جواب گفتن عاشق با ناصحان ملامت گویان را

بولا وہ تسبیح نہ اس کے لئے
یہ جو ان زخمی کہے اور ہم
یہ سکتا سنتی ہوا جی ہے مرہ کو
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مرغ کو پنجرہ سے باغ کو
[illegible]

آخر کیا میں نہ گویا یان کی
تو دل میں کیا شوق زخم سے زخم
[illegible]

گفت او ادیب با ستان اس سال
تنہا چہ زخم با ستا [illegible]
تنہا الم زخم جو [illegible] خواہ
[illegible]
[illegible]
آن کہ بر سر [illegible]
[illegible]

[illegible]

جیسے جالینوس عاقل نے کہا
[illegible]

باورت ناید که در این شهر هم / تا نظاره کرد وی اندر رحم
یا چو چشم سوخته را آنجا بُوَد / آنچنان زین فاسد آن را دیده بُوَد
همچو جالینوس او نامحرم است / آن ندانستی که آن عالم بی سوئی است
آن چنان که چار عنصر در جهان / صد هزاران شهر دارد ده مکان
آب و دانه در قفس گر یافت است / آن ز باغ و عرصه‌ای در یافت است
جان‌های انبیا بینند باغ / زین قفس وقت نقلان و فراغ
پس ز جالینوس و عالم فارغند / همچو ماه اندر فلک‌ها بازغند
ور ز جالینوس این قول افتریست / پس جوابم بهر جالینوس نیست
این جواب آنکس آید کین بگفت / که نبودستش دلی با نور جفت
مرغ جانش موش شد سوراخ جو / چون شنید از گربگان او عرجعوا
زان سبب جانش وطن دید و قرار / اندرین سوراخ دنیا موش‌وار
هم درین سوراخ بنایی گرفت / درخور سوراخ دانایی گرفت
پیشه‌هایی که مر او را در مزید / اندرین سوراخ کار آید گزید
زانکه دل برکند از بیرون شدن / بسته شد راه رهیدن از بدن
عنکبوت ار طبع عنقا داشتی / از لعابی خیمه کی افراشتی
گربه کرده چنگ خود اندر قفص / نام چنگش درد و سرسام و مغص
حصبه و قولنج و مالیخولیا / سکته و سل و جذام و ناسزا
گربه مرگست و مرض چنگال او / می‌زند بر مرغ و پر و بال او
گوشه گوشه می‌جهد سوی دوا / مرگ چون قاضی و رنجوری گوا
چون پیاده قاضی آمد این گواه / که همی خواند ترا تا حکمگاه
مهلتی خواهی تو از وی در گریز / گر پذیرد شد وگرنه گفت خیز
جستن مهلت دوا و چاره‌ها / که زنی بر خرقه تن پاره‌ها
عاقبت آید صباحی خشم‌وار / چند باشد مهلت آخر شرم دار
عذر خود از شه بخواه ای پرحسد / پیش از آن کان چنان روز در رسد

پاکہ ہوتا ایک ور اس شہر میں / دیکھتا اندر رحم سے تا کہیں
یا برابر ہوتا ناسکے سوختہ کے / کر رحم و دیکھتا وہ باہر سو
ایسا نا قابل ہو جہاں کے خلق / مثل جالینوس نامحرم ہے
وہ نہ جانے یہ کہ جیسا ہیں / کہ ہیں ہو باہر کے عالم سے
اس جہاں میں چار عنصر جیسے ہو / لاکھوں شہر ہیں ایک میں
آب و دانہ جو کہ پنجرہ میں ملے / باغ اور صحرا سے ہیں وہ
انبیا کی جانیں ہیں پاتی باغ / مرتے دم پنجرہ سے ہو فراغ
ہیں جدا عالم و جالینوس سے / مثل مہ روشن ہیں افلاک سے
گر ہے جالینوس پہ بہتان یہ / ہے جواب اس کا میرا اس کے واسطے
یہ جواب اسکا ہے جس نے یہ کہا / کہ نہیں ہے نور دل اسکا ہوا
ہو گیا ہے موش مرغ جاں اسکا / جو سنا بلی کا [illegible]
اس سبب سے جان اسکی نے / موش سا ان سوراخ میں دنیا کے ہے
اور کی تعمیر اس سوراخ میں / لائق سوراخ لی دانائیں
ایسے پیشے کر زیادہ اس کے / کام اس سوراخ میں آتے ہیں
کیونکہ دل اکھڑ گیا نکلنے سے / بند جانے کی رہ جسم سے
عنکبوت گر رکھتی عنقا کی طبع / کب لعابوں سے وہ خیمہ تانتی
چنگ گربہ نے قفس اندر رکھا / نام چنگل درد و سرسام اسکا رکھا
حصبہ و قولنج و مالیخولیا / سکتہ و سل و جذام و ناسزا
موت گربہ چنگل ہے بیماریاں / مرغ و پر [illegible]
کونے کونے دوڑتا ہے وہ سوئے دوا / مرگ جوں قاضی و بیماری گوا
آیا قاضی کا پیادہ یہ گواہ / کہ بلاتا ہے تجھے تا دارالقضا
چاہتا مہلت ہے اس سے تو بھاگ کر / مانے گر جاتے ورنہ [illegible]
چاہنا مہلت کا ہو دارو دوا / سینا خرقہ تن پہ پیوند کا
مثل صبح آخر کو آتے وہ خشمناک / مہلت ہے کتنی آخر تو شرم کر
عذر اپنا شہ سے کرائے بدخواہ / اس سے پہلے کہ آئے تجھ پہ وقت

[illegible]

دانکه در ظلمت براند بارگی | بر کند زان نور دل یکبارگی
می گریزد از گواه و مقصد شب | کان گواه [illegible] قضای خواندش
ناگهان گیرد او را خواب [illegible] | [illegible] تا پیش قاضی [illegible]
زین [illegible] گورکن [illegible] | کو به مسجد آمد آن شب میهمان

ملامت کردن اهل مسجد مهمان را [illegible]

ملامت کرنا اہل مسجد کا مہمان کو [illegible]

[illegible]

آن زد و در آسمان ناپدید [illegible] | [illegible]

[illegible]

عشق چون دعوی جفا دیدن گواه | چون گواهت نیست شد دعوی تباه

[illegible]

[illegible]

مارے لاٹھی کوئی گر سانپ پر اگر | مار ہو تو صفے نہ سانپ مار ہو گر وہ پر
گر کوئی غصہ سے مارے سانپ کو | ماری اسکے عیب کو صفے سانپ کو
تاکہ چھوٹے عیب سے یہ شتاب ہو | فیض سے شیر سے گلستان ہو
مار تھا اک بیٹھا شیر اک کو لقمہ | قند تھا وہ پردے کے تھا شکل سے
مرد نے دیکھا جو اسکو وہ بلا | دور گر کر دی یہیں بلا ہی لیا
یہ بلا اتنا تو بیٹھا ہوں کہ وہ مار | اثر حق سے کیوں نہیں ڈرتا یار
جو بلا اسکو یہیں کب مارا جان | دیکھ کو مارا جو اسمیں ہی نہاں
گر کہے ان موت تجھکو ہوچکی | یا ہاتھی کی موت تجھے بھی دو
وہ گروہ تھا کا جو ہے آدمی | آ بوہ مرد ہی وہ مردان کوئی
تھا نہ بولی نے انکو خارج کر دیا | تنگ سے کر ہوں مخنث اپنا پا
تن تھا ہوں ہوں کی تو شخص فرد | دیکھ یہیں اسا تھ نامرد تکو یا
کیونکہ زاد کو خیال الاحق کہے | اور فیق سست سے سو شہر ہو
کہا ہے وہ اگر ہمراہ ہوں | تا نہ ہی سے شکل کا ہوں
خود دیکھا ہے اسا تھ ہو منٹ بیٹھ | پس وہ بھاگیں وہ لکو صف کو چھوڑ دینا
پس ہے تھوڑی ہی انہیں خبر کے | سب اس سے کہ وہ بھاگیں خوف سے
شوخ چشم با دام سہت ... | ان بہت سی جو کہ ہوں گرد کے
شیر گرو ہے ایک سو ہیں ... | چونہیں ایک ان یہیں ... باہم
گرو ہا ہے گمان سے زندہ ہی | شک یہیں آخر عالم کے وہ احوال کی
راہ چلا ہے وہ منزل جاتا | اور قدم ڈر کے رکھے شکل ...
ہو نہ جانے راہ وہ کیونکر چلے | ہو پریشان اور دل پرخون
جو کہ ہے اسے ... شہر ہے | شہر جائے ڈر سے وان ...
جو دل پرخون جانے راہ کو | کہ ... ایک ... ہو کہ وہ
ان ... ہوں کے تو ہمراہ | کیونکہ وقت ... وہ ...
پس وہ بھاگیں تجھکو تنہا چھوڑ دیں | سحر بابل ... میں ...
خشک ... تو مت ... کا زار | اور ... تو کچھ ...

پرنه چون که او را مرد زو | برنهادن را نشدند بر گرد زو
گر بود هر اسپ را آن کینه کش | آن نه زد بر اسپ زد بر گش
تا سگ ... خوش ... شود | شیر ... کی ... شود
آن یکی می زد ... لقمه | قند بود آن ...
دید مرد آن چنانش ... | آمد بگرفت ... و رکنار
گشت ... آن ... زود | چون ... سیدی ز ...
گفت ... آن ... | من ... که ...
مار را گو ... مرگ تو یار | مرگ آن ...
آن گروهی گو ... مخنث ... | ... مردان ...
تا ... شان از دغا ... | ... مخنث ...
لاف ... | ... مردی ...
کیونکه زاد ... خیال ... | ... سست ...
گر گر ایشان با شما همره شوند | تا ...
خویشتن را با شما ... | پس گریزند ...
پس سپاهی اند ... | ... آید ...
سست با دام ... | ...
... گر ... | ...
گیر ترسان ... | ...
می رود در ره ... | ...
چون ... مسافر ... | ... دل پرخون شود
هر که گوید ... | ...
در ... ره ... دل ... | ...
پس ... همراه این ... | ...
پس گریزند و ترا تنها ... | ... سحر بابل ...
تو ز ... یاران ... کار زار | ...

[illegible]

کہیں طاؤسی تیری حالت کرے	دیو کا دیں گھر کا بھی ہوا دے	پیش طاؤ سیمیت سلاست کنند	ور بندہ [illegible] بر کنند

کہنا شیطان کا قریش کو کہ تم احمد علیہ السلام سے لڑو میں تمہارا ساتھی ہوں
اور [illegible] ہم کو [illegible] اور بھاگنا اس کا [illegible]

گفتن شیطان با قریش که با احمد علیه السلام [illegible]
کشیم و قبیله خود را به وخوانم و دیگر [illegible]

جو قریشوں کو دیا شیطان نے دم	البتہ بولا کرو شکر ہم
تا کہ احمد کو شکست اب ہو ہم	ورنہ [illegible] کو نکلو ہیں ہم
[illegible]	[illegible] حسب الکرم
جمع لشکر اسکے کہنے سے ہوا	[illegible] سے کہا
کہ بلا تا ہوں ابھی [illegible]	تا مدد [illegible]
اور [illegible]	[illegible]
جمع کہنے سے قریش اسکے ہوئے	[illegible]
دیکھا [illegible] ملک شیطان نے	[illegible]
[illegible]	[illegible]
پانوں اپنا [illegible]	[illegible] سپاہ [illegible]
کہا [illegible]	[illegible]
بولا حارث [illegible] شکل	[illegible]
بولا دیکھوں [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
کل یہ کہتا تھا کہ [illegible]	[illegible]
کل تو تھا سردار لشکر کا [illegible]	آج [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] حارث [illegible] کہا	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] کیا [illegible]	[illegible]

ہمچو شیطان گرد سا و [illegible]	در هم [illegible]
تا که [illegible]	[illegible]
چونکه شیطان [illegible]	[illegible]
چون [illegible] گفت او	[illegible]
که یار [illegible]	تا که [illegible]
[illegible]	تا [illegible]
چون قریش از گفت او [illegible]	[illegible]
از ملایک [illegible]	[illegible]
آن [illegible]	گفت [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
گفت حارث [illegible] شکل [illegible]	[illegible]
گفت [illegible]	گفت [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
چونکه حارث [illegible]	[illegible]
[illegible]	چون [illegible]
[illegible]	[illegible]
چونکه [illegible]	[illegible]

[illegible]

او فتد اندر سر و اندر خشش / پس گریزان چون ... تا کشش

نفس و شیطان هر دو یک تن بوده‌اند / در دو صورت خویش را بنموده‌اند

چون فرشته و عقل کایشان یک بدند / بهر حکمت‌هاش دو صورت شدند

دشمنی داری چنین در سر خویش / مانع عقل است و خصم جان و کیش

یک نفس حمله کند چون سوسمار / پس بسوراخی گریزد در فرار

در دل او سوراخ‌ها دارد کنون / سر ز هر سوراخ می‌آرد برون

نام پنهان گشتن دیو از نفوس / و اندر آن سوراخ رفتن شد خنوس

که خنوسش چون خنوس قنفذ است / چون سر قنفذ ورا آمد شد است

که خدا آن دیو را خناس خواند / کو سر آن خارپشتک را بماند

می‌نهان گردد سر آن خارپشت / دم بدم از بیم صیاد درشت

تا چو فرصت یافت سر آرد برون / زین چنین مکری شود مارش زبون

گر نه نفس از اندرون راهت زدی / رهزنان را بر تو دستی کی بدی

زان عوان مقتضی که شهوت است / دل اسیر حرص و آز و آفت است

زان عوان سر شدی دزد و تباه / تا عوانان را بقهر تست راه

در خبر بشنو تو این پند نکو / بین جنبیکم لکم اعدی عدو

طمطراق این عدو مشنو گریز / کو چو ابلیس است در لج و ستیز

بر تو او از بهر دنیا و نبرد / آن عذاب سرمدی را سهل کرد

چه عجب گر مرگ را آسان کند / او ز سحر خویش صد چندان کند

سحر کاهی را به صنعت که کند / باز کوهی را چو کاهی می‌تند

زشت‌ها را نغز گرداند بفن / نغزها را زشت گرداند بظن

آدمی را خر نماید ساعتی / آدمی سازد خری را و آیتی

کار سحر است این که دم می‌زند / هر نفس قلب حقایق می‌کند

این چنین ساحر درون تست و سر / ان فی الوسواس سحرا مستتر

اندر آن عالم که هست این سحرها / ساحران هستند جادویی‌گشا

اندر آن صحرا که رست این زهر تر / نیز روییده‌ست تریاق ای پسر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہتا ہے تریاق مجھ سے [illegible]
کہتا ہے کہ سحر [illegible]
بودہ بیغمبر کہ آن فی البیان [illegible]
سحر [illegible] دفع سحر ساحران
وہ بیا [illegible] اولیا کا [illegible]
[illegible] لیکن سحر [illegible]
[illegible] قوت [illegible]

گوید ست تریاق از من [illegible]
گفت او سحر ست و دیوانی تو
گفتہ پیغمبر کہ ان فی البیان
لیک سحری دفع سحر ساحران
آن بیان اولیا و اصفیا
[illegible] نفس و دون [illegible]
این طلسم سحر نفس اندر بدن
[illegible] آغاز [illegible]

زہر [illegible] ہو ولیکن
کہنا [illegible] سحر [illegible]
سحر [illegible] دہ سیلان
مانند تریاق ہی [illegible] بیان
کہ وہ [illegible]
[illegible] تریاق مرشد [illegible]
[illegible] کامل [illegible]
جانب [illegible] مہمان مسجد [illegible]

حکایت کردن عاذلان مسجد را با مہمان مسجد عاشق

[illegible] نصیحت ملامت کرنے والوں کا اس مہمان مسجد عاشق کو

[illegible] جلدی [illegible]
[illegible] دشمن [illegible]
کہ [illegible]
[illegible] مسجد [illegible]
[illegible]

این مکن جلدی برو ای [illegible]
گر بگوید دشمنی از دشمنی
کہ [illegible] او در [illegible]
تا بہانہ قتل بر مسجد نہد
[illegible]
این برو جلدی مکن [illegible]
چون تو [illegible]
این [illegible]

مسجد ما را مکن زین متہم
[illegible]
بر بہانہ مسجد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تو [illegible] مسجد [illegible]
اور [illegible]
[illegible] مسجد کا وہ تو خوب [illegible]
[illegible]

[illegible] مثال لاحول [illegible]

[illegible]

گفت [illegible] یاران [illegible]
[illegible]
[illegible]
چونکہ سلطان شاہ محمود کریم
[illegible]

[illegible] قدم لاحول [illegible]
[illegible] دفع کرتا [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible] سلطان شہ محمود [illegible]

[illegible]

با سپید و چون ستاره اشتری | انبه و قیر و زر و صد بار گیر
اشتری دیدند کو بد با جمال | پیش او بنشسته چون خر دلان
بانگ کوس و طبل بر گوید بشیر | منزل و ره کوچ و در جلب
اندر آن خربند در آمد آن شتر | کودکی آن طبلک میزد در آن
عاقلی گفتش مزن طبلک که او | پخته طبل است با آن شد خو
پیش او چه بود تبوراک تو طفل | که کشد او طبل سلطان بیست کفل
عاشقم من کشته قربان لا | جان من نوبتگه طبل بلا
خود تبوراک است این تهدیدها | پیش آنچه دیده است این دیدها
ای حریفان من از آنها نیستم | کز خیالاتی درین ره بیستم
من چو اسماعیلیانم بی حذر | بل چو اسماعیل آزادم ز سر
فارغم از طمطراق و از ریا | قل تعالوا گفت جانم را بیا
گفت پیغمبر که جاد فی السلف | بالعطیه من تیقن بالخلف
هر که بیند مر عطا را صد عوض | زود در بازد عطا را زین غرض
جمله در بازار از آن گشتند بند | تا چو سود افتاد مال خود دهند
زر در انبانها نشسته منتظر | تا که سود آید به بذل آید مصر
چون ببیند کاله در ربح بیش | سرد گردد عشقش از کالای خویش
گرم زان ماندست با آن کو ندید | کاله‌ها را بیش ربح و فایده
همچنین علم و هنرها و حرف | چون به دید افزون از آنها در شرف
تا به از جان نیست جان باشد عزیز | چون به آمد نام جان شد چیز لیز
لعبت مرده بود جان طفل را | تا نگشت او در بزرگی طفل زا
این تصور وین تخیل لعبت است | تا تو طفلی پس بدانت حاجت است
چون ز طفلی رست جان شد در وصال | فارغ از حس است و تصویر و خیال
نیست محرم تا بگویم بی نفاق | تن زدم والله اعلم بالوفاق
مال و تن برفند ریزان فنا | حق خریدارش که الله اشتری
برفها زان از ثمن اولیستت | که تو در شکی یقینی نیستت

شکل یار و شہ کے سپاہ ہمراہ تھی | مالک و گیرودہ شکل یا جاہ بھی
تھا شتر نقارہ اوپر لادے ہوئے | بیٹھتا ہوا اونٹ تھا جوان
اور نقارہ بجاتے اوپر سے تھے | رات دن کوچ و مقام اندر وہ
اونٹ وہ اس کھیت کے اندر گیا | دف کو وہ لڑکا بجانے ہیں لگا
ایک عاقل نے کہا دف مت بجا | اونٹ نقارہ کا ہے شاہ کا
اونٹ کے آگے دف گر کی کیا بھی یار | نوبت شاہی اٹھاتی بیس بار
میں ہوں عاشق کشتہ قربان لا | جان ہے نوبتگہ مری طبل بلا
یہ ڈراوا دف گر کا سے خود دیکھا | دیکھا افزون اس سے جو کہ دیکھا
اے حریفو ہوں نہیں انہیں میں | کہ خیالوں سے ہوں اس راہ میں
مثل اسماعیل کے ڈر ہے کہاں | بلکہ اسماعیل سا آزاد ہوں
کر و فر سے رکھتا ہوں آزادگیاں | قل تعالوا بولا ہے میری جان کو آ
بولے پیغمبر کہ جاد فی السلف | بالعطیہ من تیقن بالخلف
جو عطا کی سو عوض کو دیکھ لے | بے غرض ہے وہ عطا جلدی کرے
اسلئے بازار میں سب پھنس گئے | دیتے ہیں مال اپنا جو کہ سود
منتظر تھیلیاں ہیں بیچ زر | تاکہ ہو سود جلدی صرف کر
دیکھے سامان نفع کا جو دوسرا | سرد ہو عشق اپنے سامان کا
گرم بازار اسلئے اس سے رہا | اپنے سامان کا نہ دیکھا فائدہ
اس طرح پیشہ ہنر اور علم کو | جو نہ دیکھا اس سے زیادہ بس ہو
تا نہ بہتر جان ہو جان ہے عزیز | جانا جو بہتر اس سے جان ہے لیز
مردہ گڑیا دختر طفلی جان ہے | تب ہوا جب تک نہ ہوا اور سیانا
ان خیالوں کو تو گڑیا جان لے | جب تلک حاجت ہے تجھ کو طفل ہے
چھوٹی طفلی ہوا جان کو وصال | تب رہا یہ حس تصویر و خیال
نہ کوئی محرم کہوں تا بے جھجک | چپ رہا ہوں واللہ اعلم بالوفاق
مال و تن ہیں برف فانی لاجرم | حق خریدار اس کا اللہ اشتری
برف اس باعث ہے جنت سے سوا | کہ تو شک میں ہے یقین سمجھا نہیں

عجب شک ہے جویائے اہل یقین / [illegible] باغ یقین
[illegible] ست در [illegible] / [illegible] بستان [illegible]

ہر گمان تشنہ یقین ہے ای پسر / اور افزونی میں [illegible] بال و پر
هر گمان تشنهٔ یقینست ای پسر / می زند اندر تزاید بال و پر

جو پہنچے اندر علم کے قائم ہو / اور یقین کی سمت علم اوسکا [illegible]
چون رسد در علم پس پر پا شود / مر یقین را علم او بویا شود

کیونکہ ہے اندر طریق عشق [illegible] / کم یقین سے علم [illegible] زیادہ ظن سے
زانک هست اندر طریق مفتتن / علم کمتر از یقین و فوق ظن

علم ڈھونڈتا ہے یقین کو [illegible] / اور یقین ڈھونڈتا ہے [illegible] دیکھنا
علم جویای یقین باشد بدان / وان یقین جویای دیدست و عیان

اسکو الہاکم کے ڈھونڈ [illegible] / اور پس کلا پس لو تعلمون
اندر الهاکم بجو این را کنون / از پس کلا پس لو تعلمون

کھینچتا دانش کو بینش اے علیم / گر یقین ہوتا تو [illegible] جحیم
می کشد دانش به بینش ای علیم / گر یقین گشتی ببینندی جحیم

دید پیدا ہوتی یقین سے [illegible] / جیسے شک سے [illegible] خیال
دید زاید از یقین بی امتهال / آنچنانک از ظن می زاید خیال

دیکھ الہاکم میں یہ قول [illegible] / [illegible] علم الیقین عین الیقین
اندر الهاکم بیان این ببین / که شود علم الیقین عین الیقین

میں گمان سے اور یقین سے بالاتر ہوں / اور ملامت سے [illegible]
از گمان و از یقین بالاترم / وز ملامت بر نمی گردد سرم

میرے منہ نے کھایا حلوا اسکا / چشم روشن [illegible] بینا [illegible]
چون دهانم خورد از حلوای او / چشم روشن گشتم و بینای او

پاؤں رکھتا گستاخ میں گھر کو [illegible] / [illegible]
پا نهم گستاخ چون خانه روم / پا نلرزانم نه کورانه روم

گل کو قول حق نے خندان کیا / میرے دل پر [illegible] سو چندان کیا
آنچ گل را گفت حق خندانش کرد / با دل من گفت و صد چندانش کرد

سرو کو کہ [illegible] سیدھا قد کیا / نرگس و نسرین [illegible]
آنچ زد بر سرو و قدش راست کرد / وانچ از وی نرگس و نسرین بخورد

جو کہ شیریں جان دل [illegible] / نقش [illegible] خاکی [illegible]
آنچ نی را کرد شیرین جان و دل / وانچ خاکی یافت زو نقش چگل

جو کہ ابرو کو [illegible] طرار کیا / رخ کو [illegible] گلنار [illegible]
آنچ ابرو را چنان طرار ساخت / چهره را گلگونه و گلنار ساخت

جو زبان کو دی [illegible] افسونگری / اور دیا جو کان کو زر جعفری
مر زبان را داد صد افسونگری / وانک کان را داد زر جعفری

جو کھلے جب در زرادخانہ [illegible] / غمزہ [illegible] تیرانداز [illegible]
چون در زرادخانه باز شد / غمزه‌های چشم تیرانداز شد

تیر مارا [illegible] / عاشق شکر و شکرخا کیا
بر دلم زد تیر و سودایم کرد / عاشق شکر و شکرخایم کرد

عاشق اسکا [illegible] / عقل و جان جاندار [illegible]
عاشق آنم که هر آن آن اوست / عقل و جان جاندار یک مرجان اوست

[illegible] دعوی [illegible] / [illegible]
من نلافم ور بلافم همچو آب / نیست در آتش کشی‌ام اضطراب

[illegible] / سخت رو [illegible]
چون بدزدم چون حفیظ مخزن اوست / چون نباشم سخت‌رو پشت من اوست

[illegible] خورشید [illegible] پشت گرم / سخت [illegible]
هر که از خورشید باشد پشت گرم / سخت رو باشد نه بیم او را نه شرم

[illegible] / [illegible]
همچو روی آفتاب بی حذر / گشت رویش خصم سوز و پرده در

ہر پیمبر سخت رو [illegible] عالم میں / [illegible]
هر پیمبر سخت رو بد در جهان / یکسواره کوفت بر جیش شهان

منہ نہ پھیرے غم سے اور خوف سے	ایک تن تنہا وہ عالم پر گرے	زو نکرد اندیشه از ترس کمی	یک تنه تنها بزد بر عالمی
سنگ ثابت جو ہوا ہے سخت رو	ہو جہان پر ڈھیلے سے نہ خوف	سخت رو شد سنگ تا تنها شود	[illegible] بر کلوخ
خشت پختہ سے جو کہ ڈھیلا بنا گیا	پتھر حق ہی سے سنگ سخت تاکہ ہو	کان کلوخ از خشت زن یک لخت شد	سنگ [illegible] سخت شد
بکریاں گرچہ ہیں از حد بے حساب	انکے انبوہ سے نہ ڈرتا ہے قصاب	گوسفندان گر برون از حساب	ز انبهی‌شان کی بترسد آن قصاب
کلکم راع نبی چون راعی ہے	خلق مثل گلہ اور وہ ساعی ہے	کلکم راع نبی چون راعی است	خلق مانند رمه او ساعی است
جنگ گلہ سے نہ چرواہا ڈرے	ہے نگہبان انکا گرم و سرد سے	از رمه چوپان نترسد در نبرد	لیکشان حافظ بود از گرم و سرد
چیخے گلے پر اگر وہ قہر سے	مہر سے وہ ہے کہ جو سب پیار کے	گر زند بانگی ز قهر او بر رمه	[illegible]
کہتا ہے ہر دم یہ کان میں بخت نو	گر تجھے غمگین کروں غمگیں نہ ہو	هر زمان گوید به گوشم بخت نو	که ترا غمگین کنم غمگین مشو
میں تجھے کرتا ہوں غمگین اسلئے	تاکہ تو چشم بد والوں سے بچے	من ترا غمگین و گریان زان کنم	تا کنت از چشم بدان پنهان کنم
تلخ کرتا ہوں میں غم سے خو تری	چشم بد سے تاکہ تو ہو دوری	تلخ گردانم ز غمها خوی تو	تا بگردد چشم بد از روی تو
تو نہ تھا صیاد اور جویا مرا	بندہ و عاجز تو میری رای کا	نه تو صیادی و جویای منی	بنده و افکندهٔ رای منی
حیلے کرتا تھا کہ مجھ تک پہنچے تو	تھا طلب و فرقت میں عاجز میری تو	حیله اندیشی که در من در رسی	در فراق و جستن من بی‌کسی
درد تیرا میری خاطر چارہ جو	سنتا کل شب تھا میں تیری آہ کو	چاره می‌جوید پی من درد تو	می‌شنودم دوش آه سرد تو
سکتا ہوں [illegible] انتظار	[illegible]	من توانم هم که بی این انتظار	ره دهم [illegible]
تاکہ اس گرداب [illegible]	[illegible] پاؤں رکھو	تا ازین گرداب دوران وارهی	بر سر گنج وصالم پا نهی
[illegible]	[illegible] رنج سفر	لیک شیرینی و لذات مقر	هست بر اندازهٔ رنج سفر
[illegible]	[illegible] محنت پاوے تو	آنگه از شهر و ز خویشان برخوری	کز غریبی رنج و محنتها بری
[illegible]	[illegible] باہر گرے	در نخود بنگر که اندر دیگ چون	می‌جهد بالا چو شد ز آتش زبون
جو کہ آسان پائے تو آسان دو	[illegible] جان پر	هر چه آسان یافتی آسان دهی	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] قدر و خود بدان	ور بلا را رد بگردان ای جوان

[illegible] مومن کا اور [illegible] بلا میں اضطرابی سے اور بیقراری نخود کا جوش سے تا باہر نکلے اور منع کرنا [illegible]

تمثیل گریختن مؤمن و بی‌صبری در بلا باضطراب و بیقراری نخود و جوشش تا بیرون جهد و منع کدبانو

ہر گھڑی [illegible]	دیگ کے اوپر آتا ہے وہ سو خروش	هر زمان نخود برآید وقت جوش	بر سر دیگ و برآرد صد خروش
[illegible]	جب خریدا کیوں مجھے [illegible]	که چرا آتش به من در می‌زنی	چون خریدی چون نگونم می‌کنی

کرکے لیلی بی بی مار کو چمچہ کہے | خوب پک اور مت نکل تو آگ سے
دشمنی سے پکاتی ہوں تجھے | بلکہ ذوق و چاشنی تجھکو ملے
تا غذا ہوکر ملے تو جان سے | امتحاں تیرا نہ خواری کے لئے
لیتا تھا بستان میں تو پانی تھا | آب وہ اس آگ کی خاطر پیا
اس سبب رحمت ہوا اول قہر سے | تاکہ اہل امتحاں رحمت کو لے
اسلئے رحمت سے پہلے قہر ہے | تاکہ سرمایہ وجود آجائے ہے
کیونکہ بے لذت نہ اوگے گوشت و پوست | جو نہ اوگے کب گلائے عشق دوست
اس تقاضا کر سے آتے قہر ہیں | تاکہ اوس سرمایہ کو قربان کرے
لطف پھر آتا ہے اسکے عذر کو | کہ کیا تو غسل [illegible]
وہ نخود سے کہتی ہے چرا اندر بہار | تو چرا اب رنج ہے مہمان [illegible]
تاکہ مہمان جاوے واپس شکر کر | شہ کے آگے کہوے تیری [illegible]
تاکہ منعم آوے نعمت کی جگہ | جملہ نعمتیں [illegible]
میں خلیل اور تو پسر [illegible] | سر کو رکھ انی اری انی اذبحک
سر کو آگے قہر کے دل رکھ قرار | تا تمہارا [illegible] اسمعیل وار
سر بریں گا لیکن یہ ہے وہ سر [illegible] | کہ نہ [illegible]
اس [illegible] تسلیم [illegible] | اے مسلمان چاہئے تسلیم [illegible]
اے نخود اب امتحان [illegible] | تا نہ ہستی [illegible] رہے [illegible]
اندر اس بستان اگر تو ہنس رہا | تو گل گلزار جان [illegible]
باغ آب و گل سے گر باہر گیا | تو غذا ہو کر [illegible] زندہ گیا
ہو غذا اور قوت اندیشہ کا ہو | شیر تھا تو شیر بن بیشہ کا ہو
تو صفات اسکی سے اول تھا الگ | پھر صفات اسکی میں [illegible]
آیا ابر و شمس اور گردوں سے تو | [illegible]
شکل باران آب میں آیا ہے تو | پھر صفات پاک میں جاتا ہے تو
جزو ابر و شمس اور باران کا تھا | نفس و فعل اور قول و فکر اب تو ہوا
مرگ نباتی تو بس حیوان ہوا | اقتلونی راست آیا اسکے لا

می زند کفگیر کدبانو که نی | خوش بجوش و بر مجه ز آتش کنی
زان نجوشانم که مکروه منی | بلکه تا گیری تو ذوق و چاشنی
تا غذا گردی بیامیزی بجان | بهر خواری نیستت این امتحان
آب می خوردی ببستان سبز و تر | بهر این آتش بدست آن آبخور
رحمتش سابق بدست از قهر زان | تا ز رحمت گردد اهل امتحان
رحمتش بر قهر از آن سابق شدست | تا که سرمایهٔ وجود آید بدست
زانکه بی لذت نروید لحم و پوست | چون نروید چه گدازد عشق دوست
زان تقاضا گر بیاید قهرها | تا کنی ایثار آن سرمایه را
باز لطف آید برای عذر او | که بکردی غسل و بر جستی ز جو
گوید ای نخود چریدی در بهار | رنج مهمان تو شد نیکوش دار
تا که مهمان باز گردد شکرساز | پیش شه گوید ز ایثار تو باز
تا بجای نعمتت منعم رسد | جمله نعمتها برد بر تو حسد
من خلیلم تو پسر پیش بچک | سر بنه انی اری انی اذبحک
سر بپیش قهر نه دل بر قرار | تا ببرم حلقت اسمعیل وار
سر ببرم لیک این سر آن سریست | کز بریده گشتن و مردن بریست
لیک مقصود ازل تسلیم تست | ای مسلمان بایدت تسلیم جست
ای نخود می جوش اندر ابتلا | تا نه هستی و نه خود ماند ترا
اندر آن بستان اگر خندیده ای | تو گل بستان جان و دیده ای
گر جدا از باغ آب و گل شدی | لقمه گشتی اندر احیا آمدی
شو غذا و قوت و اندیشه ها | شیر بودی شیر شو در بیشه ها
از صفاتش رسته ای والله نخست | در صفاتش باز رو چالاک و چست
ز ابر و خورشید و ز گردون آمدی | پس شدی اوصاف و گردون بر شدی
آمدی در صورت باران و تاب | می روی اندر صفات مستطاب
جزو شید و ابر و انجمها بدی | نفس و فعل و قول و فکرتها شدی
هستی حیوان شد از مرگ نبات | راست آمد اقتلونی یا ثقات

رست آمد ان فی قتلی حیاتا | چون نماید مر دلیست مات را
تا بدین معراج شد سوی فلک | قول و فعل صدق شد قوت ملک
از جمادی بر شد و شد جانور | آنچنان کان طمع شد قوت بشر
گفته آید در مقام دیگرست | این سخن را ترجمه پهنا ورست
تا تجارت می‌کند وا می‌رود | کاروانها دائم از گردون همی
نه به تلخی و کراهت زرد و زار | پس برو شیرین و خوش با اختیار
تا ز تلخیها فرو شویم ترا | زان حدیث تلخ می‌گویم ترا
سردی و افسردگی بیرون نهد | ز آب سرد انگور افسرده رهد
پس ز تلخیها همه بیرون شوی | تو ز تلخی چونکه دل پر خون شوی
فارغ آئی گر بتو ریزند خل | آنزمان شیرین شوی همچون عسل
مقبل این درگه فاخر شود | هرکه او اندر بلا صابر شود
جام با چه شیده چه بد ذوق | سنگ با شکاری [illegible]

رست آیا ان فی قتلی حیاتا | بڑھا ایسی ہکو سے جو بد بات
پہونچا اس معراج سے وہ تا فلک | قول و فعل صدق ہے قوت ملک
ہوئی جمادی سے نکلکر جانور | وہ تھا جیسے ہوتی قوت بشر
دوسری جا پہ یہ کہنا چاہئے | ترجمہ اس بات کا بس طول ہے
اور تجارت کرکے وہ پھر جاتے ہیں | کاروان اک آسمان سے آتے ہیں
مثل حنظل کے نہ کڑوا ہو کے جا | خوش شیرین اختیار سے ہو جا
پاک تلخی سے تجھے تا کہ کرون | تلخ بات ہو سنیو تجھکو کہون
سردی و افسردگی باہر کرے | پیدا ہو انگور آب سرد سے
تلخیون سے دور کردے آپ کو | تو ہو تلخی سے دل پر خون جو
ڈالدین گر سرکہ منہ تیکھا نہ ہو | مثل شہد ہو مٹھاس سے شیرین تو
وہ خدا اس درگاہ کا مقبل ہوا | جو بلا میں ہو کے کوئی صابر رہا
نہ پایا جو جام نے اسکو ہے ذوق | خوش شکاری سنگ سے اسکو ہے شوق

تمثیل صابر شدن مومن چون سر بلا وقف شد

تمثیل صابر ہونا مومن کا جو بلا پر وقف ہوا

خوش بجوشم یار کن هم راستی | آن نخود گفتا چنین ست ای ستی
کفچلیزم زن که بس خوش میزنی | تو درین جوشش چو معمار منی
تا نبینم خواب هندوستان و باغ | همچو پیلم بر سرم زن زخم و داغ
تا رهم یابم در آن آغوش من | تا که خود را در دهم در جوش من
همچو پیل خواب بین یاغی شود | زانکه انسان در غنا طاغی شود
پیلبان را نشنود آرد دغا | پیل چون در خواب بیند هند را
من چو تو بودم ز اجزای زمین | آن ستی گوید ورا که پیش ازین

پس پکا اور سستی تو تجھکو دے | وہ نخود بولا اجی بی بی گرہ ہے
بار تو مجھ کو ہے بستر کا رہے | تو سمجھ لے اس جوش میں معمار ہے
تا وہ دیکھوں خواب ہندوستان و باغ | پس بھائی دل سیکوی تو زخم و داغ
تا ہمیشہ پاؤں اس آغوش یار | تا کہ خود کو ڈالو نہیں ایسی شکر ابنا
خواب ایسے دیکھے ہیں سا باغی ہے | دیکھنا ہی رو آدمی والا ہی ہے
پیلبان کی نہ سنے سرکش ہو وہ | خواب میں جو پیل دیکھے ہند کو
مثل تیرے میں زمین کی خوشی | کوئی یا یا اگر پہلا اس سے [illegible]

عذر گفتن کدبانو با نخود و حکمت در جوشش آن بود

تقدیر کرنا پکانیوالی کا نخود سے اور کہنا اسکو پکانے میں

پس پذیرا گشتم و اندر خوری | چون بنوشیدم جهاد آذری
مدتی دیگر درون دیگ تن | مدتی جوشیده ام اندر زمن

تا وہ خورشید میں اس قبل آگ کو لی | ہوتا ہے جو لباس یہ اک شی
ایک مدت دیکھ [illegible] زمین کی | اک زمانہ تھا میں زمانہ [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقیهٔ قصهٔ مهمان [illegible]

قصہ [illegible]

[illegible]	آن [illegible] بالا طلب	[illegible]	[illegible] بالا طلب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	ای برادر [illegible]	[illegible]	ای برادر [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بازگو الله اعلم بالرشاد	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

گفتگو جو بڑھ گئی بہت حسب ہوا / مسئلہ تسلیم کا میں نے لیا
اگر تو پوچھے فتنہ کا باعث ہو گیا / سو کہونگا سننا تم اب جو ہوا

ذکر بڑائی مثنوی کا فہمون طعنہ زنوں کا

پہلا اس کے یہ قصہ ہو بیان / گندگی کا آیا حاسد ہو دیوان
ہیں نہ سنجیدہ جہاں اس کے پرکھ / کہ نہیں کالے دل کی آنکھ کی نگر
خوب سا کہتا ہے حکیم غزنوی / خاطر اندھا ہو گئی مثال مثنوی
دیکھ کر قرآن کو نہ جز قال کے / نہ تعجب ہاں ہو وے گمراہ سے
گر شعاع شمس کی پر انوار سے / نہ بجز گرمی کے اندھا پا سکے
تا کہ خر خانہ سے اک ناداں نکلے / سر نکالا طعنہ زن کے طور سے
کہ یہ تو پست ہے یعنی مثنوی / ہے نبی کا قصہ ذکر پیروی
نہ یہ بحث و ذکر ہے اسرار کا / کہ او دوڑاکر اتیں اولیا
اور مقام تارکی ہے تا فنا / درجہ درجہ تا وصال کبریا
حد منزل اور مقاموں کا بیان / کہ اڑیں اس سے ...
بس حکایت اور قصے جا بجا / سب طرح لڑکے کہانی کو کہیں
جیسے قرآن آیا یوں ہی ... / مارنے طعنے اسی کا ...
کہ اساطیر اور قصہ ہیں ولیل / نے ہیں نکتے اور نہ تحقیق جلیل
... / جز پسند و ناپسند اک امر کے
ذکر گیہوں آدم اور ابلیس مار / ذکر ہود و باد و ابر ... تار
ذکر نوح و کشتی اور طوفان کا / ذکر نافرمانی کنعان کا
ذکر یوسف ذکر انکی زلف کا / ذکر یعقوب اور زلیخا کی جفا
ذکر اسمعیل ذبیح و جبرئیل / ذکر قصہ کعبہ و اصحاب فیل
ذکر بلقیس سلیمان و سبا / ذکر داؤد و زبور اور ...
ذکر لوط اور ... اسکا ... / ذکر یونس ذکر لوط اور انکی قوم
ذکر مریم و ... حمل و نخل کا / ذکر یحیی و زکریا کی ...

گفتگو بسیار شد فاش شدم / مسئله تسلیم کردم تن زدم
ور بگوئی حسب فتنه چه بود / باز گویم گوش کن چون غم فزود

ذکر بد اندیشیدن قاصر فهمان طاعنا

پیش از این کافر ... حاسدی / دو گندہ ... آمد از اہل حسد
... / خاطر ...
خوش بیان کرد آن حکیم غزنوی / بہر محجوبان مثال معنوی
کز قرآن گر نه بیند غیر قال / این عجب نبود ز اصحاب ضلال
کز شعاع آفتاب پر ز نور / غیر گرمی می نیابد چشم کور
خر بطی ناگاه از خرخانه / سر برون آورد چون طعانه
کاین سخن پست است یعنی مثنوی / قصه پیغمبرست و پیروی
نیست ذکر بحث و اسرار بلند / که دوانند اولیا زان سو سمند
از مقامات تبتل تا فنا / پایه پایه تا ملاقات خدا
شرح و حد هر مقام و منزلی / که به پر زو بر پرد صاحب دلی
... / ...
چون کتاب الله بیامد هم بر آن / اینچنین طعنه زدند آن کافران
که اساطیر است و افسانه نژند / نیست تعمیقی و تحقیقی بلند
کودکان خرد فهمش می کنند / نیست جز امر پسند و ناپسند
ذکر آدم گندم و ابلیس مار / ذکر هود و باد و ابر ...
ذکر نوح و کشتی و طوفان ... / ذکر کنعان ...
ذکر یوسف ذکر زلفین ... / ذکر یعقوب و سلیمان ...
ذکر اسمعیل ذبح و جبرئیل / ذکر قصه کعبه و اصحاب فیل
ذکر بلقیس و سلیمان و سبا / ذکر داود و زبور ...
ذکر لوط و شهر ... / ذکر یونس ذکر ...
ذکر حمل مریم و نخل و مخاض / ذکر یحیی و زکریا و ریاض

ذکر ظالم ناشستہ تقسیم آب | ذکر ادریس و مناجات و جواب
ذکر الیاس و عزیز و انکی شفا | ذکر قارون کا زمین میں ہونا فنا
ذکر ایوب اور صبوری اندر بلا | ذکر اسرائیلیان و تشبیہ لا
ذکر موسیٰ و شہر بود و عصا | ذکر نقاشی و خطابات و عطا
ذکر عیسیٰ انکا جانا چرخ کا | ذکر ذوالقرنین و خضر و اولیا
ذکر فضل احمد و خلق عظیم | ... ہوا ... و ... فہیم
ہے وہ ظاہر کہ ... | کہ ... مشکل عقل ... سمجھے
بولا گر ... کہتا ہے وہ | ... آسمان ایک ... کو
جن و انسان ... کا ... کو | ... آسمان ... الاکبر
حضرت قرآن کو نہ ظاہر جان | ... اس ظاہر کے باطن ...

ذکر ظالم ناشستہ تقسیم آب | ذکر ادریس و مناجات و جواب
ذکر الیاس و عزیز و موت آن | ذکر قارون و زمین و ... خرد
ذکر ایوب و صبوری در بلا | ذکر اسرائیلیان و ... بلا
ذکر موسیٰ و شہر بود و عصا | نقاش ... خطابات و عطا
ذکر عیسیٰ و عروجش بر سما | ذکر ذوالقرنین خضر و اولیا
ذکر فضل احمد خلق عظیم | کہ ... شد ... فہیم
ظاہر است و ہر ... می برد | کو ... و ... خرد
گفت اگر آسمان ... | ... آسمان ... سوز ...
... و ... | گو ... آسمان ...
حرف قرآن را مدان کہ ظاہر است | زیر ظاہر باطنے ہم قاہر است

تفسیر اس حدیث کی ان للقرآن ظہرا و بطنا و لبطنہ بطنا
الی سبعۃ ابطن فی روایۃ الی سبعین بطنا

کہ تفسیر این حدیث ان للقرآن ظہرا و بطنا و لبطنہ بطنا
الی سبعۃ ابطن فی روایۃ الی سبعین بطنا

پیچھے اس باطن کے باطن ... | ... جس میں ... ولا
پیچھے اس باطن کے باطن ... | ... کہ ... بیا
دیکھا ... باطن قرآن ... | ... کسی ... خدا ...
سات باطن ... | اس حدیث ... انبیا
ظاہر ... قرآن ... | دیکھتا ... ہے
... ظاہر ... | ... ظاہر جان ... خفی
... ماں ... | ... فہم ... فرا
اولیا ... | چشم ... ظاہر ...
... | ... افلاک ...

زیر آن باطن یکے باطن دگر | خیرہ گردد اندرو فکر و نظر
زیر آن باطن یکے باطن سوم | کہ درو گردد خرد ہا جملہ گم
بطن چارم از نبی خود کس ندید | جز خدای بی نظیر بی ندید
ہمچنین تا ہفت بطن ای بو الکرم | می شمر تو زین حدیث معتصم
تو ز قرآن ای پسر ظاہر مبین | دیو آدم را نبیند جز کہ طین
ظاہر قرآن چو شخص آدمی است | کہ نقوشش ظاہر و جانش خفی است
مرد را صد سال عم و خال او | یک سر مو کم نبیند حال او
آنکہ گویند اولیا در کوہ‌ها | تا نبیند شان کسی ... ...
پیش خلق ایشان فراز صد کہ اند | گام خود بر چرخ ... می نہند

بیان اس کا کہ جانا انبیا و اولیا علیہم السلام کا پہاڑوں ...
... خوف ... کے ...

بیان آنکہ رفتن انبیا و اولیا علیہم السلام بکوہ‌ها و غارها
جہت پنہان کردن خویش نیست ...

[illegible]

خلق کے پیش یا کے تعلیم خلق ہے جو اسطرح دنیا کے	و تشویش خلق نہ بالکہ پادشاہ و خلق سبب [illegible] از دنیا
کسطرح ہوتے ہیں پنہاں کوہ بھی / کہ وہ سو دریا کے ہے پار ہیں	پس چرا پنہاں شود کہ چون بود / کز حسد دریا و کرد آن سو بود
کہسکے جا سکتی نہ اونکی جان میں / اسکے پیچھے چرخ کر سو گردش	خاک شد بود و بسی [illegible] / گر ز پیش کرده [illegible]
چرخ گھومتا ہے گرد انکی [illegible] / ماتمی پوشش فلک نے [illegible]	چرخ گرد [illegible] گرد شد / [illegible]
گر چہ ظاہر میں ہے پوشیدہ پری / پر پری سے زیادہ پنہاں آدمی	گر بظاہر آن پری پنہان بود / آدمی پنہان‌تر از پریان بود
ہے پری نزدیک عاقل کے نہاں / آدمی سو بار تر اس سے نہاں	نزد عاقل آن پری که مضمر است / آدمی صد بار خود پنہان‌تر است
آدمی نزدیک عاقل ہے خفی / [illegible]	آدمی نزد عاقل چون [illegible] / چون بود آدم که [illegible]
تشبیہ اولیا و کلام اولیا کی ساتھ عصا موسی و فسون عیسیٰ علیہم السلام	تشبیہ اولیا و کلام اولیا بعصای موسی و فسون عیسی
آدمی مثل عصائے موسی کے ہے / آدمی مثل دم عیسیٰ کے ہے	آدمی همچون عصای موسی است / آدمی همچون فسون عیسی است
قلب مومن ہے کہ بین اصبعین / ہاتھ میں حق کے ہے بین الاصبعین	در کف حق بہر داد و بہر دین / قلب مومن ہست بین اصبعین
ظاہر اسکی [illegible] / [illegible] اک لقمہ [illegible]	ظاہرش چوبی ولیکن پیش او / کون یک لقمہ چو بگشاید گلو
دیکھ مت عیسی کے دم کو حرف و صوت / دیکھ وہ کہ بھاگتی ہے اس سے موت	تو مبین افسون عیسی حرف و صوت / آن ببین کز وی گریزان گشت موت
دیکھ مت آہستہ [illegible] / دیکھ وہ کہ مردہ زندہ ہو کے [illegible]	تو مبین افسونش آن لہجات پست / آن نگر که مرده بر جست و نشست
دیکھ مت یاں [illegible] عصا کو سہل تو / دیکھ وہ کہ پھاڑ [illegible] نیل کو	تو مبین مر آن عصا را سہل یافت / آن ببین کو بحر اخضر را شکافت
تونے دیکھی دور سے تو لی سیاہ / دیکھ بڑھ کر اک قدم آگے سپاہ	تو ز دوری دیده‌ای چتر سیاه / یک قدم وا پیش نه آن را بخواه
تونے دیکھا دور سے ہے گرد کو / دیکھ بڑھ کے گرد میں اس مرد کو	تو ز دوری می نبینی غیر گرد / اندکی پیش آ ببین در گرد مرد
آنکھ کو گرد اسکی روشن کرتی ہے / مردی اسکی کوہ جا سے کھودتی ہے	دیده‌ہا را گرد او روشن کند / کوہہا را مردی او بر کند
تفسیر قولہ تعالی یا جبال اوبی معہ والطیر	تفسیر قولہ تعالی یا جبال اوبی معہ والطیر
موسی کے آگے [illegible] / تا بجا [illegible]	چون در آمد سوی [illegible] / کوه طور از [illegible]
فرشتہ داود کے روشن [illegible] / کوہ نے اسکے ساتھ نالہ کیا	رو بداود از فرش تابان / کوہہا اندر پیش نالان شده
کوہ بس داود کے ہمراہ ہوا / دونوں مطرب عشق شہ میں مبتلا	کوه با داود گشتہ ہمرہی / ہر دو مطرب مست در عشق شہی
حکم آیا یا جبال اوبی / ہم صدا دونوں ہوئے ہمراز بھی	یا جبال اوبی امر آمده / ہر دو ہم آواز و ہم پرده شده

[illegible]

[illegible marginal commentary]

بولا اسی واسطے تو چشم بستہ | اپنے ہمراہیوں سے ہی فرقت رکھو || گفت ودّوا لو تدهن بست دیده | کس همی از همرهان ببریده
تو سرا اور تنہا مونس ہوا | دل سے تیرے شوق کا شعلہ اٹھا || سر خوش و فردی و مونس شده | آتش شوق از دولت شها بزد
واسطے تو مطرب و قوال و ندیم | کہ ترے پاس بیٹھے وہ ندیم || مطربان خواهی و قوال و ندیم | او رها را پیشه آرد [illegible]
تاکہ گانا اور بجانا وہ کریں | اور ترے وسواس وہ [illegible] || تا که قوالی و سرنای کنند | تا به پشت باد و جالی کنند
تا تو پاوے گو وہ کا نالہ دوا | ہے وہاں نالہ [illegible] || تا بیابی ناله چون [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] || [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] || [illegible] | [illegible]
دیکھ اپنے نفس میں [illegible] | [illegible] || [illegible] | [illegible]
دل میں [illegible] سو سوال اور سو جواب | لامکاں سے آتے ہیں [illegible] || صد سؤال و صد جواب اندر دل | می رسد از لامکان تا [illegible]

جواب طعنہ زدن مثنوی کا اور مثنوی کے سمجھنے کی || اطلاع آن طعنه زننده مثنوی از قصور فهم خود

[illegible] | [illegible] || ای شنوی تو کشود آن گوشها | گر تو نزدیک آری و گوش را
[illegible] | [illegible] || [illegible] | چون خلاص بینی چون مثنوی
طعنہ زن [illegible] | کرتا ہے قرآن [illegible] || ای سگ طاعن تو عو عو می کنی | طعن قرآن را برون شو می کنی
[illegible] | اور [illegible] ایمان [illegible] || این نه آن شیرست کز وی جان بری | یا ز پنجهٔ قهر او ایمان بری
تا قیامت کرتا ہے قرآن ندا | [illegible] || تا قیامت می زند قرآن ندا | کای گروه جهل را گشته فدا
[illegible] | کفر و طعنہ کی [illegible] || مر مرا افسانه می پنداشتید | تخم طعن و کافری می کاشتید
دیکھا تم نے [illegible] | [illegible] || خود بدیدید آنکه [illegible] | کز شما خود [illegible] افسانه [illegible]
[illegible] دیکھا تم طعنے [illegible] | کہ کہانی اور فانی تم [illegible] || تا بدید آنکه طعنه می زدید | که شما فانی و افسانه شدید
میں کلام حق ہوں اور قائم بذات | قوت جان جان یاقوت زکات || من کلام حق و قائم بذات | قوت جان جان و یاقوت زکات
نور خورشید [illegible] | [illegible] || نور خورشیدم فتاده بر شما | لیک از خورشید نا گشته جدا
[illegible] | عاشقوں کو [illegible] || نک منم ینبوع آن آب حیات | تا رهانم عاشقان را از ممات
[illegible] | [illegible] || گر چنان گند آز [illegible] | [illegible] بر گورتان حق [illegible]
[illegible] | [illegible] کلام [illegible] دل [illegible] || نه بگیرم گفت و پند آن حکیم | دل [illegible]
[illegible] | [illegible] فارغ اور جدا || تا بیاید [illegible] | فارغ آیم من [illegible]

[illegible marginal commentary]

[illegible]

اسنے فرمایا ہے جو اندر خطاب	کہ بچھیرے نے پیا اور ماں نے آب
آنکه فرمودست او اندر خطاب	کره و مادر همی خوردند آب

مثال دنیا جو لگنے میں بچھیرے کے پانی پینے سے

مثل شخولیدن رسیدن کره اسپ خوردن آب

سیٹی دیتے تھے وہ ہر دم سائیس | تا پییں پانی وہ گھوڑے سب کے سب
ایک بچھیرے کو وہ سیٹی پہونچی | اٹھاتا ہو تو [illegible] سر کھینچی
ماں نے پوچھا ای بچھیرے کس لئے | بھاگتا ہر دم ہے کیوں تو آب سے
بولا بچھیرا سیٹی جو دیتے ہیں وہ | اتفاق بانگ ہی بس خوف ہو
کانپتا اور بھاگتا ہے دل مرا | اتفاق بانگ سے ڈر ہو سوا
بولی ماں تبسے جہان ہے ای بچہ | کام گرتے ہیں زمین پر سب کوئی
کام اپنا کر تو بابا ای ہوشیار | تو چنین دار [illegible] ہیں یہ بیہودہ کار
وقت تنگ اور جاتا ہے پانی تو | پہلے اس سے کہ فراق ہووے بلا
ہر نبی ان کا ہے پر آب حیات | آب لے تا کہ اگے اس سے نبات
آب خضر اولیا سے نطق ہے | ہم ہیں پیتے اور تشنہ تو بھی لے
مثل اندھے سو نہ دیکھے آب تو | نہر میں اگر ڈبو اپنا سبو
جو سنا اس نہر میں کہ آب ہے | کور کو تقلید کرنا چاہیے
نہر میں تو مشک کو آب اندیش ڈبو | تا تو بھاری پاوے اپنی مشک کو
بھاری ہو پاوے تو [illegible] استدلال | دل ہو تقلید سے ہر گز زوال
[illegible] | [illegible] بھاری ہو سبو
[illegible] پانی [illegible] | جو تھا ہلکا بھاری ہو پانی سے بھی
[illegible] | [illegible] بھاری ہو
[illegible] | [illegible] ہیں وہ [illegible]
[illegible] | [illegible] سے [illegible]
[illegible] عاقل کو امان | [illegible] عاقلان
[illegible] عقل [illegible] | [illegible] دریا [illegible]
[illegible] دل [illegible] | دل ہو [illegible]

می‌شخولیدند هر دم آن نفر | بهر اسپان که هلا این آب خور
آن شخولیدن به کره می‌رسید | سر همی برداشت و از خور می‌رمید
مادرش پرسید کای کره چرا | می‌رمی هر ساعتی زین استقا
گفت کره می‌شخولند این گروه | ز اتفاق بانگشان دارم شکوه
پس دلم می‌لرزد از جا می‌رود | ز اتفاق نعره خوفم می‌رسد
گفت مادر تا جهان بودست ازین | کار افزایان بدند اندر زمین
هین تو کار خویش کن ای ارجمند | زود کایشان ریش خود بر می‌کنند
وقت تنگ و می‌رود آب فراخ | پیش از آن کز هجر گردی شاخ شاخ
شهره کاریزیست پر آب حیات | آب کش تا بر دمد از تو نبات
آب خضر از جوی نطق اولیا | می‌خوریم ای تشنه‌ی غافل بیا
گر نبینی آب کورانه به فن | سوی جو آور سبو در جو فکن
چون شنیدی کاندرین جو آب هست | کور را تقلید باید کار بست
جو فرو بر مشک آب‌اندیش را | تا گران بینی تو مشک خویش را
چون گران دیدی شوی تو مستدل | رست از تقلید خشک آنگاه دل
گر نبیند کور آب جو عیان | لیک بیند چون سبو گردد گران
که ز جو اندر سبو آبی برفت | کین سبک بود و گران شد ز آب و زفت
زانکه هر بادی مرا در می‌ربود | باد می‌نربایدم ثقلم فزود
مر سفیهان را رباید هر هوا | زانکه نبودشان گرانی قوا
کشتی بی لنگر آمد مرد شر | که ز باد کژ نیابد او حذر
لنگر عقلست عاقل را امان | لنگری دریوزه کن از عاقلان
او مددهای خرد چون در ربود | از خزینه‌ی در آن دریا بود
زین چنین امداد دل پر فن شود | بجهد از دل چشم هم روشن شود

[illegible]

تا چو دل شد دیده تو عاطل است	زانکه نور از دل برین دیده نشست	ہوگیا دل آنکھ بس بیکار ہے	کیونکہ دل سے نور پہنچا آنکھ پر
زان لقبها هم بدو دیده کرد	دل چو پر انداز عقل پیر زد	ان سے مقصد دونوں آنکھوں کو لو	دل کیا پر از عقل پیر نے
وحی دلها باشد و صدق بیان	پس بدان کاب مبارک ز آسمان	وحی ہو دلوں کو جو اور صدق بیان	تو سمجھ لے آب مبارک تو جان
سوی آن وسواس طاعن ننگریم	ما چو آن کره هم آب جو خوریم	اس طعنہ زن کو نہیں دیکھیں ہم	جو بچہ اس گھوڑے کی مانند ہم
طعنه خلقان همه بادی شمر	پیرو پیغمبرانیم ره سپر	[illegible]	[illegible]
گوش وا بانگ سگان کی کرده‌اند	آن خداوندان که ره طی کرده‌اند	[illegible]	[illegible]

بقیه قصه مسجد مهمان کش

باقی قصہ مسجد مہمان کش کا

اندر آن مسجد چه بود و چه کرد	بازگو کان پاکباز شیرمرد	آیا کیا مسجد میں کیا دیکھا کہو	پھر کہو اس شیر مرد پاک نے
مرد غرقه گشته چون خسپد بجو	خفت در مسجد خود او را خواب کو	مرد ڈوبا ہو کو نہیں ہوتا ہے خواب	جو کیا مسجد میں اس نے کیا خواب
عاشقان را زیر غرقاب غمی	خواب مرغ و ماهیان باشد همی	عاشقوں کو غرق غم میں بس رکھو	مرغ اور مچھلی کو ہوتا خواب ہے
کآیم آیم بر سرت ای مستفید	نیم شب آواز با هولی شنید	میں آتا ہوں پاس تیرے آتا ہوں	نیم شب آواز آیا خوفناک
می‌رسید و دل همی شد لخت لخت	پنج کرت این چنین آواز سخت	پارہ پارہ ہو گیا تھا اس کا دل	پانچ بار آواز ایسی ہی سنا

تفسیر آیه و اجلب علیهم بخیلک و رجلک

تفسیر آیه و اجلب علیهم بخیلک و رجلک

دیو بانگت بر زند اندر نهاد	تو که عزم دین کنی با اجتهاد	دیو چیخ کر دے تجھے اندر سے	تو ارادہ دین کا کرتا ہے اگر
که اسیر رنج و درویشی شوی	که مرو زان سو بیندیش ای غوی	رنج و درویشی کا تو قیدی بنے	کہ نہ جا اس طرف اور تو سوچ
خوار گردی و پشیمانی خوری	بی‌نوا گردی ز یاران وا بری	خوار ہو تو اور پشیمانی سہے	تو ہوا بے یار اور دوری ملے
وا گریزی در ضلالت از یقین	تو ز بیم بانگ آن دیو لعین	بھاگے گمراہی میں تو ایقان سے	تو ڈرے اس دیو کی آواز سے
راه دین پویم که مهلت پیش ماست	که هلا فردا و پس فردا مراست	راہ چلوں گا دین کی مہلت ہے	کہ ابھی آج و کل پرسوں ہے
می‌کشد همسایه را تا بانگ خاست	مرگ بینی باز کو از چپ و راست	مار دیا ہمسایہ کو تا رو پڑے	موت کو دیکھے کہ گرد اگرد ہے
مرد سازی خویشتن را یک زمان	باز عزم دین کنی از بیم جان	ایک زمانہ آپ کو مرد رکھے	خوف جان سے عزم دین تو پھر کرے
که من از خوفی نیارم پای کم	پس سلح بر بندی از علم و حکم	کہ نہ میں ہٹوں گا خوف سے کبھی	تو سلاح باندھے حکم اور علم سے
که بترس و باز گرد از تیغ فقر	باز بانگی بر زند بر تو ز مکر	کہ تو ڈر اور بھاگ تیغ فقر سے	پھر تجھے آواز دے وہ مکر سے
آن سلاح علم و دیده وا فکنی	باز بگریزی ز راه روشنی	علم ہتھیار اور دین کی پھینک دے	راہ روشن سے تو بھاگے اور پھر

سالها او را ببانگی بنده کرد | در چنین ظلمت نمد افکنده کرد
هیبت بانگ شیاطین خلق را | بنده کردست و گرفته حلق را
تا چنان نومید شد جانشان ز نور | که روان کافران ز اهل قبور
آن شکوه بانگ آن ملعون بود | هیبت بانگ خدائی چون بود
هیبت بازست بر کبک نجیب | مر مگس را نیست زان هیبت نصیب
زانکه نبود باز صیاد مگس | عنکبوتان می مگس گیرند و بس
عنکبوت دیو بر چون تو ذباب | کر و فر دارد نه بر کبک و عقاب
بانگ دیوان گله بان اشقیاست | بانگ سلطان پاسبان اولیاست
تا نیامیزد بدین دو بانگ دور | قطرهٔ از بحر خوش با بحر شور

پس سنو اس آواز کا بندہ ہی تو | ایسی ظلمت میں تو ڈالے آپ کو
بانگ شیطان تو تھی ڈر سے خلق کو | کر دیا بندہ و پکڑا حلق کو
جان ہوتی ناامید ان کی اور سیہ | جیسے جان کفار کی ہر دو سیہ
بانگ شیطان کا ہے خوف اسطرح | بانگ حق کا خوف ہے پھر کسطرح
باز کی ہوتی ہے ہیبت کبک پے | اور نہ مکھی اس کا ہیبت کچھ رکھی
کیونکہ مکھی کو نہ پکڑتا باز ہے | مکڑیاں پکڑیں ہیں مکھی جال کو
جو ہوں مکڑی کی مکھی تجھ سے ہے | دیدہ ور رکھے نہ او پر لباب پے
بانگ شیطان اشقیا کی نگہبان | بانگ سلطان اولیا کی نگہبان
تا نہ اس دو بانگ ہی باہم ملے | قطرہ بحر شیرین سے بحر شور سے

پرسیدن بانگ طلسم مہمان مسجد را

پوچھنا بانگ طلسم آدھی رات کا مہمان مسجد سے

بشنو اکنون قصهٔ آن بانگ سخت | که نرفت از جا بدان آن نیکبخت
گفت چون ترسم چو هست این طبل عید | تا دهل ترسد که زخم او را رسید
ای دهلهای تهی پر کوب را | قسمتان از عید چون شد چوب را
شد قیامت عید بیدینان دهل | ما چو اهل عید خندان همچو گل
بشنو اکنون این دهل چون بانگ زد | دیگ دولت با چه سان جوشی زند
چونکه بشنود آن دهل آن مرد زفت | گفت چون ترسد دل از طبل تهی
گفت با خود هین مترس از مرگ | مرده جان مردان بدالان بیقین
وقت آن آمد که حیدروار من | ملک گیرم یا بپردازم بدن
بر جهید و بانگ بر زد کای کیا | حاضرم اینک اگر مردی بیا
در زمان بشکست آواز آن طلسم | زر همی ریزید هر سو قسم قسم
ریخت چندان زر که ترسید آن فتی | تا بگیرد زر ز پری راه در
پر شد آن مسجد ز زر هر جایگاه | مرد ترسید این شود ز زر تنگ راه
بعد از آن برخاست آن شیر عتید | تا سحرگه زر به بیرون می کشید
دفن می کرد و همی آمد بزر | با جوال و توبره بار دگر

اب سنو وہ قصہ بانگ سخت کا | کہ نہ گھبرایا وہ مرد باصفا
بولا کب ڈرتا ہوں طبل عید سے | طبل کو ڈر ہو سدا چوب کے
اے دہل خالی و فرتوں کے | عید کو قسمت میں کیوں کتنا
جوں قیامت عید اور بے دین دہل | ہم مثال عید خندان مثل گل
اب سنو اس طبل نے کیوں بانگ دی | دیگ پکے کیسے دولت اس کے
جو سنا اس طبل کو اس مرد نے | بولا ڈر کیوں عید کو ہو طبل سے
بولا خود سے مت تو ڈر اے مرد دین | مر گئے جان ان کی جو سمجھے نہیں
وقت وہ آیا کہ حیدر کی مثال | ملک لوں یا جان تن سے دوں نکال
اچھل کے دی آواز اے فرخندہ لقا | میں ہوں حاضر آ اگر تو مرد ہے
ٹوٹا اسدم وہ طلسم آواز سی | زر برسنے لگی ہر قسم کے
ایسقدر برسا وہ زر کہ ڈر گیا | تا نہ ہو رستہ وہ بند اور جا
زر سے مسجد ہو گئی جب ہر جگہ | مرد حیران ہو گیا تھا زر سے
بعد وہ مرد اٹھا تا سحر | بھر کے لیتا تھا باہر اس سحر
دفن کرتا تھا وہ لے جا کے زر | توبرہ جنس ہی میں وہ بار دگر

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ملاقات عاشق کی بصد ربان

ملاقات ... عاشق با ...

وہ تمہاری کبھی گر اتھا شمع سے	[illegible]	آن ... [illegible]	[illegible]
آنکھ آہ سوز گردون پر لگے	دل میں ... مہربان ...	[illegible]	در دل ... مہربان ...

[illegible]

پھر لا غیرت سے جی کو کہا اے خدا | حال کیا آوارہ میرے کا ہوا
میں نے دیکھا جو گنہ اس نے کیا | میری رحمت کو نہیں سمجھا سوا
ٹھیک ہے مجرم کا اگرچہ دل ڈرے | پر وہ سو امید ڈر میں ہیں کھرے
میں ڈراتا ہوں بیحیا گستاخ کو | اور ڈرے کو کیوں ڈراؤں دوستو
جا ہے آتش سرد ہانڈی کو لئے | آگ کی حاجت نہ کہ وہ پر جوش ہے
میں ڈراؤں امن والوں کو | ڈرنے والوں کو حلم سے خائف نہ ہو
پاٹ سے پیوند کی بس میں سیوں | شربت ہر اک کو میں لائق دوں
جان شجر کی بیخ راز مرد ہے | ویسے ہی برگ اسکے نکالے بیخ سے
لائق اس بیخ کے نکلے برگ ہیں | نخل میں اور نفس میں اور عقل میں
جڑ ہے پھل ہے وفا کے نخل کا | اصلها ثابت و فرعها فی السما
ہو گیا جو عشق سے افلاک پہ | کیوں نہ دل صدر جہاں میں اُگ گیا
موج دل میں عفو اسکی مارتا | کہ ہر دل سے دل تلک روزن کھلا
دل سے دل تک روزن اک ہے یقین | گرچہ دو تن میں جدا لیکن نہیں
دو چراغوں کے سفالے جو ملیں | گھر میں مل کر ایک ہو نور انکا
نہ فقط عاشق ہی ڈھونڈھے وصل کو | کہ نہ معشوق اسکا جویا اسکا ہو
عاشقوں کو عشق جو دبلا کرے | عشق معشوقوں کو بس موٹا کرے
جب چمکتا ہے انکے دل میں وہ | اسکے دل میں بھی ہو پیدا جان لو
مہر حق دو تہی جو دل میں ہو | مہر بے شک ہے تیری اللہ کو
وہ نکلتی ہے صدا اک ہاتھ کو | تال کی بے دوسرے بن ہاتھ کو
تشنہ روتا ہے کہ اے آب خوش کہاں | آب بھی روتا ہے کہ پینے والا کہاں
جذب آب پیاس تشنگی ہے جان کو | ہم اسکے ہیں اسکی ہماری ملک ہو
حق کی حکمت ہے قضا میں اور قدر | کر دیا آپس میں ہمکو عاشقان
جملہ اجزائے جہاں اس حکم سے | جفت جفت ہیں عاشق اپنے جفت کے
جفت خواہ ہر جز عالم ہے ہو | برگ کہ کو کہربا جیسے ...
آسماں کہتا ہے زمیں کو مرحبا | ساتھ ہوں تیرے جوں لوہا مقناطیس

گفت با خود در سحرگه کای احد | حال آن آواره ما چون بود
او گناهی کرد و ما دیدیم لیک | رحمت ما را نمی‌داند نیک
خاطر مجرم ز ما ترسان شود | لیک صد امید در ترسش بود
من بترسانم وقیح یاوه را | وانکه ترسد من چه ترسانم ورا
بهر دیگ سرد آذر می‌رود | نی بدان که جوشش از سر می‌رود
ایمنان را من بترسانم بحلم | خائفان را ترس بردارم ز حلم
پاره دوزم پاره در موضع نهم | هر کسی را شربت اندر خور دهم
هست سر مرد چون بیخ درخت | زان بروید برگهاش از چوب سخت
در خور آن بیخ رسته برگها | در درخت و در نفوس و در نهی
بر فلک پرهاست ز اشجار وفا | اصلها ثابت و فرعها فی السما
چون برست از عشق پر بر آسمان | چون نروید در دل صدر جهان
موج می‌زد در دلش عفو گنه | که ز هر دل تا دل آمد روزنه
که ز دل تا دل یقین روزن بود | نه جدا و دور چون دو تن بود
متصل نبود سفال دو چراغ | نورشان ممزوج باشد در مساغ
هیچ عاشق خود نباشد وصل‌جو | که نه معشوقش بود جویای او
لیک عشق عاشقان تن زه کند | عشق معشوقان خوش و فربه کند
چون درین دل برق مهر دوست جست | اندر آن دل دوستی می‌دان که هست
در دل تو مهر حق چون شد دوتو | هست حق را بی‌گمانی مهر تو
هیچ بانگ کف زدن آید بدر | از یکی دست تو بی دست دگر
تشنه می‌نالد که ای آب گوار | آب هم نالد که کو آن آبخوار
جذب آبست این عطش در جان ما | ما از آن او و او هم آن ما
حکمت حق در قضا و در قدر | کرده ما را عاشقان همدگر
جمله اجزای جهان زان حکم پیش | جفت جفت و عاشقان جفت خویش
هست هر جزوی ز عالم جفت‌خواه | راست همچون کهربا و برگ کاه
آسمان گوید زمین را مرحبا | با توام چون آهن و آهن‌ربا

[illegible]

[illegible]

آسمان مرد و زمین زن عقل میں | جو کہ وہ ڈالے یہ پالے اسکو ہے
جو نہ گرمی اسکو پہونچے تو وہ دے | جو تری اسکو نہ پہونچے تو وہ دے
برج خاکی ہے زمین کو دے مدد | برج آبی دے تری اسکو [illegible]
برج بادی ابر لاتے اسکے پاس | تاکہ کھینچے وہ بخارات [illegible]
برج آتش بھیجے گرمی شمس کی | جوں توا [illegible] آگ سے [illegible]
آسمان عالم میں سرگرداں ہے یوں | مرد گرد کسب [illegible] زن کے لیے
اور زمین گھر کا [illegible] | [illegible]
جان زمین و آسمان [illegible] ہوشیار | کام ہشیاروں کا جو کرتے ہیں [illegible]
[illegible] | [illegible]
بے زمین [illegible] گل و لالہ [illegible] | [illegible] آسمان [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

آسمان مرد و زمین زن در خرد | هرچه آن انداخت این می‌پرورد
چون نماند گرمیش بفرستد او | چون نماند تریش و نم بدهد او
برج خاکی خاک ارضی را مدد | برج آبی تریش اندر دمد
برج بادی ابر سوی او برد | تا بخارات وخم را بر کشد
برج آتش گرمی خورشید ازو | همچو تابه سرخ ز آتش پشت و رو
هست سرگردان فلک اندر زمن | همچو مردان گرد مکسب بهر زن
وین زمین کدبانوی‌ها می‌کند | بر ولادات و رضاعش می‌تند
پس زمین و چرخ را دان هوشمند | چونکه کار هوشمندان می‌کنند
گر نه از هم این دو دلبر می‌مزند | پس چرا چون جفت در هم می‌خزند
بی زمین کی گل بروید و ارغوان | پس چه زاید ز آب و تاب آسمان
بهر آن میل است در ماده به نر | تا بود تکمیل کار همدگر
میل اندر مرد و زن حق زان نهاد | تا بقا یابد جهان زین اتحاد
میل هر جزوی به جزوی هم نهد | ز اتحاد هر دو تولیدی زهد
شب چنین با روز اندر اعتناق | مختلف در صورت اما اتفاق
روز و شب ظاهر دو ضد و دشمن‌اند | لیک هر دو یک حقیقت می‌تنند
هر یکی خواهان دگر را همچو خویش | از پی تکمیل فعل و کار خویش
زانکه بی‌شب دخل نبود طبع را | پس چه اندر خرج آرد روزها

کشش ہر عنصر کا جنس اپنی کو کہ وجود میں آدمی کے قید ہے

جذب هر عنصری جنس خود را که در ترکیب آدمی محتبس است

خاک کہوے خاک تن کو لوٹ جا | [illegible]
جنس میری ہے [illegible] پاس | [illegible]
وہ کہے ہے [illegible] پابستہ ہوں | [illegible]
[illegible] | [illegible]
گرمی تن کو [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

خاک گوید خاک تن را بازگرد | ترک جان کن سوی ما آ همچو گرد
جنس مایی پیش ما اولی‌تری | به که زان تن وارهی وز آن جری
گوید آری لیک من پابسته‌ام | گرچه همچون تو ز هجران خسته‌ام
تری تن را بجویند آبها | کای تری باز آ ز غربت سوی ما
گرمی تن را همی خواند اثیر | که ز ناری راه اصل خویش گیر
هست هفتاد و دو علت در بدن | از کشش‌های عناصر بی رسن

[illegible]

[illegible]

علت آید تا بدن را بسکلد	تا عناصر همدگر را وا هلد
چار مرغند این عناصر بسته پا	مرگ و رنجوری و علت پاگشا
پایشان از همدگر چون باز کرد	مرغ هر عنصر یقین پرواز کرد
جذبهٔ این اصلها و فرعها	هر دمی رنجی نهد در جسم ما
تا که این ترکیبها را بر درد	مرغ هر جزوی به اصل خود پرد
حکمت حق مانع آید زین عجل	جمعشان دارد به صحت تا اجل
گوید ای اجزا اجل مشهود نیست	پر زدن پیش از اجلتان سود نیست
چونکه هر جزوی بجوید ارتفاق	چون بود جان غریب اندر فراق
جان جان جان [illegible]	[illegible]
چونکه جان را این ندا آید بگوش	[illegible] عقل و هوش

[illegible]

در [illegible] اشتیاق جان به عالم ارواح و تقاضا و میل او [illegible] و ملول شدن از اجزای عالم که [illegible]

[illegible]

گوید ای اجزای پست فرشیم	غربت من تلخ‌تر من عرشیم
میل تن در سبزه و آب روان	زان بود که اصل او آمد از آن
میل جان اندر حیات و در حی است	زانکه جان لامکان اصل وی است
میل جان در حکمت است و در علوم	میل تن در باغ و راغ است و کروم
میل جان اندر ترقی و شرف	میل تن در کسب و اسباب علف
میل و عشق آن شرف هم سوی جان	زین یحب و یحبون را بدان
گر بگویم شرح این بی حد شود	مثنوی هفتاد من کاغذ شود
آدمی حیوان نباتی و جماد	هر مرادی عاشق هر بی‌مراد
بی‌مرادان بر مرادی می‌تنند	وان مرادان جذب ایشان می‌کنند
لیک میل عاشقان لاغر کند	میل معشوقان خوش و با فر کند
عشق معشوقان دو رخ افروخته	عشق عاشق جان او را سوخته
کهربا عاشق به شکل بی‌نیاز	کاه می‌کوشد در آن راه دراز

[illegible]

چھوٹا ہے کیونکر عشق تماشا کا وہاں | نکلا اندر سے ... [illegible]

[illegible]

ایک پاک عشق آن ... [illegible] | طاقت اندر سینه ... [illegible]

[illegible]

جو مراد میں ہوں شکستہ پا ہوا | کام جاری انکا ہی کہ ہی کوئی
پس شکستہ وضع ہیں یہ عاقلان | پر عیان ہی وہ شکست بیدلان
ہیں شکستہ عاقلان با اضطرار | ہیں شکستہ عاشقان با اختیار
عاشق اسکے بندگان ہیں جیسی | عاشق اسکے قند ہیں اور ہیں شکری
ائتیا کرہا ہی عاقل کی مہار | ائتیا طوعا ہے بیدل کی بہار

چون مراد و خواست ما بشکسته پاست | پس کسے باشد که کام او رواست
پس شدند اشکسته‌اش آن عاقلان | لیک کو خود آن شکست عاشقان
عاقلان اشکسته‌اش از اضطرار | عاشقان اشکسته با صد اختیار
عاقلانش بندگان بندی‌اند | عاشقانش شکری و قندی‌اند
ائتیا کرها مهار عاقلان | ائتیا طوعا بهار بیدلان

دیکھنا پیغمبر علیہ السلام کا قیدیوں کو [illegible] اور فرمانا کہ تعجب ہی قوم پر یجرون الی الجنۃ بالسلاسل والاغلال

دیدن پیغمبر علیه السلام اسیران را [illegible] عجبت من قوم یجرون الی الجنة بالسلاسل والاغلال

دیکھا اک فوج بستہ کو رسول نے | لیجاتے تھے وہ ہوتے تھے با فغاں
دیکھا انکو قید میں جو آگاہ شاہ | [illegible]
تا رسول پاک پہ [illegible] از غضب | [illegible]
کیا مجال اس غصہ سے کچھ دم بھرین | [illegible] قہر کی زنجیر میں
کھینچے انکو سپاہی سوی شہر | انکو کفرستان سے لیجاتا ہی قہر
نی فدا [illegible] | نی شفاعت [illegible]
رحمت عالم وہ [illegible] | کاٹتے ہیں اک جہان کی حلق کو
جاتے تھے وہ با ہزار انکار کے | طعنہ زن [illegible] کام پر
کر لیا چارہ یہاں چارہ نہیں | سنگدل [illegible]
ہم ہزار [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
بخت ہمارا [illegible] | [illegible]
گر ہوا جادو سے کام اسکا ہوا | ہم نے [illegible] جادو [illegible]
[illegible] | [illegible]

دید پیغمبر یکی جوقی اسیر | که همی بردند و ایشان در نفیر
دیدشان در بند آن آگه امیر | [illegible]
تا همی خایید هر یک از غضب | بر رسول صدق دندان و لب
زهره نی با آن غضب که دم زنند | زانکه در زنجیر قهر ده منند
می‌کشدشان موکل سوی شهر | می‌برد از کافرستان شاه قهر
نی فدا خواهد از ایشان نی ز زر | نی شفاعت می‌رود نی سروری
رحمت عالم همی گویند و او | عالمی را می‌برد حلق و گلو
با هزار انکار می‌رفتند راه | زیر لب طعنه زنان بر کار شاه
چاره‌ها کردیم و اینجا چاره نیست | خود دل این مرد کم از خاره نیست
با هزاران مرد شیر ارسلان | با دو سه عریان سست نیم جان
این چنین درمانده‌ایم از کژ روی | یا ز اختر یا ز سستی یا خود جادوی
بخت ما را بر درید آن [illegible] | تخت ما شد سرنگون از تخت او
کار او از جادوی گر گشت زفت | جادوی کردیم ما هم چون نرفت
[illegible] | [illegible]

تفسیر آیۃ ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح [illegible]
[illegible]

تفسیر این آیه ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح [illegible]
[illegible]

[illegible]

پھر لیلیٰ کہتے تھے کہ گمان سے تھی کہ ہم حجرہ پر	وان یاران می گفتند که گمان داشتند خود بر ترا اند
پاس اوس طالب حق کو غرض مین اپنا بھیجا [illegible]	طالب حق را غرض اکنون [illegible]

[illegible]

بیان کا کہ پیارے رسول علیہ السلام [illegible]

نے لقب سے کا تھے رکھا [illegible]

فیض [illegible]

[illegible]

ناگهان آمد ز حق شه را رسول | دولت انا فتحنا زد دهل
آمدش پیغام از دولت که رو | تو ز منع این ظفر غمگین مشو
کاندرین خواری نقدت گنجهاست | تا که فلان قلعه فلان قلعه ترا
بنگر آخر چون که وا گردید و گفت | بر قریظه و بر نضیر از وی چه رفت
قلعه‌ها هم گرد آن دو قلعه‌ها | شد مسلم از غنیمت آن نفعها
ور نباشد آن ز تو بنگر ز فرق | مر غم و رنج اندر ایشان غرق
زهر خواری را چو شکر می‌خورند | خارها را چون اشتر می‌چرند
بهر عین عشق نه از بهر ربح | وین تمام فعل ایشان از فرح
آنچنانشان شاد دارد قعر چاه | که همی ترسند از تخت و کلاه
در فقیری هر یکی صد شهریار | در کسالی فاقه و چون یار
هر که با دلبر بود او همنشین | فوق گردون است نه زیر زمین

حق سے جبرئیل آئے ناگہاں | دولت انا فتحنا کی بیان
حق سے پیغام آیا انکو کہ جا | مت ہو غمگین کہ یہ نصرت کیا ہوا
اندر نغمگین اس شکست اندر ہیں | اس فلان قلعہ فلان قلعہ تیرا
دیکھا آخر کو پھر جب مصطفیٰ | کیا قریظہ اور نضیر پر کیا
قلعے بھی اور گرد اس کے شہر بھی | لیے اور مال غنیمت سے لیا
گر نہ ہو یہ تو دیکھ اس قوم کو | رنج و غم پر عاشق و دل دادہ ہیں
زہر کو مثل شکر کھاتے ہیں وہ | خار ہم مثل شتر چرتے ہیں وہ
دوستی ہے کہ نہ منفعت کے لیے | انکو یہ سب ہیں بامداری مشکل ہے
ہیں ہیں وہ شاد اندر چاہ کے | ایسے ہیں ڈرتے ہیں تخت و تاج
ہیں فقیری میں جو لاکھ سو شہریار | ہیں ... فاقہ سو ہیں ... کیا
جو کہ ہے ہمراہ دلبر ہمنشین | آسمان پر ہے نہ وہ زیر زمین

اندر تفسیر حدیث لا تفضلونی علی یونس بن متی الی آخره

تفسیر حدیث لا تفضلونی علی یونس بن متی الی آخره

گفت پیغمبر که معراج مرا | نیست از معراج یونس اجتبا
آن من بالا و آن او نشیب | زانکه قرب حق برونست از حسیب
قرب نه بالا نه پستی رفتن است | قرب حق از حبس هستی رستن است
نیست را چه جای بالا است و زیر | نیست را نه زود و نه دور و نه دیر
کارگاه صنع حق در نیستی است | غره هستی چه دانی نیستی چیست
حاصل این اشکست ایشان ای کیا | می‌نماید هیچ با اشکست ما
آنچنان شادند در ذل و تلف | همچو ما در دولت و اقبال و شرف
برگ بی‌برگی همه اقطاع اوست | فقر و خواری‌ها پسندد دلکش
آن یکی گفتا چنانست ای فقیر | چون ... ما را بسته و دید
چون که ادبیرل شده است شادگر | ... زندان ... آزاد ...
بین ... چون شاد شد | چون از ... ... باد شد
شاد شد جانش که بر شیران نر | یافت آسان نصرت و فتح و ظفر

بولے پیغمبر کہ معراج اپنی | ہے نہیں معراج یونس سے بڑی
میری اوپر انکے نیچے تک ہے | اسلئے کہ قرب حق فرون ہے ...
جانا اوپر سے تلا قرب نہیں | چھوڑنا ہستی کو ہی قرب ہے
نیست کو ہے جا بلندی کی نہ پست | نیست کو نہ دور نہ جلدی نہ دیر
کارگاہ ہے صنع حق کی نیستی | جانے کیا مغرور ہستی نیستی
رکھتی وہ حال یہ اب انکی شکست | کہ مقابل انکے ہو اپنی شکست
اسطرح ہیں خوش بہ ذلت ہیں وہ شاد | جیسے ہم ہنگام اقبال و وداد
بے سامانی انکی ہے کھیتی اور تنخواہ | فقر و خواری انکی ہے جاہ و جلو
ایک بولا اسطرح پر گر وہ ہیں | پھول ہنسے وہ جو پیر ہا و دیکھا گرو
کیونکہ وہ بدلا گیا اور شاد ہو | پر نہیں آزاد اس زندان سے ہو
وہ شہ جنکہ قسمیں ... آباد ہو | اور کیونکہ اس فتح سے آباد ہو
جان شیرین پر ہوا کی خوش نہا | فتح و نصرت اسکو یہیں آسان ملی

[illegible]

آگاہ شدن پیغمبر علیہ السلام از ضمیر ایشان

[illegible]

جواب دینا رسول علیہ السلام کا قیدیوں کو لکی بابت کا

جواب رسول علیہ السلام ضمیر آن اسیران را

[illegible]

میں نے تجھ کو لکھا ہے [illegible] — اس کا تجھے پہلے کہ ہوں پیدا خاک سے

تجھ کو دیکھا تھا کہ [illegible] — تم کو دیکھا ہے میں نے [illegible] قبال [illegible]

[illegible] — قند سا کھانے وہ کھاتا زہر کو

قدر کر زہر [illegible] دشمن کھاتا [illegible] — ہے کہ خوش تجھ کو [illegible] کیا

[illegible] خوش [illegible] — کان پکڑ موت سے [illegible]

[illegible] کرتا [illegible] اس لئے — تا جہان لوگوں کا فسخ ہو [illegible]

ہو جائے [illegible] قیمت [illegible] — ایسے کب مردار [illegible]

[illegible] مردہ کردن — [illegible] تا کہ [illegible] زندہ کرو

[illegible] — تا ہلاکت [illegible]

[illegible] — تاکہ ہو [illegible]

اسی لئے کانوں تمہارا [illegible] گلا — اس کو [illegible] عالم [illegible]

کہ تم اپنی جہل سے پروانہ وار — پیش [illegible] حملہ کرتے ہو ہزار

[illegible] مثل مست — آگ میں گرنے سے اپنے [illegible]

[illegible] — تم [illegible] کا [illegible]

[illegible] — [illegible]

من شما را سخرگویان می دیده ام — پیش از آن کز آب و گل [illegible]

[illegible] — [illegible]

بسته قهر [illegible] — [illegible]

چون [illegible] — [illegible]

یا شما [illegible] زهری [illegible] — [illegible]

من همی کردم [illegible] — [illegible]

این جهان [illegible] — [illegible]

سنگ [illegible] مرده [illegible] — [illegible]

زان [illegible] — [illegible]

زان همی [illegible] — [illegible]

زان همی [illegible] — [illegible]

گر شما پروانه وار از جهل خویش — [illegible]

من همی راندم شما را [illegible] مست — [illegible]

آنکه [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

بیان آنکہ [illegible]

بیان آنکہ [illegible]

[illegible] — قهر می کرد [illegible]

[illegible] — دزد و قهر خواجه کرد [illegible]

مالک [illegible] — گر بخواند [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — آن [illegible]

[illegible] — این عیان [illegible]

[illegible]

اپنا [illegible] اگر [illegible] | اپنا [illegible] اہل وفا

[illegible] حق کا ہی [illegible] کے لیے | بے غرض [illegible]

[illegible]

[illegible]

چند بیت معشوق کا عاشق کو

چند بیت معشوق با عاشق را

[illegible]

باب الیأس ... دواء الطلب

باب الیأس ... دواء الطلب

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	هر کرا از کار تو شد مرگ دوست [illegible]	[illegible] دوست
[illegible]	[illegible]	چون [illegible] مرگ نیست	صورت مرگ [illegible]
[illegible]	[illegible]	چون [illegible] مردن [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] گفت او	[illegible]

[illegible] عاشق [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible] که عاشق [illegible]	[illegible] عشق [illegible]
[illegible]	[illegible]	چون [illegible] پرده [illegible]	[illegible] از تن [illegible] جان
[illegible]	[illegible]	جان [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	شاه [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] عاشق [illegible]	[illegible] آن عاشق [illegible]
[illegible]	[illegible]	عاشق [illegible]	چون [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] سلیمان علیه السلام

[illegible]	و سلیمان [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] سلیمان [illegible]	[illegible]	[illegible] سلیمان [illegible]	[illegible]

[illegible]

شیخ و ماہی بین پیشاہ عدل یاں | فضل نے ... [illegible] کر کوئی یاں
داد وی ... کہ ہم لا چار ہاں | ... با غ اور گلزار ہیں
[illegible] شکل بخچہ سو کل | اور ... ہیں ... شکل
[illegible] دیکھ آئے ہیں شہرت ... | دشتگی ... ہیں شہرت ...
ای ... رتبہ ... ہیں ... | ہم کی اور ... ہی ... نہی
داد ... یہ ... کیجو | دست ... ہو دست خدا
پس سلیمان ... | کس کی ... سے کہو
کون ظالم ہے کہ نخوت سے ترا | ظالم ... ہو گیا ... رسا
ای کہاں ظالم ہوا ... | کہ ہوا ... نہیں ... یاں
... ہوا ... ظالم ... | ظالم ... سے ہیں کب
نور ... نیست ظالم ... ہو گئی | ظالم کی ظلمت ... اصل سے ...
اب ... ہیں ... | دو ... ہیں ...
... ظالم کی ... تھا | ... ظالم اب ... کر گیا
ملک ... دیا ... | ... ہو گیا اب ... کر
آسمان ... ہو ... | تا ... فلک ... ماہ
... کی ... حال تباہ | ظالم ... حال تباہ
... کیا ... | ... افلاک ...
... [illegible] | ... ہو یاں
[illegible] | ... کیا
ظالم ... | اس ... کی ...
ظالم اسکا ... | علاج ... بیان
... دادرس ... | کریم ... اکرام ...

شیخ و ماہی در پیشاہ عدل گستر | ... گشتہ ...
داد دہ مارا کہ بس ... | ... باغ و گلزار ...
شکایت ... از ... | ... شکل
شہر ما ... شکستہ ... | ... و ...
... قدرت ... | ... ما ...
داد دہ ما را از ... | دستگیر ...
پس سلیمان گفت ای ... | داد ...
کیست آن ظالم کہ از باد ... | ظالم ...
ای ... ظالم ... | ... یا
چونکہ ... ظلم آن ... | ... ظالم ...
... ظلمت بود ... | ظالم ... ظلمت بود ...
... خدمت ... | ... دند ...
... از ... | ... آسمان ...
... آسمان | ... آسمان
تا ... | تا ... و ...
تا ... | تا ... چاہی ...
... از ... | ... یا ...
... آسمان | ... در زبان
... از دست باد | ... باد
... اندر ... | ... گیم
... ظالم ... | ... چارہ ... کرد ...
... دادہ ... | ای کریم و عادل و اکرام ...

... سلیمان ... ظالم ... | ... [illegible]
امر کردن سلیمان ... | ... پیدا آمدن
ای سلیمان گفت ای ... | امر ... جان ...

DUE DATE